THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188917
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۱۰۵ م   Accession No. ۳۹۷ (397)

Author محی الدین سید جواد م - س

Title سفر نامہ

This book should be returned on or before the date last marked below.

قل سیروا فی الارض

سفر نامہ

مہر سپہر شہریاری - سپہر مہر کامگاری - سلطان رعایا پرور

معدلت گستر - محی دین متین مصطفویہ - ممہد قوانین

حکمتہ مرضیہ - قدر قدرت - سکندر شوکت - دارا حشمت

خداوند نعمت - رستم دوران - ارسطو زمان میر محبوب علیخان

بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ و دولتہ

موسوم باسم تاریخی

بعون اللہ تعالے سفر نامہ آصف

جسمیں

تمامی واقعات سفر کلکتہ حتی الامکان صحت کیساتھہ جمع کئے گئے

مرتبہ

کمترین سید خواجہ محی الدین

مطبوعہ مطبع مفید دکن حیدرآباد دکن

سیر افغانستان

تین ہم سفر

علامہ اقبال

سید سلیمان ندوی

سر راس مسعود

از

سید سلیمان ندوی

دو روپیہ چودہ آنہ عثمانیہ نفیس اکیڈیمی دو روپیہ آٹھ آنہ کلدار

عابد روڈ۔ حیدر آباد (دکن)

دیباچہ

حضرت اقدس و اعلے کا سفر کلکتہ سوشیل اور پولیٹکل دنیا سے حیدرآباد کے حق مین ایسا نادر اتفاق تھا جو نظام اول نوراللہ مرقدہ کے زمانہ پر صولت و ابہت سے ابتک نہوا تہا اور اُس سے جو ثمرات و نتایج گورمنٹ و پبلک کو حاصل ہوے کسی وقت نہوے تھے۔

این سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خداے بخشندہ

اس مین کوئی شک نہین کہ ہمارے ظل اللہ جہان پناہ نظام سادس نواب میر محبوب علیخان بہادر دکن کے سابق و مالحق پادشاہون مین ایک سربرآوردہ بے نظیر بادشاہ ہین جسکا اقرار ہر کہ و مہ اور ہر دوست و دشمن کو ہے سب تو سب کو مل سکیگا۔ مگر اس ہردلعزیزی کی مثال

کہین نہ ملیگی - چنانچہ اس مبارک سفر کے دو روز شاہد حال ہین - پہلا وہ روز جب دکہن پبلک اپنے جان سے زیادہ عزیز پادشاہ کو رخصت کرنے اسٹیشن پر حاضر ہوئے تھے دوسرا وہ روز جو اوس بے نظیر آفاق کو لینے کے لئے برسم استقبال آئے تھے - یہہ دونون نظارے قابل دید بلکہ دیدنہ شنید اور ایک دوسرے سے ایسے مختلف اور اثر ڈالنے مین ایسے پورے تھے جنکو اپنا آپ ہی نظیر کہنا زیبا ہہین - اور زمانہ روز نہضت فرمائی سے اسپیچ اعلیحضرت تک اور پہر اوس روز سے روز ورود اسٹیشن حیدرآباد تک کی کیفیتین دو طرح کی ہین - پہلی کیفیت جو دلون پر طاری تھی کریم مطلق نے اوسکو دیرپا نرکھا ورنہ ایسے محبوب پادشاہ کی پیاری رعایا و فور غم سے زندہ نرہتی - اور دوسری کیفیت خدا اوسکو ہمیشہ رکہے ایسی خوش کن و فرحت افزا تھی اور ہے جبکو ہم جبتک زندہ رہینگے اور جبتک ہمارے تحریرات ہمکو زندہ رکہینگے یاد کرتے رہینگے - الغرض چہوٹے بڑے امیر فقیر عالم جاہل مختلف مذہب

رکھنے والے مختلف پیشہ ورون نے اُس بندہ پرور
شاہ عدل گستر کی آمد آمد کی خوشیان منائین ہر ایک نے
ہر اک طرح اظہار خوشی فرمایا۔ مجلسین ہوئین محفلین ہوئین
کمانین بنین۔ روشنیان کی گئین آتشبازی جلی۔
آرایشین ہوئین۔ شعرا قصاید رباعیات تاریخات غزلیات
لکھے ادنے ادنے دوکاندار تک نے اپنی دوکان سجائی
اور اپنے طور پر خوشی کا اظہار کیا تو اس ہیچمیرز و ہیچمدان کے
دل نے بھی کلبلایا کہ جبتک تیری ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجد
نہ بنے یہ مزہ باقی نہ ہے۔ سب تو ہفتہ عشرہ کی بہار دکھاجاتے
ہین اور بے بنیاد ملمع کاریون پر لوٹ ہین تجکو بھی کچھ
ایسا ضرور کرنا چاہیے کہ ہمیشہ کے لئے حیدرآباد کا ۲۹ رمضان ۱۳۱۷
والا خوش منظر آنکھون مین پھرتا رہے اور جب چاہین وہی
آرایشین وہی کمانین وہی محفلین دکھائی دین۔
اس خیال سے دلہن چٹکیان لے لے کر ایسا تڑپایا
کہ جبتک سب کا فوٹو نہ لوا لیا اور اُن کے حالات نہ لکھوا لئے

اوسکا درد کم نہوا - چنانچہ یہہ اونہین فولٹوؤن کا رسالہ ہے
جس مین حضرت اقدس دام علے کے تفصیلی حالات سفر زینت قسطنطنیہ
پائے ہین - لہذا اوسکو اپنے ہموطن بہائیون کی خدمت
عالیات مین پیش کرکے امید وار ہے کہ اسکے غلطیون پر
نظر نفرمائین اور بعجلت لکہے ہوے رسالہ کی آبرو رکہہ لین -

خادم الملک

کمترین سید خواجہ محی الدین

ایڈیٹر رسالہ معلم العلوم

لارڈ ویسرائے بہادر کی آمد ہند مین

عالیجناب نواب لارڈ کرزن بہادر بتاریخ سوم جنوری سنہ ۱۸۹۹ عیسوی مین گورنر جنرل بہادر ہوکے تشریف لائے لارڈ موصوف ایک عالی خاندان اور بیفشر آدمی ہین آپ اس سے پہلے ہندوستان کی سیر کرچکے اور اہل ہند کے طبائع سے اچھی طرح واقف اور اردو خوب بولتے ہین پہلے ہی سال مین آپنے بہت سے نمایان کام کئے جامع مسجد دہلی کا ایک عام رواج جو دلشکن اہل اسلام کا تھا یعنے جو کوئی صاحب بہادر مسجد کا سیر کرنا چاہتے بوٹس پہنے ہوے داخل مسجد ہوجایا کرتے تہے آپنے آزادی و کریم النفسی سے اوس رواج کو موقوف کرکے اپنے ہردلعزیزی کا ثبوت دیا جس سے عام رعایائے اہل اسلام کے دلونمین لارڈ صاحب کے جانب سے خلوص و محبت کا جوش موج زن ہونے لگا آپنے ایسے ایسے مشکل و دشوار کامون کو جو لاینحل تھے حل کیا ہے جس سے آپ کی روشن دماغی کا اچھی طرح ثبوت ہوتا ہے اسقدر کم مدت مین اکثر راجاؤن کی دعوت

منظور اور اونہون نے بہت ہی خلوص کے ساتھ ملاقات فرمائی اور اپنی دلچسپ پُر تقریرون نے اونکی ہمت بڑہادی ملکہ قیصر ہند کے دوستی مین ثابت قدمی اور خلوص مستحکم کردیا لارڈ صاحب موصوف کے دوستانہ برتاؤ اور خیرخواہانہ سلوک نے بیگم صاحبہ بہوپال کو اون کا مداح بنادیا نیز لارڈ صاحب موصوف نے اپنے خاص دوست اور محب صادق اعلیحضرت حضور نظام حیدرآباد دکن کو نہایت گرمجوشی واخلاق ومروت ومحبت کے ساتہہ دعوت دی کہ اگر ممکن ہو تو موسم سرما مین بطور تفریح چند روز کیلئے آپ کلکتہ کی سیر فرمائین جسکو ہمارے ہر دلعزیز بادشاہ نے قبول فرمایا پہر تو لارڈ صاحب موصوف نے اپنے معزز وخیرخواہ مہمان کی تاریخ رونق افروزی سے مطلع ہونے کیلئے ایک اور نامہ ارسال خدمت فرمایا جس پر ظل سبحانی نے ۵ شعبان ۱۳۱۷ھ کو اپنی روانگی قرار دیکر جواب ادا کیا پہر کیا تہا تمام ممالک مین کیفیت مشتہر ہوگئی کہ حضور نظام کلکتہ تشریف لیجاتے ہین اور اس بنیاد پر بعض ناعاقبت اندیش حاسدون نے بے بنیاد افواہین اوڑانا شروع کین جس کے سبب خیرخواہ وجان نثار رعایائے دکن بالکل حیران و پریشان ہونے لگے اور اکثر اخبار والون نے بھی حضور نظام کی روانگی کے

نسبت برائے زنی شروع کر دی تھی جسکی اطلاع اعلیحضرت حضور نظام تک پہونچی کہ رعایائے دکن اس سفر سے ہراسان ہے اور باعث کسر شان سمجھتے ہین۔ حضور نظام نے اپنے ہر دلعزیز و جان نثار رعایا کے دلون کو تسکین دینے کے لئے جلسہ سالگرہ منعقدہ عام رعایا مقام باغ عامہ مین بضمن جواب اہل اخبار و مطابع یون ارشاد فرمایا۔

"اے میرے عزیز رعایا اور وفادار دوستو۔ آج کل مین دیکھ رہا ہون کہ چند اخبارون مین میرے سفر کلکتہ کا غلغلہ ہے مین اس موقع پر اپنے عزیز رعایا کے سامنے اسکی حقیقت بیان کرنے سے باز نہین رہ سکتا۔ ایک عرصہ ہوا کہ میرے عزیز دوست نواب وایسرائے بہادر نے گرمجوشی واخلاق کے ساتھ مجھے دعوت دی کہ اگر ہوسکے تو مین اس سال موسم سرما مین کلکتہ کی سیر کرون مین نے اس دعوت کو نہایت خوشی کے ساتھ قبول کیا کیونکہ یہ محض اخلاق و مروت کی بات تھی۔"

آصف تو کبھی قول سے اپنے نہین پھرتا
وہ اور کوئی ہوگا کہا اور کیا اور

اعلیحضرت کے تسکین دہ الفاظ نے رعایا کے دلون کو شگفتہ کردیا تھا

مگر اس خوشی کے ساتھ ہی اعلیحضرت کے چند روزہ جدائی رعایاے دکن کو ناگوار تھی اور سچے دل سے دعائیں کر رہے تھے کہ بخیر و عافیت فائز المرام و شادکام بہت جلد رونق افروز بلدہ ہون چنانچہ وقت روانگی کا پرجوش نظارہ رعایاے دکن کی دلی محبت اور رنج مفارقت کا فوٹو پیش نظر کئے دیتا تہا ۔ پیش از روانگی جریدہ غیر معمولی جلد ۳۱ مورخہ ۱۴ بہمن ۱۳۰۹ف مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۱۷ھ نمبر ۱۲ حسب ذیل جاری ہوا۔

حکم مدار المہام سرکار عالی

علاقہ فینانس

۱۴ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۵ بہمن ۱۳۰۹ف

بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

چونکہ ۱۵ شعبان ۱۳۱۷ھ کو حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی بذریعہ اسپیشل ٹرین بغرض ملاقات نواب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کلکتہ تشریف فرما ہوتے ہین لہذا بغرض اطلاع عام حضرت کے سفر کا پروگرام شایع کیا جاتا ہے۔

(۱) تمام معتمدین اور افسران محکمجات و دفاتر بلدہ حیدرآباد کے اسٹیشن پر علی ہذا صوبہ گلبرگہ مع تعلقدار گلبرگہ و دیگر عہدہ داران اسٹیشن گلبرگہ پر حاضر رہین

(۲) اس غرض سے کہ پلیٹ فارم پر زیادہ مجمع نہو اسٹیشن حیدرآباد کے لئے پرایوٹ سکرٹری مدار المہام سرکار عالی کے دفتر سے اور اسٹیشن گلبرگہ کے لئے صوبہ داری سے ٹکٹ کا انتظام ہوگا۔ پروگرام اسپیشل ٹرین از حیدرآباد تا کلکتہ برائے سفر مبارک اعلیحضرت معہ ہمراہیان روز سہ شنبہ تاریخ ۱۹ ڈسمبر روز سہ شنبہ تاریخ ۱۵ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹ ڈسمبر ۱۸۹۹ء

حیدرآباد	روانگی	صبح	گھنٹہ	منٹ	کیفیت
حیدرآباد	روانگی	صبح	۷	۱۵	
چیتاپور	داخل	″	۱۱	۳۵	برک فاسٹ
″	روانگی	″	۱۲	۳۵	
واڈی	داخل	″	۱۲	۵۵	
″	روانگی	″	۱	۱۰	
گلبرگہ	داخل	″	۲	۱۰	قیام
روز چہارشنبہ ۱۶ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۰ ڈسمبر ۱۸۹۹ء					
گلبرگہ	روانگی	شب	۷		
گھانگاپور	داخل	″	۷	۵۰	ڈنر

اسٹیشن	روانگی	صبح	گھنٹہ	منٹ	کیفیت
گھانگاپور	روانگی	〃	٨	٥٠	
روز پنجشنبہ تاریخ ١٧ شعبان ١٣١٧ھ مطابق ٢١ دسمبر ١٨٩٩ء					
دھونڈ	داخل	شب	٣	٣٠	
〃	روانگی	〃	٣	٤٥	
احمدنگر	داخل	دن	٦		چھوٹی حاضری
〃	روانگی	〃	٦	٢٠	
منماڑ	داخل	〃	١٠	٢٠	بریک فاسٹ
〃	روانگی	〃	١١	٢٠	
ماہی جی	داخل	〃	٣	٣٠	لنچ
〃	روانگی	〃	٣	٤٥	
بھوساول	داخل	〃	٥	٥	
〃	روانگی	〃	٥	٢٠	
اکولہ	داخل	شب	٧	٥٥	ڈنر
〃	روانگی	〃	٨	٥٥	

اسٹیشن	روانگی	شب	گہنٹہ	منٹ	کیفیت
روز جمعہ تاریخ ۱۸ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۸۹۹ء					
ناگپور	داخل	شب	۴		
〃	روانگی	〃	۴	۳۰	
بہنڈارہ روڈ	داخل	صبح	۵	۳۷	
〃	روانگی	〃	۵	۵۲	
آمگانون	داخل	〃	۷	۳۱	
〃	روانگی	〃	۷	۴۳	
سالی کاسہ	داخل	〃	۷	۵۹	
〃	روانگی	〃	۸	۱۵	
پورمالو	داخل	〃	۸	۴۲	
〃	روانگی	〃	۸	۵۲	
دونگرگڈہ	داخل	〃	۹	۱۶	
〃	روانگی	〃	۹	۳۱	
رائی پور	داخل	صبح	۱۱	۱۲	برک فاسٹ

اسٹیشن	روانگی	صبح	گھنٹہ	منٹ	کیفیت
رائی پور	روانگی	"	۱۲	۱۲	
ہلاس پور جنکشن	داخل	"	۲	۷	
"	روانگی	"	۲	۲۲	
نائیلا	داخل	"	۳	۱۳	ٹیفن
"	روانگی	"	۳	۴۲	
رائی گڈھ	داخل	"	۵	۲۶	
"	روانگی	"	۵	۳۸	
جھرسی گڈہ	داخل	شب	۷	۱۹	ڈنر
"	روانگی	"	۸	۴۴	
گرپوس	داخل	"	۹	۵۲	
"	روانگی	"	۱۰		
کارکیلا	داخل	"	۱۰	۲۲	
"	روانگی	"	۱۰	۳۵	

روز شنبہ تاریخ ۱۹ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۸۹۹ء

اسٹیشن	روانگی	صبح	گھنٹہ	منٹ	کیفیت
مہنارپور	داخل	شب	۱۲	۱	
"	روانگی	"	۱۲	۲۰	
جگردہرپور	داخل	"	۳	۴۴	
"	روانگی	"	۳	۴۸	
بورولیا	داخل	"	۴	۴۶	
"	روانگی	"	۴	۵۸	
اسنول	داخل	صبح	۶	۴۵	چھوٹی حاضری
"	روانگی	"	۸	۴۵	
خانہ جنکشن	داخل	"	۱۱	۱۵	برک فاسٹ
"	روانگی	"	۱۲	۱۵	
ہوڑادکلکتہ	داخل		۴		

عماد جنگ

منصرم معتمد فنانس

۱۵ شعبان روز سہ شنبہ ۱۳۱۷ھ

حضور ظل سبحانی کی روانگی

شب بہر کے جاگے ہوے مسلمان اور رات بہر کے مشغلہ کئے ہوے دل جو ہر طرح سے پاک و صاف ہین اپنے پیارے رعایا پرست بادشاہ کو پہنچانے اسٹیشن کے رخ جارہے ہین - وہ سرخ سرخ آنکہین جو رات کو جاگنے کے سبب ہو چکے ہین اور انہین سے شفاف شبنم کے طرح آنسون کے بوندون کا آنا اور اون پاک و سفید پوشاکون پر جو شب کے تمام خوشبویون کا معدن بنا ہوا ہے - مثل دانہ ہائے مروارید کے غلطان ہونا اور ساتہہ ہی عنقا کیطرح غائب ہوجانا ایک سچا نیچرل فوٹو کہنچا ہوا تہا - جس کوچہ و گلی مین دیکہین نور کے تڑکے سے اسٹیشن کا رخ کئے ہوے ہین - بہت سارے شب بیداری تک و ہین کئے حتی کہ وہ وقت بہی آیا کہ جسمین اعلحضرت کا منور چہرہ دکہائی دیتا ہے -

اعلحضرت ظل سبحانی نے آخر شب سے صبح کے آٹہہ بجے تک اکثر نامی و گرامی بزرگون کے مزارہاے مبارک کی زیارت فرمائی صبح کے آٹہہ بجے پہر اپنے والدہ ماجدہ سے رخصتی قدمبوسی حاصل کی

اور وہاں سے ٹہیک ساڑہے نو بجے عنان عزیمت کو اسٹیشن کیطرف منعطف فرمایا۔ دارالامارہ ملک پیٹہ سے اسٹیشن تک دو رویہ مخلوق خدا کھڑی تھی اور مسٹر عابد کی شاپ سے اسٹیشن تک دو طرفہ امپیریل سیرو ٹروپس والس کے جوان صف بستہ کھڑے ہوئے اور اسٹیشن کے اندر گارڈ آف آنر بہ تحت جنرل تکر کمانڈر افواج سکندرآباد صف بستہ منتظر سلامی اعلیحضرت مودب کھڑا ہوا اور حیدرآباد والنیٹر گارڈ آف آنر بیرون اسٹیشن استادہ تہا۔

سواری بادبہاری اسٹیشن پر معہ شاہزادہ ولیعہد کے آ پہونچی حیدرآباد والنیٹر گارڈ آف آنر سلامی دی اور پہلے ہی بہت سے جان نثار خیر خواہ امرا و عہدہ دار موجود تہے یعنے

عالیجناب نواب مدارالمہام سرکار عالی	عالیجناب نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر
عالیجناب نواب ظفر جنگ شمس الملک بہادر	عالیجناب مہاراجہ پیشکار بہادر
عالیجناب نواب فخرالملک بہادر	عالیجناب نواب نظام یار جنگ بہادر
عالیجناب نواب افسرالملک بہادر کوتوال بلدہ	عالیجناب نواب سلطان الملک بہادر وغیرہ

سواری مبارک داخل اسٹیشن ہوتے ہی سارے امرا وغیرہ نے

بگھی تک استقبال کرکے آداب بجالاکر قدمبوسی کا شرف حاصل کیا روبرو والے پلیٹ فارم پر جو کارڈ آف آنر استادہ تھا سلامی اوتارا اعلیحضرت سب امراو اعزا کا سلام لیتے ہوے جنرل تکر کو ہمراہ لیکر برٹش انفینٹری کے گارڈ آف آنر کو ملاحظہ فرمایا پھر تو وہ وقت آن پہنچا کہ رعایا کے گرم گرم آہون کا زندہ ثبوت دینے والا انجن عرض کرنے لگا سرکار حاضر خدمت ہون بسم اللہ سوار ہو جئے۔ اس غیر ذی روح کے عرض پردازی پر سارون کو رخصت ہونے کے لئے حکم فرمایا اور خود معہ اسٹاف ذیل رونق افروز اسپیشل ٹرین ہوے۔

عالیجناب نواب میر عثمان علیخان بہادر مد ظلہ	نواب افسر الملک بہادر
نواب داور الملک بہادر	نواب عثمان یار جنگ بہادر
نواب اسد یاور الدولہ بہادر	نواب فصیح الملک بہادر
نواب لقمان الدولہ بہادر	حکیم میر بادشاہ علی صاحب
نواب ناصر نواز الدولہ بہادر	نواب اقبال یار جنگ بہادر

مسٹر الجرنن۔

اکثر امرا نے جوش الفت سے اپنے کو اعلیحضرت کے قدمون پر گرا دیا

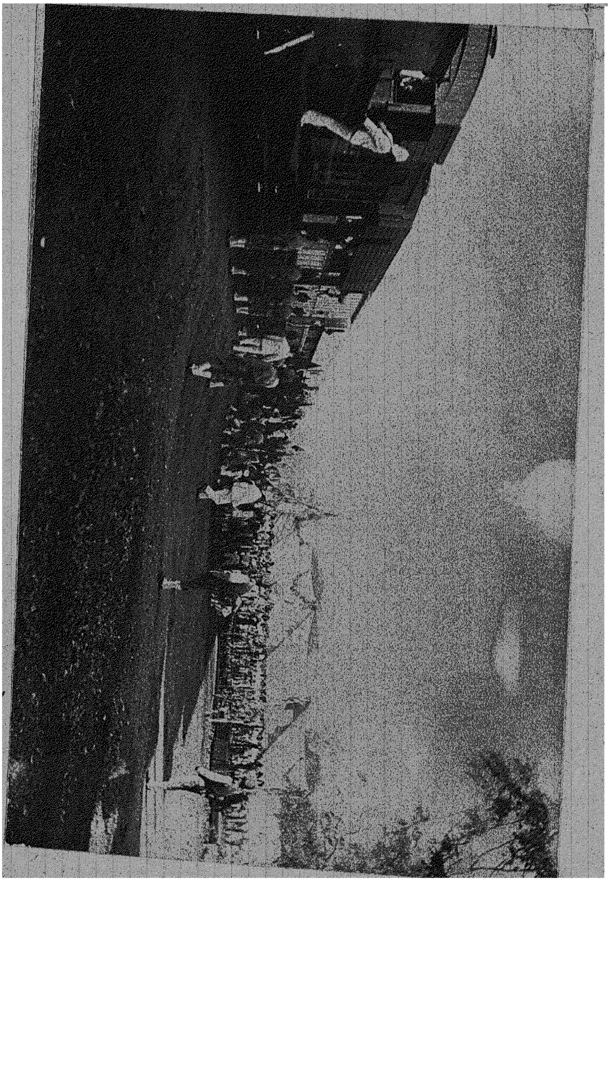

جبکہ اعلحضرت سوار ہونے لگے اعلحضرت محبت آمیز الفاظ سے ان کو تسکین وتشفی بخشتے ہوے سوار ہوگئے - ٹرین جو صبح سے منتظر تھی اس مبارک قدم کے آتے ہی خوشی کے نعرے بھرتی ہوی آہستہ آہستہ حرکت شروع کی یہہ وقت بھی عجیب حیرت ناک وتعجب خیز منظر اور ایک عالم سکتے کی حالت مین کھڑا تھا - اودھر بانڈ والون نے سریلی لہجہ مین رخصتی گیت گانے لگے اور اودھر عام رعایا اسٹیشن حیدرآباد سے بیگم پیٹہ تک دورویہ صف بستہ اپنے بادشاہ کی جدائی مین جوش کے ساتھہ خدا حافظ وناصر کے نعرے بھرتے اور یہہ شعر ورد زبان کرتے تھے ؎

بسفر رفتنت مبارک باد

بسلامت روی وباز آئی

خدا کو ہمنے سونپا تجھکو شاہا   خدا تیرا نگہبان ہو چکا ہے

اور پابوسی کے لئے سرون کو خم کرتے تھے - ان صاف دل رعایا کے دلون کی کشش نے اسقدر زور کیا کہ ٹرین کی رفتار بالکل آہستہ ہوگئی اور خود اعلحضرت ٹرین کے دروازہ پر برآمد ہوکر سب کو ہاتھہ کے اشارہ سے رخصت فرمائے حتے کہ ٹرین بالکل ان لوگون کی نظر سے

غائب ہوگئی اور لنگم پلی کے ناہموار میدانون کو طے کرتی ہوی چلنے لگی اور حکیم سید بادشاہ علیصاحب ضیائی نے بہ ارادت دلی ترجیع بند دعائیہ جو اصلی امام ضامن سے ہے نظم کر کے پیشگاہ اقدس مین داخل کر دیا۔

وہو ہذا

دعا ہم سب کی یہ مقبول ربِ ذی المعالی ہو
ہر اک ساعت سوا طبع ہمایونکی بحالی ہو
محب تیرے بڑہین دشمن سے تیرے دہرخالی ہو
ترا کلکتہ جانا نافع ملکی و مالی ہو

بخیر و خوبی انجام سفر اعلیٰشاہ عالی ہو
ترا موسیٰ رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

ترا جانا کٹھن ہے کیونکہ نوجوان رعایا ہے
مگر تسلیم فعل شاہ شایان رعایا ہے
ترے جلوہ سے پورا ہر دم ارمان رعایا ہے
اسی خواہش مین خیراب حرمت آن رعایا ہے

بخیر و خوبی انجام سفر اعلیٰشاہ عالی ہو
ترا موسیٰ رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

بہت گو شاق ہے دم بہر جانا بہی ترا شاہا
مگر کلکتہ مین وقفہ نفرمانا ذرا شاہا
تری عودت ہے رد کب اسکا جائز ہی بہلا شاہا
رعیت اتنے دن کرتی رہیگی یہ دعا شاہا

بخیر و خوبی انجام سفر اعلیٰشاہ عالی ہو

ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

ہر اک چشم بشر ہے آبدیدہ تیری جانے سے
ہر اک کی روح تن سے ہے کشیدہ تیری جانے سے

ہر اک دل سے ہے رعایا کا تپیدہ تیری جانے سے
دعا گو ہے بہ ہر قلب کبیدہ تیری جانے سے

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

کریگا کیا بھلا ہمراہ فوج اے بادشاہ لیکر
ترا دشمن تصدق تیرے ہو تیری بلا لیکر

چلا جا شان و شوکت سے رعایا کی دعا لیکر
دعا گو ہے رعایا تیری یہہ نام خدا لیکر

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

ملی جب سے حکومت تجھکو افضال الہی سے
لبوں پر جان ہے اک ہفتے سے اس ہجر شاہی سے

رعایا کب ہی ایسی جدا ظل الہی سے
دعا ہر دم یہہ اب مانگینگے تیری خیر خواہی سے

بخیر و خوبی انجام ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

نہایت ناگوار تیری اتنی سی بھی فرقت ہے
جدائی جان کی دم بھر کی خاطر ہی قیامت ہے

رعایا کو دل و جان سے زیادہ تیری چاہت ہے
دعا یہ صدق دل سے سبکی پیش رب عزت ہے

بخیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

خیال ہجر سے دلگیر سارا شہر ہے شاہا
ترا پھر آنا ہے تریاق فرقت زہر ہے شاہا

جدا رہنا ترا اتنے دنون تک قہر ہے شاہا
دعا یہ دمبدم ورد زبان دہر ہے شاہا

بخیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

نہ کلکتے سے تو جبتک زیب و زین آئیگا
نہ پھر دیدہ جو فرش آستانہ نعلین آئیگا

نہ پھر جبتک بہ فضل خالق کونین آئیگا
تو بے چینونکو کب ہے اس دعا کی چین آئیگا

بخیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

تو پھر جلد آئے یہ ہر روز حق سے التجا کرلین
جدائی کے دلونکا کچھ تو پیدا مشغلہ کرلین

ہمارا فرض جو کچھ ہے اوسے دلسے ادا کرلین
ہم اپنے مسجد و منبر مین تری خاطر دعا کرلین

بخیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

مسرت سے ملاقاتین ہون تیری لارڈ کرزن سے
تو یون خوش آئے کلکتہ سے بلبل جیسے گلشن سے

کوئی خار ملال الجھے نہ اصلا تیرے دامن سے ‏ رعایا تیری کرتی ہے دعا یا ذی المنن سے

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا مونس رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

کوئی ساعت تری خالی نہیں فکر رعایا سے ‏ تو حافظ ہے ہمارا ہر دم آفات و بلایا سے
رعایا ساری راضی ہے تری حسن سجایا سے ‏ تو جاتا ہے دعا کرتے ہیں ہم رب برایا سے

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا مونس رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

سفر میں تیرا ایک اک لحظہ شاہ انبیا حافظ ‏ ترے اقبال و شوکت کا علی مرتضیٰ حافظ
ہر اک تکلیف و زحمت سے رعیت کی دعا حافظ ‏ مع الخیر اب سوئے کلکتہ راہی ہو خدا حافظ

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا مونس رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

نہ رنج و غم کا شاہا طبع پر تیری غبار آئے ‏ نہ بھولے سے ترے نزدیک الم ای شہریار آئے
پھرے تو کامیاب ایشاہ ہم سب کو قرار آئے ‏ ترے قبضہ میں موروثی ترا ملک برار آئے

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا مونس رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

الٰہی جلد شاہ تشریف با اقبال و فر لائے ۔۔۔ نہال آرزوے ملک گیری برگ و بر لائے
برار آجائے واپس نخل نہضت پہ ثمر لائے ۔۔۔ یہہ امید ضیا حاجت بر ار خلق بر لائے

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسیٰ رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

حیدرآباد سے ٹرین مارچ ہوتے ہی سیدہی اسٹیشن ٹانڈور جاگیر نواب محمد عبدالعلی خان بہادر پر ٹہری - جاگیردار صاحب نے اول ہی سے بہت کچھ اہتمام کر رکھا تہا جس سے اونکے روشن دماغی کا کامل ثبوت ملتا تہا - ٹرین کے پہونچتے ہی توپون کی سلامی اوتارے گئی اور خود جاگیردار صاحب معہ عملہ پیش ہوکے نذر پیش کئے اور ولیعہد کے بھی سب نذور معرض قبول مین آئے دس منٹ یہان ٹرین ٹہر کر سیدہا روانہ اسٹیشن گلبرگہ ہوگی - چونکہ پروگرام مین اسٹیشن جیتاپور پر ٹرین کا ٹہرنا اور برک فاسٹ کا کہانا مقرر تھا - بہ بنا اس کے نواب عسکر جنگ مشیر الملک بہادر جاگیردار صاحب سب کچھ اہتمام کرکے نذر پیش کرنے کے لئے پلیٹ فارم پر حاضر تہے - بخت کی نامساعدگی نے اونکو اس شرف سے محروم رکہا نذر پیش ہونے نہ پائی - جب ٹرین مقابل اسٹیشن پہونچی سلامی کے توپ

فیر ہونا شروع ہوے - پانچ توپ سر ہوے تھے کہ دو توپچی کے ہاتھ اور جسم بے احتیاطی و عدم نگرانی کارگزاروں سے سوخت ہوگئے تو پون کا سر ہونا موقوف - اس سوختگی سے جاگیردار صاحب کو ڈبل سوختگی حاصل ہوی -

چار بجے اسپیشل ٹرین گلبرگہ اسٹیشن پر پہونچی لایق منصرم صوبہ دار مولوی عبد الباقی صاحب کا انتظام قابل تعریف ہے - جہاں کہ اعلحضرت کا اسپیشل ٹرین ٹہرا وہ مقام بہت ہی کچھ آراستہ و پیراستہ تہا - گو اعلحضرت نے قطعاً منع فرمایا تھا کہ اس قحط سالی مین کوئی کام اخراجات کے نکیا جائے مگر ان دلون کے جوش کب رکھ سکتے جو خود بخود موج زن ہونے لگے تہے خاصکر اس مبارک کام کے اہتمام و انجام دہی کے لئے صوبہ دار صاحب نے اول ہی سے مولوی میر لیاقت علیصاحب اول تعلقدار رائچور کو طلب کر لیا تھا - تاہم صوبہ دار صاحب کی پوری ارمان ظاہر نہو سکی - اعلحضرت کے دیدار کا شرف حاصل کرنے کیلئے رعایائے گلبرگہ و اضلاع جوق جوق ٹوٹ پڑے تھے - گو پولس اپنا پورا انتظام کرتی تھی مگر اونکے جوش بہرے دلون کو ہرگز پروا نتھی - رات دن ہجوم رہتا تھا اگرچہ اعلحضرت بر آمد نہوتے تہے مگر وہ لوگ صرف ٹرین ہی کو دیکھنا باعث اپنے فخر کا جانتے تہے -

ایک دن پہلے مولود شریف کی جماعت والے ساکنین تیغہ پہونچکر درگاہ شریف مین ساکن ہوے باین غرض کہ اعلیحضرت رونق افروز درگاہ شریف ہون تو مولود پڑہین۔ مگر اعلیحضرت تشریف فرما نہوے نیاز شریف کو ملازمین کے ذریعہ گزراندی۔

۱۶ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۰ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز چہارشنبہ

ٹہیک آٹہ بجے شب کے اسپیشل ٹرین راہی کلکتہ ہوی آج صبح کو نواب مدار المہام بہادر و سرخورشید جاہ بہادر معہ اسٹاف دوسری اسپیشل ٹرین مین بلدہ سے روانہ کلکتہ ہوے۔ جو اعلیحضرت کے اسپیشل ٹرین سے بارہ گہنٹے پہلے گلبرگہ سے روانہ ہوچکی تہی۔

۱۷ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۱ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز پنجشنبہ

تین بجے صبح کو اعلیحضرت کا اسپیشل ٹرین داخل ڈہونڈ اسٹیشن ہوا دس منٹ ٹہرکے آگے روانہ ہوا۔ چہہ بجے صبح کو احمدنگر اسٹیشن پر داخل ہوا اعلیحضرت چاء نوش فرمایا دس منٹ ٹہرکے ٹرین آگے مارچ ہوا۔ دس بجے منماڑ اسٹیشن پر پہونچا۔ اعلیحضرت نے خاصہ تناول فرمایا تیس منٹ کا قیام ہوا پہر روانہ ہوا۔ چہہ بجے شام کو بہوساول اسٹیشن پر ٹرین پہونچا تیس منٹ کا

قیام ہوا شب کا خاصہ اعلیحضرت نے تناول فرمایا یہانسے سیدہی اکولہ اسٹیشن پر ٹرین آٹھہ بجے شب کے رکی۔ پندرہ منٹ ٹہرکے روانہ ہوئی۔

۱۸ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۲ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز جمعہ

صبح کے تین بجے ناگپور اسٹیشن پر اسپیشل ٹرین پہونچا پانچ منٹ ٹہرکے روانہ ہوا پانچ بجے صبح کے بندرہ روڈ پر پہونچکر پانچ منٹ ٹہرکر روانہ ہوا ٹہیک آٹھہ بجے سالیکانا اسٹیشن پر ٹرین ٹہری اعلیحضرت نے چاء نوش فرمایا آٹھہ بجے دس منٹ کو یہانسے ٹرین روانہ ہوی۔ گیارہ بجے دن کو رائے پور اسٹیشن پر پہنچی تیس منٹ کا قیام رہا۔ اعلیحضرت نے خاصہ تناول فرمایا۔ گیارہ بجے تیس منٹ کو ٹرین یہانسے روانہ ہوی ٹہیک تین بجے نیلہ اسٹیشن پر ٹرین ٹہری دس منٹ کا قیام رہا اعلیحضرت نے چاء نوش فرمایا سات بجے شام کے اسپیشل ٹرین جہارسی گدہ اسٹیشن پر پہنچی تیس منٹ کا قیام رہا اعلیحضرت نے خاصہ تناول فرمایا۔

۱۹ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۳ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز شنبہ

صبح کے پانچ بجے پورولیہ اسٹیشن پر اسپیشل ٹرین پہونچا۔ دس منٹ تک ٹرین ٹہری رہی اعلیحضرت نے چاء نوش فرمایا نو بجے

صبح کو اسن سول اسٹیشن پر ٹرین پونچی تیس منٹ کا قیام رہا - اعلیحضرت نے خاصہ تناول فرمایا ٹہیک دو بجے ٹرین داخل خانہ جنکشن ہوا یہان پندرہ منٹ کا قیام رہا اور نواب مدار المہام بہادر کے اسپیشل ٹرین کا ڈبہ جسمین وہ خود سوار تہے اعلیحضرت کے ٹرین کے سلسلہ مین لگایا گیا - دو بجے پچیس منٹ کو ٹرین یہان سے مارچ ہوی اور ساڑہے پانچ بجے داخل ہوڑہ اسٹیشن ہوی -

اعلیحضرت ظل سبحانی کی آمد پر عام الفت

شہرت ہوچکی تھی کہ آج حضور نظام رونق افروز کلکتہ ہونے ہین سب شہر کے باشندے از اعلے تا ادنے امرا و غربا وسا ہو صبح ہی سے اُس راہ کو تکتے ہوے اپنی اپنی جگہہ سنبہالے بیٹھے تہے جس راہ سے اعلیحضرت کا گزر ہونے والا تہا اُسوقت کی کثرت کا حال تحریر سے باہر ہے جبکہ سواری اعلیحضرت کی اسٹیشن سے فرودگاہ کے طرف چلی آگے کے آدمی آگے رہ گئے اور پیچہے والے مضطربانہ حرکت کرتے ہے تہے جس سے ظل سبحانی کی الفت کا اظہار ہو رہا تہا علے الخصوص ہوڑہ کے پل پر اس کثرت کا اژدہام تہا کہ تل دہرنیکو جگہہ نملی -

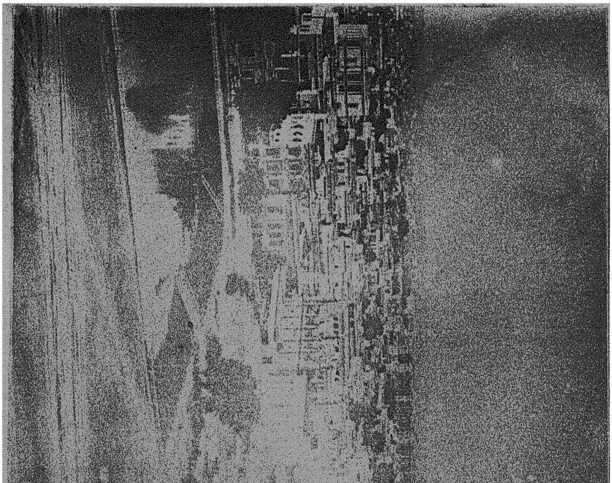

اعلیٰحضرت ظل سبحانی کی سواریکی آمد اور اسٹیشن ہوڑہ کی تیاریان

مدت کے بعد آج اس اسٹیشن کا ستارہ چمکا جا بجا گلدستہ تازہ تازہ رنگ رنگ پہولون کے لگائے گئے اور بالائے اسٹیشن منفرق رنگون کے جہنڈیان نصب کئے گئے اور بہت ہی لانبے لانبے پہول و پتیون کے ہار فیلپایون کے درمیان باندہے گئے تہے جس کے دیکہنے سے بالکل شادی خانہ کا طور نظر آتا تہا اور اسٹیشن پر فرش عمدہ سرخ قیمتی بانات کا کہنچا ہوا۔ پلیٹ فارم پر چوتہی انفنٹری کے سو جوان کا گارڈ آف آنر مع بیانڈ زیر کمان صوبہ دار راجنی سنگہ کے صف بستہ کہڑا ۔ اور بیرون اسٹیشن ایک اور دستہ گارڈ آف انر کا مودب کہڑا ہوا تہا۔ پلیٹ فارم سے بیرون اسٹیشن تک دوطرفہ ریلوی پولس زیر کمان انسپکٹر ڈیے کے صف بستہ تھی۔ بیرون اسٹیشن جو گارڈ آف آنر کہڑا تہا وہاں سے لیکر ہوڑہ برج تک یہی جہان سے کہ سرحد کلکتہ کی شروع ہوتی ہے دوجانب ریلوی پولس صف بستہ تہی اندرون اسٹیشن پلیٹ فارم پر بہت سارے معززین عہدہ دار و عمائدین استقبال اعلیٰحضرت کے لئے حاضر تہے جنمین سے بعض کے اسماحسب ذیل ہین ۔

سر لی پلوڈن رزنڈنٹ حیدرآباد	میجر بیرنگ ملٹری سکرٹری حضور والسرائے
مسٹر ڈیویس دسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑہ	لارڈ سفوک ایڈیکانگ حضور والسرائے
مسٹر دونڈ انڈر سکرٹری فارن ڈپارٹمنٹ	مہاراج کمار بردوست وکمار ٹگور
لفٹنٹ آرساند رسن سنل اسسٹنٹ رزیڈنٹ حیدرآباد	رائے بہادر نارائن مرارجی ۔
مسٹر اے یف عبدالرحمن صاحب	مسٹر سیوسویل دسٹرکٹ پرسیڈنٹ آف پولس ہوڑہ وغیرہ

اعلیحضرت کی اسپیشل ٹرین کے پہونچنے کا وقت چار بجے تیس منٹ کا مقرر پایا تھا۔ مگر کسی وجہ سے گاڑی لیٹ ہوگئی یعنے بجائے چار بجے پانچ بجے پچیس منٹ کو پہونچی (شام ہونے کی وجہ سے روشنی ہوگئی تھی) اس دیری کا ہونا منتظروں کو اور بھی زیادہ مشتاق کر دیا تھا۔ جب ٹرین داخل اسٹیشن ہو کر رک گئی تو فوراً گارڈ آف آنر بڑے زرق و برق سے سلامی اوتارا اور بہت ہی عمدہ سریلی آواز سے بیانڈ نے مبارکبادی و خیر مقدمی کی غزل گانے لگا۔

سر لی پلوڈن نے تیسر ٹرین جا کر حضور پرنور کا استقبال کیا اور جب اعلیحضرت اوتر چکے تو پلوڈن نے لارڈ سفوک و مہاراجہ کمار بردست کمار ٹگور وغیرہ کو درجہ بدرجہ پیش کرتے ہوے شرف ملاقات حاصل کرائی

اور اسوقت اعلیحضرت کے ہمراہ حسب ذیل حضرات تہے -

نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی — نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر

نواب میجر افسر الدولہ بہادر جنرل فوج — نواب ناظم الدولہ بہادر ایڈیکانگ

نواب مظفر یار جنگ بہادر ایڈیکانگ — راجہ دہرم چند اسٹیٹ فوٹوگرافر وغیرہ

اعلیحضرت اون ساروں سے ملکر اور سلامی گارڈ آف آنر کی لیتے ہوئے گاڑہین سوار ہوگئے - سواری بہاری بڑے کر و فر تزک و شان کے ساتھ راہی فرودگاہ ٹہیٹر روڈ نمبر ۱۸ والے محل کے جانب ہوی ہمراہ سواری مبارک کے ہندوستانی سوارونکا ایک سالہ تہا اور وہ سارے گاڑیان جو سو سے زیادہ تہے -

شام ہونے کے سبب سے توپون کی سلامی نہ اُترسکی (باین وجہ کہ بلحاظ قواعد فوجی توپ بعد غروب سوائے توپہاے مقررہ کے فیر ہونے کی ممانعت ہے علے ہذا روز ہائے عیدین - یہی سبب تہا کہ اعلیحضرت ظل سبحانی کی تشریف فرمائی پر دو روز تک سلامی سر نہ ہوی پہلا دن اتوار کا دوسرا دن کرسمس ڈے روز عید تہا - سہ شنبہ کے دن اکیس توپ سلامی کے سر ہوے - اندنون نواب وایسراے بہادر عید منانے کے لئے بارک پور تشریف لیگئے تہے)

سواری مبارک محل فرودگاہ پر پہونچنے کے پہلے ایک باڈی گارڈ زیر کمان نواب عثمان یار جنگ بہادر حاضر وصف بستہ کہڑا تہا۔ سواری داخل ہوتے ہی سلامی اوتارے گئی بعد رونق افروز ہونے سواری مبارک کے انڈر سکریٹری اور دونون ایڈیکانگ وایسرائے بہادر حضور سے رخصت ہو کر چلا گئے۔

حضور ظل سبحانی کا محل مبارک

اعلیحضرت ظل سبحانی کے لئے دو مکان مقام ٹہیر روڈ مین منجانب وایسرائے بہادر تجویز کئے گئے تھے۔ اعلیحضرت نے اون دونون مکانونکو ملاحظہ فرمایا جسمین سے بڑے مکان کا بالاخانہ دربار اور ملاقات و صاحبزادہ بلند اقبال کے رہنے کے لئے انتخاب فرمایا دوسرے مکان کو اپنے لئے تجویز کیا۔ اسٹاف کے لئے خیمے مقرر کرد یئے گئے۔

ان مکانونکا رنگ بھی آصفی تہا یعنے زرد۔ بڑے مکان کے اوپر والے درجہ مین دو بڑے کمرے جنکے چہت مین بجلی کے حباب آویزان تہے اور بازون پر برقی پنکہے نصب۔ جب روشنی ہونے لگتی تو وہ پنکہے بہی بڑے زور سے گہوما کرتے۔ نئی بات ان پنکہون مین

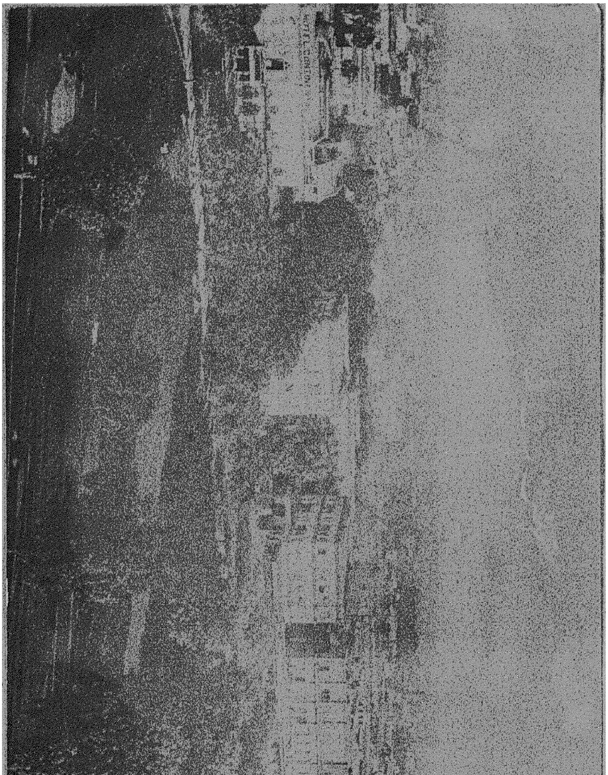

یہہ تھی کہ وے صرف موسم گرما مین گھوما کرتے جس سے سارا مکان سرد ہوجاتا - دروازہ پر سنتری و نکا سنگین بہرہ مقرر تھا اور روبرو سرکار نظام کا جھنڈہ استادہ تھا (اعلیحضرت ظل سبحانی کے ذات ستودہ صفات کے ساتھ عام لوگون کو کچھ ایسی محبت تھی کہ فرودگاہ کے اطراف ازصبح تاشام ازشام تاصبح گھوما کرتے تھے اور ایک بڑا ہجوم و مجمع در دولت پر رہاکرتا تھا بامید اسبات کے کہ دیدار کا شرف حاصل کرین)-

۲۰ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۴ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز یکشنبہ

آج کے روز اعلیحضرت کے مزاج پرسی کے لئے منجانب والیسرائے بہادر ارل آف سفک ایڈی کانگ کپٹن ناکس ایڈیکانگ گیارہ بجے دن کے دیوڑہی مبارک پر حاضر ہوے - اعلیحضرت دربار والے مکان مین رونق بخش تھے - مذکورہ ایڈیکانگون کے حاضری کے اطلاع پر نواب اسد یاور الدولہ بہادر ایڈیکانگ اعلیحضرت گاڑی تک استقبال فرمایا اور سید سبے مقام ملاقات طرف لیچلے درمیان مین نواب افسر الدولہ بہادر ایڈیکانگ دروازہ کمرہ ملاقات تک پیشوائی کیا

اور اُن صاحبون کو اعلیٰحضرت کی حضوری مین پیش کئے - بعد ملاقات و مصافحہ کے اعلیٰحضرت نے اون صاحبون کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا کچھ دیر بعد صاحبان مذکورین منجانب لارڈ وائسرائے بہادر زبان انگریزی مین اعلیٰحضرت سے مزاج پرسی کی اعلیٰحضرت نے بھی اوسی زبان مین اُسکا جواب شکریہ کے ساتھہ ادا فرمایا پھر کچھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی بعدہ اعلیٰحضرت نے اپنے ایڈیکانگ کو اشارہ فرمایا پاندان وپھول حاضر کئے گئے ان صاحبون کو دیکر رخصت فرمایا - سہ پہر کو اعلیٰحضرت نے خاص اپنے چوکڑے کی بگی پر سوار ہوکے منتظران دیدار کو شرف دیدار بخشتے ہوئے بعد تفریح وہواخوری شام سے پہلے داخل محل ہوئے -

۲۱ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۵ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز دوشنبہ

آج کسی سے ملاقات نہین ہوئی صرف انجمن ہائے مسلمانون کے جانب سے اڈریس پیش ہونے کے لئے اجازت چاہی گئی - سہ پہر مین اعلیٰحضرت معہ صاحبزادہ بلند اقبال ہواخوری کے لئے رونق بخش ہوئے -

۲۲ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۶ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز سہ شنبہ

آج ٹہیک ایک بجے دن کے نواب وائسرائے بہادر نے اپنے

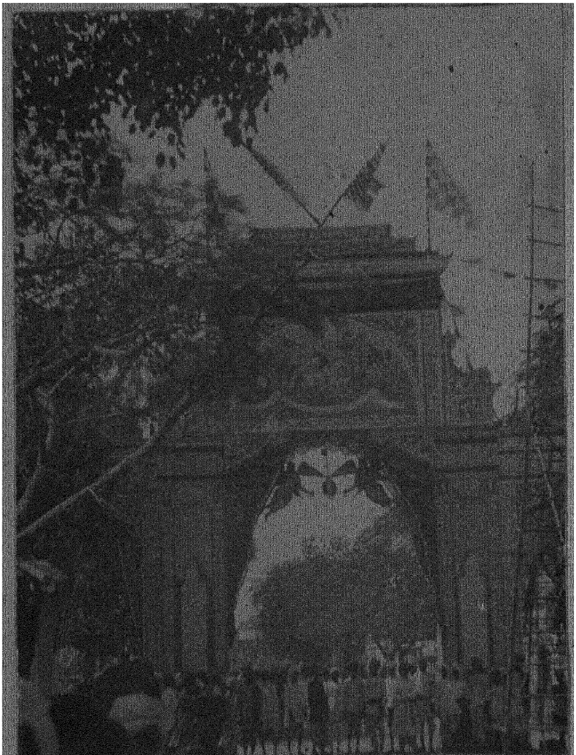

انڈر سکرٹری کیپٹن وڈ۔ اور ملٹری سکرٹری کیپٹن مری ایڈیکانگ انپیل برنگ و کیپٹن ناکس ایڈیکانگ کو اپنے جانب سے معہ خاص اپنے جو کرٹے گاڑی معہ ویسرائے باڈی گارڈ کے اعلیٰحضرت کے حضور مین روانہ فرمایا ڈیڑہ بجے اعلیٰحضرت اپنے معزز دوست کے بہیجے ہوے گاڑی پر سوار ہوکے روانہ گورنمنٹ ہوز ہوے ہمراہ سواری مبارک اعلیٰحضرت کا خاص باڈی گارڈ بہی تہا اور رکاب مین صاحبان ذیل

رزیڈنٹ صاحب حیدر آباد۔ نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام۔ نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر نواب لقمان الدولہ بہادر اسٹاف سرجن نواب میجر افسر الدولہ بہادر ایڈیکانگ احمد حسین صاحب پرایویٹ سکریٹری نواب فصیح الملک بہادر نواب یاور الدولہ بہادر نواب ناصر نواز الدولہ بہادر نواب عثمان یار جنگ بہادر نواب افضل نواز جنگ بہادر مسٹر براین ایجرٹن نواب اقبال یار جنگ بہادر حکیم بادشاہ علی۔

علاوہ ان کے استقبال کو آے ہوے صاحب لوگ جنکے نام اوپر ند کور ہو چکے ہی دو بجے کے قریب سواری مبارک گورنمنٹ ہوز مین داخل ہو بفور اسکے ۲۱ توپ سلامی کے اوتارے گئے اور بارؔوین بنگال انفنٹری کا گارڈ آف آنر نے جو گورنمنٹ ہوز کے زینہ کے مقابل کہڑا تہا سلامی اوتارا اور بیانڈ نے بہت ہی سریلی لہجہ مین خیر مقدم کی گیت گانے لگا۔

اعلیحضرت جب گاڑی سے اُترنے لگے مندرجہ عہدہ داران گورنمنٹ استقبال کے لئے زینے کے نیچے تک آئے ہوے کھڑے تھے ۔ کپتان بیکر کار ایڈیکانگ حضور وائسرائے بہادر ۔ مسٹر وڈ انڈر سکرٹری فارن آفس ڈپارٹمنٹ اور زینے کے اختتام پر سر ولیم کنگم فارن سکرٹری

صاحبان مذکور اعلیحضرت کے ہمراہ تخت کے کمرے تک رہے (یعنے وائسرائے بہادر کے ملاقاتی کمرہ) نواب وائسرائے بہادر نے اپنے معزز مہمان و دوست صادق کے لئے لب فرش تک جو پچاس قدم سے زیادہ فاصلہ تھا استقبال کرکے نہایت ہی گرمجوشی سے لاکر اپنے بازوے راست پر بٹھلائے ۔ بازوے چپ فارن سکرٹری اور انڈر سکرٹری معہ چند عہدہ داران فارن ڈپارٹمنٹ اور تینوں ایڈیکانگ وائسرائے بہادر بیٹھے تھے اور سیدھی طرف حضور پرنور کے شاہزادہ ولیعہد بہادر و دیگر مصاحبین حسب ذیل سلسلہ وار تشریف فرما تھے ۔

رزیڈنٹ حیدرآباد	نواب مدار المہام سرکار عالی
نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر	نواب داور الملک بہادر ۔
نواب میجر افسر الدولہ بہادر ۔	مولوی احمد حسین صاحب پرائیوٹ سکرٹری

نواب فصیح الملک بہادر	نواب لقمان الدولہ بہادر سٹاف سرجن
نواب اسد یاور الدولہ بہادر	نواب ناصر نواز جنگ بہادر
نواب عثمان یار جنگ بہادر	نواب افضل نواز جنگ بہادر
مسٹر براین ایجرٹن	نواب اقبال یار جنگ بہادر۔

پندرہ منٹ فیمابین والیسرائے بہادر و حضور پر نور گفتگوئے ذیل ہوتی رہی۔

والیسرائے بہادر - یقیناً اس سفر مین بلحاظ درازی راہ حضور پر نور کے مزاج مبارک پر ضرور کسافت آئی ہوگی۔

حضور پر نور - آپکے شوق ملاقات مین ریل کا سفر بہت ہی آرام سے گزرا۔

والیسرائے بہادر - گزشتہ والیسراؤنکو جو جناب نے اپنا مدعو کیا تہا ان حالات کے سننے سے مجھے آپ کی خوش اخلاقی و مہانداری کا پورا ثبوت ملچکا ہے اور جب ہی سے مین آپ کی ملاقات کا شایق ہو کر جناب کو اپنا مدعو کیا جسپر آپنے میری دعوت کو قبول فرماکر مجھے بے حد ممنون فرمایا۔

حضور پر نور - جسقدر مین آپ کی ملاقات کا خواہان تہا اس سے زیادہ

مسٹر مجکو آپکے ملاقات سے حاصل ہوی

ویسرائے بہادر - مین یقین کرتا ہون جو مکانات کہ مین نے آپکے قیام کے لئے تجویز کیا ہون یقیناً آپکے حسب خواہش ہونگے -

حضور پر نور - شکریہ کے ساتھہ مین کہتا ہون کہ وہ مکانات ہمیں بہت ہی پسند ہین - مین معہ اپنے ہمراہیون کے بآرام ہون -

ویسرائے بہادر - کیا قحط دکن مین بہی زیادہ ہے -

حضور پر نور - ہان ہے -

ویسرائے بہادر - کس حصہ مین زیادہ ہے -

حضور پر نور - مرہٹواڑی کے اضلاع مین -

ویسرائے بہادر - ملک دکن مین قحط کا صدمہ ہونے سے بڑا ہی افسوس ہے -

حضور پر نور - حتی الامکان انتظام قحط کی کوشش کیجا رہی ہے -

ویسرائے بہادر - ملک دکن مین کسقدر ویسرائے تشریف فرما ہوئے اور حضور کتنون کی مہمانی فرمائے -

حضور پر نور - تین ویسرائے جو میرے عہد حکومت مین تشریف

فرماتے تھے مین نے اونکی مہمانیکا فخر حاصل کیا -

وائسرائے بہادر - یہہ تینون وائسرائے بعد تخت نشینی آپکے تشریف فرما ہوئے تھے -

حضور پر نور - ہان یہہ تینون وائسرائے بعد میرے تخت نشینی کے تشریف فرما ہوئے تھے - مگر لارڈ رپن صاحب میرے تخت نشینی کے وقت رونق بخش ہوئے تھے اس لحاظ سے گویا مین نے چار وائسرایون کی مہمانی کیا -

وائسرائے بہادر - صاحبزادہ کی کیا عمر ہے -

حضور پر نور - چودہ سال -

وائسرائے بہادر - صاحبزادہ کی تعلیم کے نسبت کیا انتظام کیا گیا ہے

حضور پر نور - ہر علم کے لحاظ سے ایک اتالیق -

مابین اس گفتگو کے نواب وائسرائے بہادر کا بیانڈ بہت ہی سریلی تہاٹ سے ذرا ذرا وقفہ سے بج رہا تھا اور رخصت سے پہلے وائسرائے بہادر نے حضور پر نور کو شرط گاہ مین تشریف فرما ہونے کی دعوت دی تھی اور یون ارشاد فرمایا کہ شام کو شرط گاہ مین حضور سے پھر

ملاقات ہوگی۔ حضور نے ارشاد فرمایا بالضرور۔ بعدہٗ والسرائے بہادر نے فارن سکرٹری کے طرف اشارہ فرمایا۔ فارن سکرٹری نے رزیڈنٹ کو کہ امرا و اسٹاف حضور کو والسرائے بہادر کے خدمت مین پیش کرین چنانچہ رزیڈنٹ حیدرآباد نے سلسلہ وار صاحبان ذیل کو پیش کرنے لگے۔

نواب مدار المہام سرکار عالی بہادر	نواب سر خورشید جاہ بہادر
نواب داور الملک بہادر	نواب لقمان الدولہ بہادر
نواب افسر الدولہ بہادر	مولوی احمد حسین صاحب
نواب فصیح الملک بہادر	نواب اسد یاور الدولہ بہادر
نواب ناصر نواز الدولہ بہادر	نواب عثمان یار جنگ بہادر
مسٹر براؤن ایجرٹن	نواب اقبال یار جنگ بہادر
نواب افضل یار جنگ بہادر۔	

پیش کردہ مصاحبین اشرفین نذر کرنے لگے جنکی قبولیت مین والسرائے بہادر نے بمشکوری گردن خم کیا۔ جس سے یہہ بات ثابت ہوتی تھی کہ کمال مسرت سے نذر کو قبول و منظور فرمایا بعد ختم ہونے نذور کے والسرائے بہادر نے فارن سکرٹری کے طرف اشارہ فرمایا

ملازمان توشکخانہ گورنمنٹ ہند نے ایک عمدہ پاندان جسمین بہت ہی نفیس پان کے بیڑے نقروی و طلائی ورق سے لپٹے ہوے تھے حاضر کئے فارن سکرٹری نے حضور پر نور کے خدمت مین پیش کیا ۔ اعلیحضرت نے ایک بیڑا دست مبارک سے اٹھا لیا ۔ بعد ازان و ایسرائے بہادر نے اپنے ہاتھہ سے حضور پر نور اور شاہزادہ عالی تبار کے دستی پر گلاب چھڑکنے لگے مصاحبین اعلیحضرت کو ایڈیکانگ و ایسرائے بہادر پان دیئے اور گلاب چھڑکے ۔ جب سب صاحب لوگ پان لے چکے اور گلاب چھڑکا گیا تو وایسرائے بہادر اپنے کرسی سے اٹھکر اپنے معزز مہمان کو رخصت کرنے بہت ہی گرمجوشی سے ہات مین ہات ملائے ہوے لب فرش سے کتنے فاصلہ تک مشایعت فرمائے اور دم رخصت حضور سے کہنے لگے کہ کلکتہ کے مشہور مقامات و عجائب گہر و کمپنی باغ کو حضور ملاحظہ فرماکر محظوظ ہونگے ۔ حضور نے ارشاد فرمایا بالضرور دیکھونگا ۔ پہر اعلیحضرت و شاہزادہ عالی تبار وایسرائے بہادر سے مصافحہ فرماکر رخصت ہوے اور تا سواری اعلیحضرت ملٹری سکرٹری و ایڈیکانگ ہمراہ حاضر رہے اور تا فرودگاہ اعلیحضرت انڈر سکرٹری ہمراہ سواری کے تھے ۔

وقت رخصت بھی اکیس توپ کی سلامی اوتارے گئی اور گارڈ آف آنر نے بھی سلامی اوتارا قریب ڈھائی بجے کے سواری مبارک داخل قیام گاہ ہوی - وقت ایسی اعلیحضرت کے چہرہ پر نور پہ بے حد خوشی کے آثار نمایان تھے - جس سے یہ بات ثابت ہوتی تھی کہ یہ ملاقات کا اثر مفید مزاج اقدس عالی ہوا -

اعلیحضرت کا شرط گاہ مین تشریف لیجانا

ٹہیک تین بجے اعلیحضرت نے اپنے خاص چوکڑے مین سوار ہو کر میدان شرط گاہ کیطرف روانہ ہوے - سواری مبارک کے گاڑی کے آگے دو سوار اور اونکے بعد آٹھہ سوار اسکالٹس شاہی کے اور گاڑی کے سیدہے طرف کیپٹن عثمان یار جنگ بہادر فول ڈریس پہنے ہوے اور بائین طرف لفٹننٹ شاہ مرزا بیگ اور پیچھے گاڑی کے آٹھہ سوار اور اون کے پیچھے فاصلہ سے اور دو سوار اور اونکے پیچھے متصاحبین کے گاڑیان تھے -

اعلیحضرت کی سواری مین بازو پر ولیعہد بہادر رونق بخش تھے اور سامنے نواب افسر الدولہ بہادر مودب بیٹھے ہوے تھے -

جبکہ سواری بادبہاری شہر کے شاہ راہون کو طے کرتی ہوی چلی تہی جبتقدر
ناظرین شرط تہے سب کے سب اس سواری کے دیکہنے مین غرق ہوگئے
اور آوازین مرحبا صدمرحبا کے ہر طرف سے گونج رہے تھے ٹہیک ساڑہے
تین بجے سواری میدان شرط گاہ پر پہونچی - رزیڈنٹ حیدرآباد
حاضر خدمت حضور ہوکے اس مقام پر لیگئے جہان حضور پر نور واسطے
کے لئے تجویز کئے گیا تھا -

حضور پر نور رونق افروز ہوتے ہی - وایسرائے کپ کی شرط
چھوٹی جسمین نو گہوڑے تہے - چرمی نامی گہوڑا انمین سبقت لے گیا بعد
اسکے حضور پر نور بنگلہ سے نیچے تشریف فرما ہوے اور شرط کے گہوڑونکو
ملاحظہ فرماتے کلکتہ کلب کے خیمہ طرف رونق بخش ہوے - یہان خیمہ مین
نواب وایسرائے بہادر معہ اپنے لیڈی صاحبہ کے چاء نوش فرما رہے تہے
حضور و شاہزادہ کے تشریف آوری کی خبر پاکر استقبال کرکے خیمہ مین
لے آئے اور اپنے لیڈی صاحبہ کو حضور و شاہزادہ سے ملاقات
کراکر چاء نوشی مین شریک ہونے کی درخواست فرمائی - حضور قبول فرماکر
شریک چاء نوشی ہوے - اس درمیان گہوڑدوڑ کے نسبت کچھ دیر تک گفتگو رہی

بعد فراغت حضور معہ شاہزادہ عالی تبار بنگلہ پر تشریف فرما ہوے اختتام شرط پر سواری اوسی تزک و احتشام سے روانہ ہوی جیسی کے آئی تھی شوق کا بہی عجب سما تہا کہ سواری مبارک کو دیکہنے کے لئے جملہ ساکنین شہر و تماشہ بین شرط راستون پر آدٹے تہے اس قدر کثرت تہی کہ لوگ کا چلنا پہرنا دشوار ہوگیا تہا قریب شام سواری مبارک داخل کمپ ہوی ۔

ڈنر

آج ہی شب مین اعلحضرت کو نواب وایسراے بہادر نے گورنمنٹ ہوز مین مدعو فرمایا تہا آٹہہ بجے شب کو حضور پر نور و شاہزادہ عالی تبار معہ اسٹاف گورنمنٹ ہوز کو تشریف فرما ہوے سواری مبارک گورنمنٹ ہوز مین داخل ہوتی ہے نواب وایسراے بہادر کے ایڈیکان گاڑی پاس حاضر ہوکر استقبال کئے اور حضور کو ملاقاتی کمرہ مین لیگئے ۔ حضور وہان تشریف رکہے تہے کہ رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد حاضر خدمت ہوکے چند منٹ کلمہ و کلام کرتے رہے کہ ایڈیکانگان موصوفین حاضر ہوکر حضور کو دوسرے ایک مقام پرلیگئے جہان جملہ دعوتی اعزا جمع تہے تہوڑا عرصہ نہین گزرا تہا کہ لیڈی سانڈرس صاحبہ حسن گورنمبی و لیڈی صاحبہ لفٹنٹ گورنر صاحب بنگال و ایڈیکانگان نواب

وائسرائے بہادر استقبال کرکے حضور پرنور و شاہزادہ عالی تبار کو ڈنر کے میز پر لیگئے جہان نواب وائسرائے بہادر اور اونکے لیڈی صاحبہ اور کئی معزز مدعوین موجود تھے اس ڈنر مین حضور پرنور کے اسٹاف سے صرف مدارالمہام سرکار عالی و نواب امیر کبیر بہادر و نواب افسرالدولہ بہادر شریک ہوئے ڈنر آغاز ہوا اس کے اختتام پر نواب وائسرائے بہادر اپنی کرسی سے اوٹھکھڑے اور زبان انگریزی سے ایک دلچسپ تقریر محبت آمیز لہجہ مین بیان فرماکے حضور پرنور کا جام سلامتی و تندرستی نوش فرمایا۔

اسپیچ نواب وائسرائے ہند

مجھے امید ہے کہ اعلیحضرت کلکتہ کو تشریف فرما ہونے سے ضرور مسرت حاصل ہوی ہوگی اور مجھے یقین کامل ہے کہ دیگر حاضرین جلسہ کا بھی ایسا ہی خیال ہوگا جیسا کہ میرا ہے یقین ہے کہ جملہ لوگ کی دلی خواہش ہے کہ حضور نظام کا کلکتہ مین قیام اونکے لئے فرحناک ہو شہر حیدرآباد ہندوستان کے کل ریاستون مین سب سے افضل ہے اور یہہ وہ شخص ہین جو بہت سے وائسرایون کو اور نائبان سلطنت کو خود اپنے دارالسلطنت حیدرآباد مین مدعو کرتے رہے ہین مین پہلا

وایسرائے ہون جسکو اسقدر فخر حاصل ہے کہ نظام حیدرآباد کو مدعو کیا
اور اپنا مہمان بنایا مجھے کامل امید ہے کہ حضور نظام کا آیندہ زمانہ سلطنت
سراسر شادمانی وخوشحالی سے مملو ہوگا اور آیندہ نسلون کے لئے آپکا
نام مثل اون لوگون کے نام کے یادگار رہیگا جنہون سے اپنی سلطنت کو
نہایت خوشحالی بنانے مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کیا (چیرز)
اس تقریر کے اختتام پر بڑی زور سے تحسین کے آوازین گونجنے
لگے اور ساتہی اس کے نواب وایسرائے بہادر بیٹہگئے۔
حضور پرنور اوٹہکھڑے ہوکر انگریزی مین بفصاحت یون فرمانے لگے

اسپیچ اعلیحضرت حضور پرنور

یور اکسلنسی لیڈیز انڈ جنٹلمین۔
جناب نے جس نہایت مہربانی طریقہ سے میرا جام صحت
تجویز کیا ہے مین اوسکا شکریہ ادا کرنے کھڑا ہون آپکے پہلے خط مین
جو مجکو آپنے بہیجا تہا سچی دوستی اور دلی اخلاص کا کچھ ایسا اثر تہا کہ
مجکو آپسے حتی الامکان بالمشافہ ملاقات کی قربت حاصل کرنیکا اشتیاق
پیدا ہوگیا۔ اس لئے جیسی ہی کہ آپنے بذریعہ دوسرے خط کے

مجکو دعوت دی مین نے فوراً اس دعوت کو بخوشی منظور کر لیا مجھے یہہ کہنا بہت ضرور ہے کہ جو خیالات الفت آپکے خطوط نے میرے دل مین جمائے تھی کلکتہ مین اگرانمین پختگی پیدا ہوگئی ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ میرے موروثی خطابون مین کوئی خطاب اوس تاریخی خطاب سے بہتر نہین ہے جسکے سبب مجکو نہایت فخر ہے کہ مین ملکہ معظمہ کا وفادار دوست کہلاتا ہون میری دوستی تین ۳ چیز ونپر مشتمل ہے میری **دولت** میری **سپاہ** میری **خاص تلوار**۔ مین ان سبکو ہر وقت آپکے قبض و تصرف مین دینے کو تیار ہون جب کبھی آپ ملکہ معظمہ کی سلطنت کیلئے اسکو مانگین (چیرز)

خدا ملکہ معظمہ کو ہندوستان پر برکت و فیض جاری رکہنے کے لئے مدتون تک قائم رکہے۔ (چیرز)

اس پرجوش و محبت آمیز تقریر پر حضار مجلس کمال مسرت سے استقدر نعرہ ہائے آفرین و آوازہائے تحسین بلند کئے کہ کانون آواز سنائی نہین دیتا تھا۔

جب اس اسپیچ سے فراغت حاصل ہوچکی تو نواب والسرائے بہادر نے اپنے معزز مہمان حضور پرنور کو وہان لیچلے جہان ایوننگ پارٹی کے

مدعو سات سو معزز جمع تھے -

ایوننگ پارٹی

اُس دعوت کو کہتے ہین جو اقسام چاء نوشی کی ہوتی ہے

اس محفل مین منجانب لارڈ وایسرائے بہادر سات سو معزز یورپین و نیٹیو راجگان و روساء و عہدہ داران فارن آفس مدعو تھے -

یہہ مقام جہان یہہ معزز لوگ جمع تھے قابل تعریف تھا آراستگی بے حد روشنی بے انتہا کیگئی تھی سارا مکان رنگ برنگ کے پہول اور طرح طرح کے پتون سے گلزار ارم بریات کرتا تہا بہت کچھ انتظام اور بے حد اہتمام تہا باوجود اسقدر انتظام و اہتمام کے جائے تنگ است مردمان بسیار کا نقشہ تہا -

اس جلسہ مین چند باتین جو عجائبات سے تھین وہ یہہ ہین -

ممالک مغربی و شمالی راجاؤن و رئیسون کے دستار اونپر طرہ لگے ہوے اور زرین قبائین و زیورہاے جواہر نگار اقسام اقسام کے وہ دستارونکی عجب بندش و جواہرات کا زیب تن کرنا نہایت عجیب منظر تہا

اسی جماعت مین مہاراجہ کپورتھلہ و مہاراج و مہارانی کوچ بہار بھی تھے -

اور مہتر چترال جو کابل کے امیرون سے جنہون نے سرحدی جنگ مین برٹش گورنمنٹ کی مدد کی تھی شامل تھے - اس بھاری مجمع مین ہمارے ہر دلعزیز بادشاہ کا مہذب و سادہ لباس سیاہ بانات کی شیروانی جسپر آسمانی رنگ کا جی-سی-ایس-آئی-کا پٹا اور گرانڈ آف دی اسٹار آف انڈیا کا جواہر نگار تمغہ لگا ہوا فرق مبارک پر صندلی رنگ کی دستار اوسپر سنہرا کرن لگا ہوا گویا نیر اقبال سے چمک رہا ہے اس مہذب و سادگی لباس پر سب یورپین و نیٹیو جنٹلمین و لیڈیز دیدہ باندھے چشم حیرت سے چہرہ منور پر نگران اور بیساختہ زبان سے صدائے مرحبا بلند ہوتی تھی -

حضور پر نور معہ صاحبزادہ بلند اقبال اور والیسرائے بہادر اوس مقام پر تشریف فرماتے کہ جہان تمام دعوتی حاضر ہوکے اداب بجا لاکر روانہ ہون - پس ہر ایک معززنے حاضر ہوکے آداب بجا لاکر روانہ ہو جایا کرتا تہا ہر ایک شخص یہہ سعی کر رہا تھا کہ مین ہی اول جمال حضور پر نور دیکھلون اور شرف پا بوسی حاصل کرلون اسی جماعت مین اسٹاف اعلحضرت بہی شریک تہا قریب بارہ بجے کے جلسہ برخاست ہوا اور حضور پر نور رخصت ہوکر قیامگاہ طرف تشریف فرما ہوے -

۲۳ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۷ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز چہار شنبہ

چونکہ اعلیحضرت ظل سبحانی شب مین دیر سے آرام فرمائے تھے لہذا طبیعت مبارک پر کچھ کسل آنے سے کوئی نئی بات ہونے نپائی مگر حسب عادت کو اغذات ریاستی کا ملاحظہ ہوتا رہا ۔

۲۴ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۸ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز پنجشنبہ

آج دو بجے نواب لفٹنٹ گورنر بنگال و سر جان ڈوبرن بغرض ملاقات حضور پر نور تشریف فرمائے دار الامارہ حضور پر نور ہوئے ۔ اعلیحضرت نے دربار والے مکان مین ان صاحبون سے ملاقات فرمایا پندرہ منٹ تک محبت آمیز گفتگو ہوتی رہی بعدہ پھول و پان و عطر کا تواضع کیا گیا اعلیحضرت ان صاحبون کو اور اپنے ایڈیکانگ کو لئے ہوئے ریکن کمپنی کی شاپ کے طرف رونق بخش ہوئے قریب بیس منٹ کے اس شاپ کا ملاحظہ ہوتا رہا وہان سے جانس انڈہاف فوٹوگرافر کی شاپ کے طرف مراجعت فرمائے ۔ یہان اعلیحضرت کا فوٹو معہ صاحبین مذکورین لیا گیا تین بجے کے قریب سواری مبارک مختلف سڑکون پر سے گزرتی ہوئی رونق بخش دولتسرا ہوی ۔

۲۵ شعبان ۱۳۱۷ہ مطابق ۲۹ دسمبر ۱۸۹۹ء روز جمعہ

نواب وایسرائے بہادر کا باز دید کے لئے تشریف فرما ہونا

صبح کے گیارہ بجے حسب الحکم اعلیحضرت ظل سبحانی نواب مدار المہام بہادر و نواب امیر کبیر بہادر و نواب میجر افسر الدولہ بہادر و نواب اور الملک بہادر بغرض استقبال نواب وایسرائے ہند گورنمنٹ ہوز کو روانہ ہوے - فارن سکرٹری اور ایڈیکانگ لارڈ صاحب بغرض استقبال ان نوابون کے گاڑی تک آئے اور ان کو لارڈ صاحب کے کمرہ مین پہونچا کر لارڈ صاحب کے پیش کئے - لارڈ صاحب ہمراہ ان نواب صاحبان کے معہ اپنے اسٹاف دارالامارہ شاہی کو روانہ ہوے -

اسمائے گرامی اسٹاف لارڈ صاحب

سر ولیم کنگم فارن سکرٹری	مسٹر لارنس پرایوٹ سکرٹری
مسٹر بیرنگ ملٹری سکرٹری	کپٹن وڈ انڈر سکرٹری
کپٹن بیکر کار ایڈیکانگ	کپٹن ناکس

دروازہ دارالامارہ حضور پرنور پر منجانب گورنمنٹ آف انڈیا کے سو سوار نیٹو انفنٹری کے بغرض ادای سلامی صف بستہ استادہ تہے

ٹہیک ڈیڑھ بجے نواب وایسرای بہادر معہ اسٹاف داخل دارالامارہ شاہی ہوئے۔ معًا گارڈ مذکور نے سلامی اوتارا اور ۳۱ توپ سلامی کے سر ہوئے حضور پرنور نے بالاے سیڑہیوں تک استقبال کر کے لارڈ صاحب کو لیا اور اوسی مقام پر باہمدیگر مصافحہ کئے اور اپنے معزز مہمان کو لئے ہوئے خوشی کے ساتھ خرامان خرامان چلے سیدہے بازو اپنے معزز مہمان کو بٹھلائے اور صاحبان اسٹاف لارڈ صاحب نے اپنے اپنے مدارج کے کرسیونپر جلوس فرمایا بائین بازو پر اعلحضرت کے اعلحضرت کا اسٹاف حسب سلسلۂ ذیل بیٹھا تہا۔

شاہزادہ عالی تبار	رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد۔
نواب مدار المہام سرکار عالی	نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر
نواب داور الملک بہادر	نواب افسر الدولہ بہادر
مولوی احمد حسین صاحب پولٹ سکرٹری	نواب فصیح الملک بہادر
نواب لقمان الدولہ بہادر	نواب اسد یاور الدولہ بہادر
نواب ناصر نواز الدولہ بہادر	نواب عثمان یار جنگ بہادر
نواب افضل نواز جنگ بہادر	مسٹر برٹن ایجرٹن۔

نواب اقبال یار جنگ بہادر   حکیم بادشاہ علی صاحب

عالیجناب نواب وایسرائے بہادر و عالیجناب حضور پرنور کے مابین بعد

خیر و عافیت پرسی کے سلسلہ تقریر حسب ذیل آغاز ہوی۔

وایسرائے بہادر۔ کل کی گہوڑ دوڑ آپنے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔

حضور پرنور۔ ہان مین نے دیکہا واقعی مین اچہی تہی۔

وایسرائے بہادر۔ ہر ہفتہ مین ایک شنبہ کو اپنی دخانی کشتی مین بارک پور

جو سمت سمندر ہے بغرض تفریح مین جایا کرتا ہون اگر حضور بہی سیر فرماوین

تو باعث خوشنودی خاطر ہوگا۔

حضور پرنور۔ مین نہایت خوشی سے بوقت فرصت کسی شام کو

بالضرور آپکی کشتی مین سوار ہوکے دریا کی سیر کرونگا۔

وایسرائے بہادر (منجانب اسٹاف اعلیحضرت ملاحظہ فرماکر) عالیجناب کے

اسٹاف کا یونی فارم ڈریس اور افسرون کے وردئین قابل تعریف ہین

کیا یہہ ڈریس ڈیوڑہی مبارک کے خیاطون کا تیار کیا ہوا ہے یا یوروپین

خیاطون کا۔

حضور پرنور۔ بعض نیٹیو اور بعض یوروپین خیاطون کا تیار کیا ہوا ہے

وایسرائے بہادر۔ حضور کا اسم مبارک نظام صحیح ہی یا نظام۔

حضور پر نور۔ نظام صحیح ہے مگر غلطی سے نظام کہا کرتے ہین

وایسرائے بہادر۔ حضور کو ملازمین کیا کہا کرتے ہین۔

حضور پر نور۔ حضور یا سرکار کہا کرتے ہین۔

وایسرائے بہادر۔ حضور کلکتہ کے مشہور مقامات کو ملاحظہ فرمایا ہے۔

حضور پر نور۔ ابہی تک تو نہین مگر کل عجائب گہر اور کمپنی باغ کو جانیکا ارادہ ہے۔

بعد اس گفتگو کے اعلیحضرت نے اپنے اسٹاف طرف اشارہ فرمایا کہ نذرین پیش کرین۔ رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد نے ہر ایک نذر گزار کا نام و عہدہ بتلا کے نذر پیش کرانا شروع کئے جب نواب افسرالدولہ بہادر کا نام لیا گیا تو لارڈ صاحب نے یہہ ارشاد فرمایا۔

وایسرائے بہادر۔ افسر جنگ کو افسرالدولہ کیون کہا کرتے ہین۔

حضور پر نور۔ دولائی کا خطاب مین نے دیا ہے۔

والیسرائے بہادر - کونسا خطاب کس خطاب سے بڑھا ہوا ہے -

حضور پر نور - دولائی کا خطاب جنگی سے بڑھا ہوا ہے -

والیسرائے بہادر - جنگی کا خطاب شاید پہلے تہا بعدہ دولائی کا دیا گیا -

حضور پر نور - ہان -

بعد اختتام نذور نواب والیسرائے بہادر رخصت ہونا چاہیے - اعلیحضرت نے دست مبارک سے اپنے معزز مہمان کو پان و پہول و عطر سے تواضع فرمایا - ہمراہیون کو مدار المہام بہادر نے تواضع کیا جب رخصت ہونے لگے - اعلیحضرت ظل سبحانی اپنے معزز مہمان کی مشایعت کے لئے کچھ دور تک ہمراہ تشریف فرما ہوے - دم واپس مصافحہ فرمایا - اسوقت نواب والیسرائے بہادر نے حضور پر نور کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا - جو صاحب لوگ کہ میرے استقبال کے لئے بہیجے گئے تہے پہر اون کو حضور گورنمنٹ ہوز تک آنیکی تکلیف ندین حضور نے قبول فرمایا - آج ہی کے روز حضور پر نور کمال مسرت کے ساتہہ دریا کے کنارہ تشریف فرما ہوکر ہوا خوری فرمائے -

۲۶ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۳۰ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز شنبہ

نواب وایسرائے بہادر سے حضور پر نور کی پرایوٹ ملاقات

اعلیحضرت ظل سبحانی معہ اپنے ایڈیکانگ نواب افسرالدولہ بہادر بوقت گیارہ بجے دن کے گورنمنٹ ہوز کو تشریف فرما ہوئے سواری مبارک داخل ہوتے ہی گارڈ آف آنر نے سلامی اوتارا۔ ایڈیکانگان نواب وایسرائے بہادر گاڑی پاس حاضر ہوکے حضور کا استقبال کر لیچلے۔ زینہ مکان پر مسٹر لارنس پرایوٹ سکرٹری حاضر ہوکر استقبال کئے اور حضور پر نور کو وایسرائے بہادر کے ملاقاتی کمرہ تک پہونچا کر خود اور معہ اسٹاف کے باہر ہی ٹہیرے رہے جب گفتگو فیمابین حضور پر نور و نواب وایسرائے بہادر آغاز ہوئی تو مسٹر لارنس صاحب پرایوٹ سکرٹری تقرب کا شرف حاصل کئے کامل نصف گہنٹہ تخلیہ رہا بعد ازاں اعلیحضرت و سکرٹری موصوف مسرت کیساتھ برآمد ہوئے اور سکرٹری صاحب نے اعلیحضرت کو گورنمنٹ ہوز کے تصاویر کا ملاحظہ کرایا اور حضور ملاحظہ کرتے رہے تہوڑی دیر بعد اعلیحضرت سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ سکرٹری صاحب موصوف اعلیحضرت سے عرض کیا کہ حضور کا ایک فوٹو مجکو مرحمت ہو اعلیحضرت نے نواب افسرالدولہ بہادر کو

ارشاد فرمایا - ایک فوٹو ہماری دستخط لیکر روانہ کردینا -

قریب دوبجے کے سواری مبارک داخل دولتسرا ہوی -

اعلیحضرت کا دوبارہ شرطگاہ مین تشریف فرما ہونا

ساڑہے چاربجے اعلیحضرت معہ اسٹاف شرطگاہ کو تشریف فرما ہوے بعد ملاحظہ شرط قریب شام سیر سمندر کے لئے سواری بادبہاری روانہ ہوی اور سات بجے شب کو داخل محل شاہی ہوے -

آج ہی شام کو بحکم اقدس اعلے نواب ممتاز یار جنگ بہادر کو بنارس روانہ ہوے باین غرض کہ راجہ صاحب بنارس نے جو حضور کو مدعو کیا ہے وہان کے ضروری انتظامات وغیرہ کی کیفیت پیش کرے اور وقت فیوز سواری مبارک اسٹیشن بنارس پر حاضر رہے

۲۷ رشعبان ۱۳۱۶ء مطابق ۳۱ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز یکشنبہ

نوبجے دن کے سواری مبارک بملاحظہ میوزیم کلکتہ (عجائب خانہ) روانہ ہوی - یہہ ایک مشہور مقام مقامات کلکتہ سے ہی جسکا ذکر نواب والیسرائے بہادر نے عند الملاقات حضور سے کیا تھا - یہان اکثر بری وبحری چرند وپرند ومردہ جانور اور اونکے ہڈیان معہ

دیگر عجائبات موجود ہین (یہ ایک عجیب مقام ہے اسکو عجائب خانہ کہنا صحیح ہے) جسوقت سواری مبارک عجائب خانہ مین داخل ہوی۔ وہانکا انتظام قابل تعریف تہا۔ بعد ملاحظہ عجائبات وقت مراجعت اعلیحضرت نے پانسو روپیہ انعام ملازمین میوزیم کو دینے کے لئے حکم فرمایا۔ اور یہان سے سواری بادبہاری قریب ساڑہے دس بجے کے جانب زولاجیکل گارڈن کو (کمپنی باغ) روانہ ہوی۔ اس باغ کے عجائبات وانتظام وعمدگی کو اعلیحضرت نے ملاحظہ فرماکر نہایت ہی پسند فرمایا۔ اور وقت مراجعت تین ہزار روپیہ انعام وہان کے ملازمین کو دینے کے لئے ارشاد فرمایا۔ ایک بجے کے قریب سواری مبارک داخل دولتسرا ہوی۔ (یہ کمپنی باغ ایک مشہور مقام ہے جسمین سب طرح کے جانور نہایت خبرداری اور کمال درستگی سے رکہے ہوے ہین اور اقسام اقسام کے پہولون کے کونڈے قرینہ سے چنے ہوے اور نادر نادر درخت لگائے گئے ہین۔ کوئی شخص اس باغ کی سیر کرنا چاہا تو فی کس دوانہ محصول اور فی گاڑی ایکروپیہ دینا ہوتا ہے)۔

مہاراج کوچ بہار کی ملاقات

تین بجے مہاراج کوچ بہار معہ فرزند حصول شرف ملاقات

دولتسرائے اعلیحضرت پر تشریف لائے - اعلیحضرت دربار والے مکان مین معہ
اسٹاف برآمد تہے نواب افسر الدولہ بہادر اڈیکانگ استقبال کرکے مہاراج
موصوف کو بارگاہ اقدس مین حاضر کئے - ۵ امنٹ تک باریاب رہے
دم رخصت راجہ صاحب کا تواضع عطر و پہول وہان سے کیا گیا راجہ صاحب
بکمال مسرت سے اعلیحضرت کے محاسن اخلاق کی تعریف فرماتے ہوے
رخصت ہوے -

مسلمانان کلکتہ کے جانب سے ڈپوٹیشن کا پیش ہونا

ساڑہے تین بجے ایک ڈپوٹیشن جسمین چالیس ممبر معززین
سے تہے معہ سکرٹری عبد الرحمان صاحب برسٹر ایٹ لا کے حاضر ہوے
اعلیحضرت دربار والے مکانمین معہ اسٹاف برآمد تہے - نواب افسر الدولہ بہادر
ایڈیکانگ نے سکرٹری موصوف کو پیش گاہ اقدس مین حاضر کیا بعدہ
ہر ایک ممبر یکے بعد دیگرے آداب کا شرف حاصل کرتے ہوے سکرٹری کے بازو
صف بستہ ہونے لگا اور ادائے آداب سے پہلے سکرٹری انکا نام معہ عہدہ پیشگاہ
اقدس مین عرض کرتے تہے - بعد شرف آداب جملہ ممبر جمع ہو چکے سکرٹری نے
ایک تقریر منجانب ممبران انجمن کے پیشگاہ اقدس مین یوں عرض کی کہ اعلیحضرت ظل سبحانی کی

تشریف آوری سے اس ملک کے تمام مسلمانون کو دلی خوشی حاصل ہوی اور سب مسلمان حضور کے ازدیاد عمر و دولت کے لئے دعا کرتے ہین۔

اعلیحضرت ظل سبحانی سکرٹری سے یون ارشاد فرمانے لگے۔

حضور کے طرف سے ممبران سوسائٹی کو کہا جائے کہ حضور کو ان کے ملاحظہ سے نہایت خوشی حاصل ہوی اور حضور امید کرتے ہین کہ اونکی سوسائٹی جس بنا پر قائم کیگئی ہے اسمین انکو پوری پوری کامیابی حاصل ہوگی بعد اتمام تقریر دلپذیر سب ممبران سوسائٹی آداب بجا لاکر شادان و فرحان روانہ ہوے۔

دوسرا ڈپوٹیشن کا پیش ہونا

ڈپوٹیشن مسلمانان کلکتہ روانہ ہوتے ہی اور ایک ڈپوٹیشن جو منتظر باریابی کہڑا تہا جسکے سکرٹری نواب امیر حسن خان بہادر تہے اوسکو نواب افسر الدولہ بہادر ایڈیکانگ نے حضور اقدس مین پیش کیا اول سکرٹری صاحب آداب بجا لانے کا شرف حاصل کئے بعدہ ہر ایک ممبر کا نام معہ عہدہ لینے لگے تا ممبر حضور پرنور کے پیشگاہ مین آداب کا شرف حاصل کرین ہر اک ممبر حاضر پیشگاہ ہو کر آداب بجا لاتے ہوی سکرٹری کر باز وصف بستہ ہونے لگا

بعد جمع ہونے ممبرون کے نواب حیات محمد خان بہادر سی۔ ای۔ آئی نے
ممبران انجمن کے طرف سے ایک دلچسپ تقریر دربارہ خیر مقدم حضور پرنور کے
عرض کرنے لگے۔ اعلیحضرت ظل سبحانی اُس پر جوش و مسرت آمیز
الفاظون کو سماعت فرماکر ایسے ہی محبت آمیز الفاظون مین اوسکا
جواب ادا فرمائے جس سے وہ لوگ اپنی کامیابی پر نہایت ہی خرمی کیساتھہ
آداب عرض کرکے روانہ ہوے۔

تیسرا ڈپوٹیشن منجانب علیگڈہ کالج

ساڑہے چار بجے منجانب کالج مذکور ایک ڈپوٹیشن حاضر ہوا
جسکے سکرٹری مولوی میر مہدیعلیخان محسن الملک بہادر تہے۔ نواب
میجر افسر الدولہ بہادر ایڈیکانگ نے سکرٹری موصوف کو اعلیحضرت مین
باریاب کرایا۔ سکرٹری صاحب پیشگاہ اقدس مین حاضر ہوکر اداب بجا لانیکا شرف
حاصل کئے اور بعدہ ہراک ممبر کا نام پکارنے لگے تا وہ اداب کا شرف حاصل کرین
اسیطرح ہریک ممبر حاضر ہوکر اداب بجالاکر سکرٹری کے بازو صف بستہ ہونے لگا بعد جمع ہونے ممبرون کے
سکرٹری موصوف نے ایک دلچسپ تقریر پیشگاہ اعلیحضرت مین عرض
کرنے لگا جسکا خلاصہ یہہ ہے۔

خلاصہ تقریر محسن الملک بہادر سکرٹری

علیگڈہ کالج کا باغ خاص اعلیحضرت ظل سبحانی کا لگایا ہوا ہے اور حاضرین کا معروضہ بھی یہی ہے کہ حضور پر نور کا لگایا ہوا باغ ہمیشہ کیلئے سرسبز و شاداب رہے اور اوسکے آئندہ کی ترو تازگی کے لئے کالج کے ٹرسٹی ہر طرح کوشش کرتے ہین بعد اس تقریر کے جلسہ برخاست ہوا ممبران آداب بجالا کر روانہ ہوے۔

حضور ظل سبحانی کا دریا کی سیر فرمانا

ساڑہے پانچ بجے اعلیحضرت ظل سبحانی اپنے اسٹاف کے ساتھ دریا پر رونق افروز ہوے۔ پیشتر ہی سے دُخانی کشتی کا بند و بست رو اینڈ کمپنی سے کیا گیا تہا وہ حاضر تہی حضور پر نور معہ اسٹاف اوس کشتی مین سوار ہوے اور کپتان کشتی حسب الحکم حضور پر نور لنگر اُٹہا کر کشتی کو دریا مین اون سارے جہازات کی سیر کراتے ہوے جو لنگر انداز تہے جنمین ایک جنگی جہاز بہی شامل تہا روان کیا۔

حضور پر نور کی کشتی جب سیدہے طرف کو ہو چلی روبرو سے ایک اور کشتی آتی ہوی معلوم دی اور وہ کشتی سیدہی بازو سے حضور پر نور کے

گزر گئی ۔ اس کشتی مین لارڈ وایسرائے بہادر معہ اسٹاف و لی بخش تہے (نواب وایسرائے بہادر ہر یکشنبہ کو اپنی دخانی کشتی پر سوار ہوکے بارک پور تک دریا کی سیر فرمایا کرتے ہین ۔ کیونکہ آج اتوار کا روز تہا سیر سے واپس آرہے تہے اس سیر کا ذکر نواب وایسرائے بہادر نے عند الملاقات حضور سے فرما چکے تہے) ساڑہے چہہ بجے تک اعلیحضرت نے دریا کی سیر فرماتے رہے بعد ازان کشتی کو کنارے پر لانیکے لئے حکم ہوا حسب الحکم کشتی کنارے پر لنگر انداز ہوئی مبلغ پانسو روپیہ کپتان کشتی کو انعام دینے کے لئے حکم پیشگاہ اقدس سے صادر ہوا ۔ سات بجے کے قریب سواری مبارک داخل دولتخانہ ہوئی لب دریا کا انتظام قابل تعریف تہا ۔ سواری مبارک دیکہنے کے لئے دیوڑہی مبارک سے تا لب دریا دور استہ خلق کا اژدہام تہا ۔

۲۸ شعبان ۱۳۲۰ھ مطابق غرہ جنوری ۱۹۰۳ء روز دوشنبہ

مراجعت اعلیحضرت ظل سبحانی از کلکتہ

اعلیحضرت ظل سبحانی کا قصد تہا کہ کشتیونکا پل بہی جو دریائے ہوگلی پر باندہا گیا ہے اوسکو ملاحظہ کریے (چونکہ یہہ بندش عجائبات روزگار سے ہے) مگر کثرت کار سے ایک منٹ کی بہی فرصت

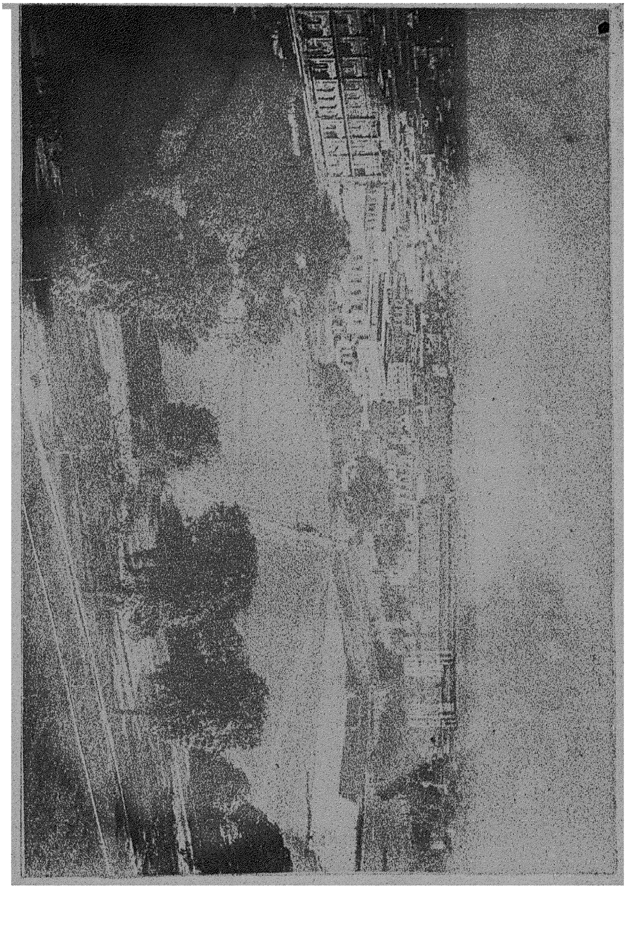

فصیح بولتی اور اکثر راجہ صاحب کے ہمراہ لندن کی سیر کرچکی ہین جس سے اخلاق وطرز تقریر و بول چال و حرکات و سکنات بالکل لندن کی لیڈیون سی کرتی ہین) بعدہ راجہ صاحب اور اونکے فرزند و رانی صاحبہ اعلیحضرت ظل سبحانی کی خیر مقدم کی خوشی ظاہر فرمائے اور عزت بخشی کا شکریہ ادا فرمای اور دم رخصت گاڑی تک مشایعت کیئے۔

میوزم یعنے عجائب خانہ کو سواری مبارک کا جلوہ افروز ہونا

ٹہیک دو بجے سواری مبارک میوزیم کو روانہ ہوی بیس منٹ تک عجائبات کا ملاحظہ ہوتا رہا پہر وہانسے مراجعت فرمائے۔

سواری مبارک کا جالنسن انڈ ہاف فوٹو گرافر کی شاپ کو رونق بخش ہونا

سواری بادبہاری عجائب خانہ سے واپس ہوتے ہی اس فوٹو گرافر کی شاپ مین داخل ہوی - اعلیحضرت اول نوشابہ مادیان پر سوار ہوکے فوٹو لینے کے لئے حکم فرمائے بعدہ اڈمرل اور رعد گہوڑون پر سوار ہوکے فوٹو لئے - قریب تین بجے کے سواری مبارک قیام گاہ پر رونق افروز ہوی -

حضور پرنور کا نواب وایسرائے بہادر کی دخانی کشتی پر سے سمندر کی سیر فرمانا

سواری مبارک معہ اسٹاف ٹہیک ساڑہے پانچ بجے لب سمندر روانہ ہوی۔ چونکہ آگے ہی سے منجانب نواب وایسرائے بہادر انتظام ہوچکا تہا کشتی جسکا نام ماڈ تہا۔ تیار وحاضر تہی سواری پہنچتے ہی کپتان کشتی تیار حاضر ہوکے بکمال ادب آداب عرض کیا۔ حضور پرنور وصاحبزادہ عالی معہ اسٹاف سوار ہوے (کشتی نہایت خوبصورت تہی اوسکا طول قریب چالیس گز کے تہا۔ سطح کشتی پر متعدد کرسیان دہرے تہے اور کپتان کشتی کی اوپر ہی ایک علیحدہ جگہہ بنی ہوی تہی جسپر سے کشتی کو چلاتا تہا۔ کمرے نہایت سجے سجائے تہے) اور لنگر اوٹہانے کے لئے حکم صادر ہوا کشتی روان ہوی اور اس اثنامین حضور کمرون وغیرہ کا ملاحظہ فرماتے اور سیر کرتے رہے اور قریب سات بجے حسب الحکم حضور پرنور کشتی کنارہ پر لنگر انداز ہوی اور وقت واپسی مبلغ پانسو روپیہ کپتان کو انعام دینے کے لئے حکم صادر ہوا۔ ساڑہے سات بجے سواری مبارک داخل محل شاہی ہوی۔ اسیوقت حسب الحکم بقیہ سامان اسٹیشن پر روانہ ہونے لگا

حضور پر نور کی مراجعت فرمائی پر عام الفت کا اظہار

شہر بہر مین مشتہر ہو گئی تہی کہ آج شبکو حضور پر نور کی سواری بادبہاری روانہ ہوتی ہے اس پر باشندگان کلکتہ شام ہی سے راستون پر جمع ہونا شروع ہوے۔ محلسرا سے اسٹیشن ہوڑہ تک دورویہ لوگ اسقدر جمع ہوگئے تہے کہ تحریر سے باہر۔ ہر چند کہ پولس کا بے حد انتظام تہا مگر اون لوگون کے شوق کے روبرو سب بیکار ۔ نو بجے شبکو اعلیحضرت ظل سبحانی معہ شاہزادہ والاتبار و اسٹاف سوار ہو کر اسٹیشن کے طرف روانہ ہوے راستونپر لوگونکی کثرت ہونے سے گاڑہی مبارک کو بالکل آہستہ چلانے کے لئے حکم ہوا اسوقت کا ہی عجیب سما تہا مسلمانون کے حسرت بہرے دلون کے بے ساختہ دعائین ساتہی اوسکے خداحافظ و ناصر کے نعرے اور امام ضامن ثامن کے سپرد کرنا جس سے ہمارے ہر دلعزیز رعایا پرور عدل گستر کی ہر دلعزیزی کا پورا پورا ثبوت ہویدا تہا بہ لحاظ ہجوم مردم و کثرت خلایق سواری بادبہاری آہستہ آہستہ قریب دس بجے کے اسٹیشن پر رونق افروز ہوی اسپیشل ٹرین تیار تہا حضور پر نور و شاہزادہ عالی تبار و اسٹاف زینت بخش ٹرین ہوے

قریب گیارہ بجے کے ٹرین مارچ ہوا۔

۲۹ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۰۰ء روز شنبہ

سواری مبارک کا فائز بنارس ہونا

چونکہ مہاراجہ صاحب بنارس نے اعلیحضرت ظل سبحانی سے رونق بخش بنارس ہونے کی استدعا کی تہی اور اپنا مدعو کیا تہا اور اعلیحضرت کی ذات ستودہ صفات جو سراسر مجسم اخلاق حسنہ ہے اس دعوت کو قبول فرمایا۔ اور تاریخ رونق بخشی بہی قرار دے گئی (یعنی ۲ جنوری چہہ بجے شام کے) آج وہی روز و تاریخ تہی مگر کسی وجہ سے گاڑی لیٹ ہوکر بجائے چہہ بجے کے ۹ بجے شب کو ٹرین پہونچی شب ہونیکے لحاظ سے اعلیحضرت گاڑی ہی مین استراحت فرمائے اکثر اعزا و امرا و عہدہ داران شہر بنارس اسٹیشن پر بہر استقبال حاضر تہے۔

آج ہی کی تاریخ و روز مین نواب مدار المہام بہادر و نواب سر خورشید جاہ بہادر کا اسپیشل ٹرین کلکتہ سے روانہ ہوا۔

غرہ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ مطابق ۳ جنوری ۱۹۰۰ء روز چہارشنبہ

آج صبح مین مہاراجہ صاحب بنارس معہ اسٹاف و پولیٹیکل ایجنٹ

بغرض استقبال حضور پر نور حاضر اسٹیشن ہوے اعلیٰحضرت ظل سبحانی
بر آمد ہوتے ہی مہاراجہ صاحب بہادر نے پیش قدمی کرکے دست بوسی کا شرف
حاصل کیا بعدہ سب حضار نے آداب بجا لایا۔ کارڈ آف آنر نے سلامی اوتارا
حضور پر نور و شاہزادہ عالی تبار ایک سواری پر رونق بخش ہوے اور راجہ صاحب
موصوف ہمراہ رہے اور سواری مبارک محل معینہ پر جلوہ افروز ہوی
بہت دیر تک راجہ صاحب موصوف حضور پر نور کے خدمت مین حاضر رہے
اور خیر مقدم کا شکریہ ادا فرماکر روانہ ہوے۔ ٹہیک پانچ بجے بازدید کیلئے
حضور پر نور رام نگر مین جہان راجہ صاحب کا مسکن ہے تشریف فرما ہوے
سواری مبارک داخل ہوتے ہی راجہ صاحب معہ اپنے فرزند و اسٹاف کے
گاڑی تک استقبال کرکے لیچلے اور مسند شاہی پر بٹہلاے۔ قریب
نصف گہنٹہ گفتگو ہوتی رہی آٹہہ کے قریب رخصت ہوکے کمپ کو واپس
آئے اور دس بجے سواری مبارک بغرض روانگی اسٹیشن پر فائز ہوی
اسٹیشن پر ایڈیکانگ مہاراجہ بنارس و ندسٹری پرشاد سنگہ اور دیگر
معززین حاضر تہے۔ سواری کے رونق افروزی پر جو ہجوم
باشندگان بنارس کا تہا علےٰ ہذا اوسیطرح پر دو طرفہ راستو نپر کثرت

خلایق جمع تھی اور اسٹیشن پر بھی ۔

اسٹیشن پر ایڈیکانگ نے کو بے حد انتظام کیا تھا جسپر حضور پر نور مسرور ہوے ۔ گیارہ بجے شب کو ٹرین بنارس سے روانہ ہوی ۔

آج ہی کی تاریخ مین اور تیسرا اسپیشل کلکتہ سے چھوٹا جسمین بگھی خانہ کا سامان اور گھوڑے معہ نوخرید گھوڑون کے تھے ۔

۲ ۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ

آج اعلحضرت کا قیام ریل ہی مین رہا ۔

اور آج کا روز چوتھا اسپیشل ٹرین کلکتہ سے نکلا جسمین سواری کے بگھیان اور پلٹن کے جوان سوار تھے ۔

۳ ۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز جمعہ

آج بھی اعلحضرت کا قیام ریل ہی مین رہا ۔

۴ ۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۶ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز شنبہ

آج اسٹیشن ڈون سے ٹرین روانہ ہو کر قریب دو بجے کے کلالی اسٹیشن پر پہنچی اور یہان باین غرض ٹھیرے رہی کہ بمبئی جانیوالی میل ٹرین جو رائچور سے نکلی ہوی تھی وہ یہان سے گزر جائے ۔

عموماً ہر ایک اسٹیشن پر متعدد لین ہوا کرتے ہین تا ایک گاڑی ایک لین پر کھڑے رہے اور دوسری آنیوالی دوسرے لین پر سے گزر جائے ایسا ہی اعلیحضرت کا اسپیشل ٹرین ایک علیحدہ لین پر ٹہرا تھا اور وہ میل ٹرین جو بمبئی جانیوالی تھی اوسکے گزر کے لئے علیحدہ لین مقرر کئے گئی - اور اس کی اطلاع آنیوالی میل ٹرین کے کارڈ کو بھی بلحاظ قواعد دیدیگئی تھی بہ بنائے اس کے انجن چلانیوالے نے حسب الحکم گارڈ کے گاڑی کو سیدہے لے آنے لگا حتے کہ کلالی اسٹیشن تک وہی پوری رفتار سے انجن چلا رہا تھا باین وجہ کہ اسٹیشن مذکور پر میل ٹرین نہین روکا کرتی تہی سیدہے چلا جایا کرتی اسی تیز رفتار سے آنے لگا - پائنٹ میان (اوس شخص کو کہتے ہین جو ایک لین پر کی گاڑی دوسرے لین پر کرنیکا کام کیا کرتا ہے) سے اور اسٹیشن ماسٹر سے شاید کچھ نا اتفاقی تہی عمداً اوس نے آنے والی ڈاک گاڑی کو اسی لین پر لے لیا جس لین پر حضور پر نور کا اسپیشل ٹرین کہڑا ہوا تہا مگر فضل خدا شامل حال تہا اور مسلمانون کے دعا کا اثر اور حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ کے مدد سے تصادم ہونے نہ پایا اکثر لوگ جو ٹرین آنے والی کو حضور پر نور کے ٹرین کے

مقابل دیکھکر ایک ہنگامہ بر پا کر دیا اور بہت سارے جوانمرد ریل سے
کود پڑے - مگر ہمارا ہر دلعزیز جوانمرد رستم ثانی بادشاہ معہ شاہزادہ
عالی تبار ان لوگ کے حرکات دیکھتے اپنی جگہہ سے جنبش تک نہین کئے موجودہ
لوگون کے شور و غل اور اسٹیشن ماسٹر کے ہاتون کے اشارون پر
آنے والی ٹرین گاڑی کے ہانکنے والینے بڑی استادی سے بمشکل
تمام دس قدم کے فاصلہ پر اپنے گاڑی کو روک لیکر دوسرے لین پر واپس
لے گیا (خدایا تو اس شاہ و شاہزادہ کی صد ہا سال کی عمر کر اور ہمیشہ
اپنے حفظ و امان مین رکھ - اور ہر ایک آنی والی بلا کو ان کے دشمنون پر
ڈال آمین صد آمین) (فوراً اسٹیشن ماسٹر اور پائنٹ میان کو پولس نے
اپنی حراست مین لے لیا بعد تحقیقات اسٹیشن ماسٹر کو چھے ماہ کی سزا
اور پائنٹ میان کو تین سال کی قید سخت کی سزا ملی فعل عمد پر اس قدر
قلیل سزا عجب کا مقام ہے) انجن ہانکنے والے کو اس اوستادانہ کارروائی
پر حضور پر نور نے بہت کچھ انعام سے سرفراز فرمایا ٹھیک تین بجے
یہان سے اعلحضرت کا اسپیشل ٹرین مارچ ہوا -

اسٹیشن گلبرگہ پہ اعلیحضرت کا ٹرین پہنچنا اور وہان کے حالات

آج ٹہیک چار بجے دن کے اعلیحضرت کا اسپیشل ٹرین اسٹیشن گلبرگہ پر پہنچا جملہ عہدہ دار و صوبدار صاحب معززین گلبرگہ و وکلا پلیٹ فارم پہ کمر بستہ حاضر تہے اسٹیشن کی آراستگی قابل تعریف تھی جس سے مولوی عبد الباقی صاحب صوبدار کے روشن دماغی کا پورا پورا ثبوت ٹہیک پڑتا تہا بالائے مکان اسٹیشن رنگین پہریرے نصب تہے اور اسٹیشن مین بہت ہی عمدہ قیمتی بانات کا فرش کہنچا ہوا تہا جب اسپیشل ٹرین اسٹیشن پر آ رکا فوراً نواب افسر الدولہ بہادر حضور پرنور کے ڈبہ پر حاضر ہوکے عرض کئے ادائے آداب کے لئے جملہ عہدہ دار دست بستہ حاضر ہین اس معروضہ کے ساتہی اعلیحضرت ترکی لباس مین ڈبہ سے پلیٹ فارم پر رونق افروز ہوے اور جملہ حضار کا سلام بہت ہی کشادہ پیشانی و مسرت کے ساتھ لئے جس سے جمع شدہ لوگ اپنے اس کامیابی پر جامون مین نہین سماتے تہے اور دل اونکے باغ باغ ہوگئے پندرہ منٹ تک اعلیحضرت جلوہ افروز رہکر ڈبہ مین تشریف فرما ہوے پہر ٹرین کو دہیمی دہیمی حرکت ہوی

اور اوس مقام پر جاکے ٹہری جہان پہلے سے ٹہرنے کے لئے تجویز کیگئی
تھی یہہ مقام بہی بہت ہی عمدہ طور پر آراستہ کیا گیا تہا اور جہان ٹرین
ٹہری رہی وہان کپڑے کا سائبان تانا گیا تہا اور سرخ کپڑے کی جہالر لٹکی
تہی بالائے چہت رنگین پہریرے لگائے گئے تہے جسکے نیچے حضرت مائل کے
لکہے ہوے عمدہ عمدہ قطعات و تواریخات خیر مقدم مین حسب ذیل آویزان تہے

قطعات مائل

اہل گلبرگہ پہ اب بڑی ہین شہ کے نگہین ÷ کیون نہ قربان ہو اک اک کی نظر آنکہونپر
ہی یہی زمزمہ ہر ہر کہ زبانپر مائل ÷ قدم حضرت آصف میرے سر آنکہونپر

دیگر

تار و پود نظر حور و پری فرش مین ہے ÷ آصف وقت سلیمان زمن آتے ہین
ہیچ گلبرگہ مین جنت کا چمن یا اللہ ÷ میر محبوبعلی شاہ دکن آتے ہین

دیگر

شہ کا منہ چمکے خوشی سی ہو خوشی کے منہ نازؔ ÷ چاند کو سورج بنا بین خواجہ بندہ نواز
شہ یہان جائین کرین شہ کی مدد شہ کی گلی ÷ جنکا چہرہ ہے مقدس جنکے گیسو مین دراز

اس مقام سے کچھ فاصلہ پر ایک مسجد کپڑہ کی جسمین سعت کا تانہ

اور ریشم کا بانا تھا تیار رکیگئی جسمین گنجایش تین سو آدمی نماز پڑہنے کی تہی اور

یہہ اشعار اندرون مسجد درج تھے

اشعار

گلبرگہ کے جیل کی ہر صنعت ۔ یہ کام سلیقہ سے ہوا ہے
ابریشم و پارچہ ہے اسمین ۔ کس خوبی سے اسے سیا ہے
خوش وضع بچھے ہین جانمازین ۔ چوبی ممبر بہی خوشنما ہے
اونچا اک اک منار اوسکا ۔ گویا کہ دعا کو ہاتہ اٹہا ہے
ہر ہر مسجد ہے گہر خدا کا ۔ مائل سب سے یہہ گہر جدا ہے

اور مقام ٹرین سے ذرہ سے فاصلہ پر ایک اور مقام تہا جو اعلیحضرت کے جلوہ افروزی کے لئے مقرر کیا گیا تہا جسمین بہت ہی عمدہ فرنیچر جو ایوان صوبداریسے لایا ہوا سلیقہ کے ساتہہ سجا ہوا تہا۔ ہر ایک چیز قرینہ سے رکہی ہوی تہی اور فرش نہایت ہی عمدہ قالینوں کا کہنچا ہوا اور ایک جانب مسند زرین لگائی گئی تہی ۔ اور اس مسند کے اوپر آئینہ مین یہ شعر آویزان تہا۔ ع

موقع ہو دو جہا نمین تجہے فخر و ناز کا ۔ سایہ ہو سر پہ خواجہ بندہ نواز کا

اور مقابل بہت سے خیمہ قرینہ سے نصب تھے اور اسی کے
مقابل شاہزادہ ولیعہد کے تفریح کے لئے ٹینس کورٹ تیار کیا گیا تھا اور
اس بازو پر ٹٹیان لگائے گئے تھے گھوڑے کدوانے کے لئے اور ایک بڑے
شامیانہ کے نیچے گلبرگہ محبس کا تیار شدہ پارچہ رکھا ہوا تھا جو بعد ملاحظہ حضرت
اقدس نے اوسکو خرید فرمالیا جب ٹرین مقام مقررہ پر پہنچی اعلیحضرت اقدس
ڈبہ سے نیچے جلوہ افروز ہوے اور مصاحبین کے ساتھ بہت ہی خندہ روی
وکشادہ پیشانی سے ایک ۶ صہ سے تک ٹہلتے رہے اور بیرون اسٹیشن
بگھیان سواری کے لئے تیار کہڑے تھے باین لحاظ اعلیحضرت سوار ہون
اوس روز اور دوسرے روز تک حضرت سوار نہین ہوے۔

۲۹ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز دوشنبہ

آج شام کے وقت اعلیحضرت معہ صاحبزادہ عالی تبار ہواخوری
کے لئے سوار ہوے مصاحبین و صوبہ دار صاحب و اول تعلقدار صاحب
بہی ہمراہ رکاب تھے۔ سواری مبارک اسٹیشن سے نکلتی ہی سیدہی
محبوب گلشن مین داخل ہوی بعد ملاحظہ باغ سواری مبارک جانب روضہات
ہفت گنبد روانہ ہوی۔ (یہہ وہ روضے ہین جنمین فرمارویان خاندان بہمنی

آسودہ ہین) بعد ملاحظہ سواری مبارک ٹہیک سات بجے داخل کمپ ہوئی -

۷ - رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۹ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز سہ شنبہ

آج سواری مبارک کہین نہین گئی -

۸ - رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز چہارشنبہ

آج قریب شام سواری اعلیحضرت معہ صاحبزادہ عالی تبار ہواخوری کے لئے نکلی شام کے بعد داخل کمپ ہوی مصاحبین ہمراہ رکاب تہے -

۹ - رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ

آج سواری مبارک کہین نہین گئی -

۱۰ - رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز جمعہ

آج وقت صبح اعلیحضرت مع شاہزادہ والاتبار و دیگر مصاحبین گہوڑون پر سوار جانب شہر گلبرگہ روانہ ہوئے - اکرام سرا کو ملاحظہ فرماکر جانب قلعہ شکستہ توجہ فرماکر قلعہ کو ملاحظہ فرمایا اندرون قلعہ اوس مسجد کو بہی ملاحظہ فرمایا جو شاہان بہمنیہ کی تیار کردہ تہی شکستہ حالت پر ہونے سے دو سال سے اوسکی مرمت ہو رہی ہے (یہہ مسجد بالکل

اسپین کے شہر قرطبہ کے مسجد کے نمونہ پر تیار کیگئی ہے)

بعد ملاحظہ ان سب کے سواری مبارک جانب کمپ رجوع فرمائے۔

۱۱- رمضان ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۱۹ء روز شنبہ

آج شام کے وقت سواری مبارک معہ شاہزادہ عالی تبار داستاف جانب درگاہ حضرت خواجہ سید محمد بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ بغرض زیارت روانہ ہوئی۔ سواری مبارک درگاہ پر پہنچتے ہی اعلیحضرت اترے اور باہر ہی کے دروازہ پر پیرون سے کفش علیحدہ فرمادئے (حالانکہ سارا زمانہ تا حوض جوتا پہنے ہوے آتے ہین یہان پر اعلیحضرت کی راسخ الاعتقادی کو دیکھنا چاہئے) اور نہایت ادب کے ساتھہ درگاہ شریف مین داخل ہوے۔ بعد حصول شرف زیارت سجادہ صاحب روضہ مبارک ایک قبضہ شمشیر اور تیر و کمان و یک عدد دستار بطور تبرک پیش کئے اعلیحضرت بہت ہی خوشی کے ساتھہ ان تبرکات کو قبول فرمائے اور سجادہ صاحب موصوف چند اشرفیان بطور امام ضامن کے بازوپر دست راست کے باندہین۔ یہان سے روضہ خردمین اعلیحضرت

تشریف فرما ہوئے اور یہان بھی وہی رسوم ادا ہوے جو روضہ بزرگ مین ادا ہوئے تھے - بعد اس کے دوسرے تمامی مزارین بزرگون کی زیارت فرمائے - (روضہ بزرگ وہ ہے جسمین حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ آرام فرما رہے ہین - روضہ خرد وہ ہے جسمین حضرت شاہ قبول اللہ حسینی رحمتہ اللہ علیہ نبیرہ حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ آسودہ ہین) بعد حصول شرف زیارات سواری مبارک مراجعت فرمائے کیمپ ہوئی -

آجھی کے صبح مین نواب افسر الدولہ بہادر دریافت شکار شیر مقام ہوسکہ تشریف لیگئے - مگر وہان کچھ سراغ شکار کا نہ لگنے سے واپس آکر اعلیحضرت کی خدمت مین عرض کردئے - باین وجہہ اعلیحضرت اسطرف توجہ نہین فرمائے -

۱۳ ماہ رمضان ۱۳۱۸ھ مطابق ۶ا جنوری ۱۹۰۱ء روز یکشنبہ

آج چار بجے اعلیحضرت برآمد ہوئے اور شام کے چھہ بجے تک شوٹنگ جنبک ہوتی رہی نواب افسر الدولہ بہادر ہمراہ تھے - بعد اتمام نشان اندازی اعلیحضرت نے حکم فرمایا کہ کل صبح کو ارادہ شکار کو

جانیکا ہے گہوڑے سواری کے لئے تیار رہین -

۱۳ - رمضان ۱۳۱۳ ہجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۹۶ء روز دو شنبہ

حسب الحکم دیروزہ صبح کے چار بجے سے ۱۳ گہوڑے تیار و حاضر کیگئے اور نواب افسرالدولہ بہادر فل ڈریس سے آراستہ ہوکر حاضر تہے سات بجے دن کے اعلیٰحضرت برآمد ہوے بجاے شکار کے اسپورٹس مین مشغول ہوگئے اسپورٹس مین حضرات ذیل شامل تہے -

نواب میجر افسرالدولہ بہادر	نواب عثمان یار جنگ بہادر
نواب ممتاز یار جنگ بہادر	شاہ مرزا بیگ صاحب

اور ٹٹیان ابرک کے لگائی گئی تہین جو بالکل ہی پانی کی سی معلوم دیتے تہین جس سے پہاندنے کے وقت مرکب کو دہوکا ہوتا تھا -

گہوڑے پہندوانے مین اعلیٰحضرت کی تعریف کسیطرح سے ہو نہین سکتی ادنے سی یہ بات تہی کہ جب حضور پر نور بارٹ کدواتے تہے گہوڑا بارٹ سے ایک ہاتھ ملند ہوکے پہاندتا تہا جو اس فن مین اعلے درجہ کا کمال مانا جاتا ہے -

شام کے چار بجے اعلیٰحضرت برآمد ہوے - نواب میجر افسرالدولہ بہادر

اور عثمان یار جنگ بہادر و ممتاز یار جنگ بہادر کو نین تین عدد قیمتی بندوقین عطا فرمائے اور سات بجے شب کے قیامگاہ مین تشریف فرما ہوے۔

۱۴ رمضان ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۰۶ء روز شنبہ

آج صبح کے سات بجے اعلحضرت بر آمد ہوئے شہزادہ بلند اقبال بہی ہمراہ ہو گئے۔ اسپورٹس گاہ مین تشریف فرما ہوے پہلے شوٹنگ شروع ہوی جسمین اول مرتبہ شیشے اوڑائے گئے بعد ازان کلیون کو درخت مین باندہکرا وسپر نشانہ لگائے ولیعہد بہادر بہی نشانہ اندازی فرماتے رہے جسکی تصحیح اعلحضرت خود فرماتے اور قواعد نشانہ اندازی کی تعلیم فرماتے تہے اور ساتہہی اوسکے نشانہ صحیح کی تعریف فرماتے۔ گیارہ بجے تک شوٹنگ ہوا کی۔ بعدہ جلسہ برخاست ہوا۔

اعلحضرت قیام گاہ کو تشریف فرما ہوے۔ پہر شام کے چار بجے اسپورٹس گاہ مین رونق افروز ہوے۔ پہلے ہی سے شاہزادہ والاتبار و نواب افسر الدولہ بہادر و نواب عثمان یار جنگ بہادر و نواب ممتاز یار جنگ بہادر ٹنیس کہیل رہے تہے۔

اعلحضرت بہی اسمین شریک ہو گئے۔ حضور کی پراکٹس

بھی قابل تعریف تھی چھ بجے کھیل تمام ہوا۔ مصاحبین کے ڈیرونکو ملاحظہ فرماتے ہوے سات بجے قیام گاہ مین رونق افروز ہوے اثنائے گفتگو مین نواب لقمان الدولہ بہادر ڈاکٹر سے آب و ہوا کی کیفیت دریافت فرمائے ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا آب وہوا یہان کی نہایت پاکیزہ و لطیف ہے۔ اعلیحضرت نے ارشاد فرمایا فی الواقعی میرے طبیعت کو بہت موافق آگئی ہے۔

۵ ا ء رمضان ۱۳۱۸ھ مطابق ۷ اجنوری ۱۹۰۱ء روز چہارشنبہ

صبح کے آٹھ بجے اعلیحضرت برآمد ہوے اسوقت شہزادہ والاتبار بہ سواری اسپ مینچین اکھاڑنے کی ورزش فرما رہے تھے۔ اعلیحضرت تھوڑا وقت اس ورزش کو ملاحظہ فرماتے رہے بعدہ خاصہ کے سواری کے گھوڑون کو ملاحظہ فرماکر قیام گاہ مین تشریف لیگئے کچھ دیر بعد پھر برآمد ہوکر داروغہ باورچیخانہ کو یاد فرماکر حکم دیئے کہ کل درگاہ شریف مین نیاز ہوگی پختن کا انتظام کیاجاے۔ داروغہ صاحب مذکور حکم سنکر تحصیلدار صاحب پاس آئے اور حکم اقدس کو ظاہر کئے تحصیلدار صاحب نے کہا کہ کل تک

اونیس پہلے پخت کا انتظام دشوار ہے - یہہ گفتگو یہان ہو رہی تھی کہ اعلحضرت دوبارہ برآمد ہوکر داروغہ باورچیخانہ کو یاد فرماکر ارشاد فرمایا کہ کل تک اسقدر پخت کا انتظام نہوسکیگا پرسون کے روز کے لئے تیاری کیجائے داروغہ صاحب تحصیلدار صاحب پاس آے اور حکم ثانی کو بھی کہدئے - تحصیلدار صاحب اسقدر مہلت کافی جانکر اسیوقت سے تیاری آغاز کردی اور سامان مایحتاج کو درگاہ شریف مین روانہ کرنا شروع کردئے - حاجی محمد اسمعیل صاحب تحصیلدار ایک لایق وکارگزار اور تجربہ کار آدمی ہین -

۱۶ ماہ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ

صبح کے آٹھہ بجے اعلحضرت برآمد ہوے ساتھی اس کے چانماری پر نشان اندازی شروع فرمائے بعد فراغت شاہزادہ والا تبار کے ڈبہ مین رونق بخش ہوکر دس منٹ قیام فرماکر قیامگاہ مین تشریف لیگئے -

شام کے پانچ بجے اعلحضرت برآمد ہوے اسپ صبا رفتار پر سوار ہوگئے بہت دیر تک میخین اکھاڑنے کی ورزش مین مشغول رہے

قریب سات بجے کے قیام گاہ مین رونق بخش ہوے ۔

۱۷ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۰ء روز جمعہ

نیاز کا آج پہلا دن تھا شہر بہر مین خبر مشہور ہوی کہ آج نیاز ہے اور اعلیٰحضرت کی سواری بہی درگاہ شریف مین بغرض شرکت نیاز آتی ہے بہ بنا راس کے پولس نے راستون پر اپنا پورا انتظام کردیا اور لوگ شوق دیدار مین راستون پر جمع ہونا شروع ہوے ۔

شام تک ہر دو طرف راستہ پر غول کے غول جمع ہوگئے تمامی دوکاندار اپنے اپنے دوکانون کو شیشہ آلات سے آراستہ کرکے روشنی کا انتظام کردئے ۔ سات بجے شب کے معلوم ہوا کہ اعلیٰحضرت تشریف فرما نہونگے اور نیاز شریف شروع کردیجائے ۔

لایق تحصیلدار صاحب نے فاتحہ دلوا کر غربا و مساکین کو کہانا کہلانا شروع کردیے اور عام اجازت دیدیگئی کہ جو چاہے آئین اور شریک نیاز ہووین اس نیاز مین اُنیس پلہ کا پخت تہا جسمین سولہ ۱۶ پلے کی بریانی اور تین پلہ کا مزعفر دسترخوان نہایت وسیع آراستگی کے ساتہہ دروازہ خورد کے چبوترہ پر چنا گیا تہا اور روشنی ماہی کے بتیون کی کیگئی تہی

ہر ہر شخص کے روبرو بریانی سے بہری صحنک اور بریانی کا پیالہ اور
مزعفر کی تشتری رکہی جاتی تہی اور اہتمام و انتظام مین تحصیلدار صاحب
اور مولوی محمد حید رصاحب اول تعلقدار اور فضل علی صاحب امین کوتوالی
اور مولوی عنایت اللہ خان صاحب خانساماں مشغول تہے۔

۱۸ رمضان ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۸۹۴ء روز شنبہ

آج دوسری نیاز ہوی وہی اُنیس پہلے کی پخت اور وہی کل کیطرح
کہلانے کا انتظام تہا ساڑہے سات بجے شب کے حضور پر نور معہ شاہزادہ
ولیعہد و اسٹاف درگاہ شریف مین تشریف فرما ہوے چالیس منٹ تک
قیام رہا فاتحہ سے فراغت حاصل فرما کر قریب نو بجے کے کمپ مین رونق افروز
ہوے۔ بہ نسبت کل کے آج کہانے والے لوگ کثرت سے جمع تہے بایں سبب
انتظام و اہتمام بہی بہت ہی درستگی سے کیا گیا تہا۔

۱۹ رمضان ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۸۹۴ء روز یکشنبہ

حضور پر نور ارادہ فرمائے تہے کہ آج کچہریون کا معائنہ
کرین مگر ریاستی کاروبار زیادہ ہونے سے ذری فرصت نہین ملی شب کے
آٹہہ بجے معہ شاہزادہ والا تبار و اسٹاف درگاہ شریف مین تشریف فرما ہوے

بعد فاتحہ خوانی قریب ساڑھے نو بجے کے واپس ہوے۔

۲۰ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز دوشنبہ

علے الصباح حکم اقدس صادر ہوا کہ آج کچہریون کا معائنہ ہوگا

سواری کے بگہیان تیار رہین مگر آج ہی جانا ملتوی ہو گیا۔

کسی شخص کے تار دینے سے شولاپور سے دو ڈبہ پانی کے

آگئے تہے مگر دریافت سے ثابت ہوا کیمپ مین نہ ضرورت پانی کی تہی

نہ طلب کیا گیا۔ اور آج ہی نیاز شریف کی سینت و بنہ درگاہ مین ہوی اور وہی

انتظام و اہتمام سے کہلایا گیا۔

سہ پہر مین مولوی احمد حسین صاحب پرائیوٹ سکرٹری کی

یاد ہوی فوراً حاضر ہوکے باریاب ہوے۔ شام تک باریابی رہی

شام کو اعلیحضرت معہ شاہزادہ والا تبار درگاہ شریف کو تشریف لیگئے

بعد فاتحہ خوانی قریب نو بجے کے واپس تشریف لائے۔

۲۲ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز چہارشنبہ

آج سواری کہین رونق افروز نہین ہوی۔

۲۳ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ

آج بھی سواری مبارک کہین رونق افروز نہین ہوی -

۲۴ - رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۰ء روز جمعہ

آج بہی سواری مبارک کہین رونق افروز نہین ہوی

۲۵ - رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۰۰ء روز شنبہ

نو بجے شب کے سواری مبارک روضہ بزرگ کو روانہ ہوی

بعد فاتحہ خوانی واپس آئے اور چار نیازون کی تیاری کے لئے حکم

اعلیحضرت شرف صدور پایا جو مسلسل ہوا کرینگے -

۲۶ - رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۰۰ء روز یکشنبہ

آج ایک نیاز شریف درگاہ بزرگ مین کیگئی وہی سامان وہی

انتظام جو آگے ہوا تھا اب بھی ہوا

۲۷ - رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۰۰ء روز دوشنبہ

آج دوسری نیاز درگاہ شریف مین کیگئی -

۲۸ - رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۰ء روز سہ شنبہ

آج صبح مین اعلیحضرت کا حکم صادر ہوا کہ امرا اور رعایا و وکلا کا

اڈریس دیا جائیگا اسپر نواب افسر الدولہ بہادر ایڈیکانگ نے صوبہ دار صاحب کو

اطلاع دیدی - صاحب موصوف نے فوراً انتظام شروع کر دئے اور وہ مقام جہان ایڈریس گزرانے کے لئے قرار دیا گیا ہے بہت کچھ آراستہ کیا گیا تہا جس سے صوبہ دار صاحب کی خلوصیت اور عقیدتمندیکا پورا پتہ ملتا تہا -

ٹہیک چار بجے رعایائے گلبرگہ و عہدہ داران و مہاجنان و باشندگان سب جمع ہو چکے اور اڈریس کو پیش گاہ اعلیحضرت مین گزرانے اوسکے جواب مین حضور پرنور نے یون ارشاد فرمایا -

اسپیچ اعلیحضرت
اے میرے کارگزار عہدہ داران صوبہ گلبرگہ شریف

مین نے تمہارا صداقت شعار اڈریس بہت دلچسپی کے ساتہہ سنا - جن ترقیون کا تم نے ذکر کیا ہے مین انکے نمایان آثار چوطرف یہان دیکھکے بہت خوش ہوا اور خدا تعالے کا شکریہ تہ دلسے ادا کرتا ہون کہ اوسنے اپنے فضل و کرم سے میرے عہد حکومت مین میرے ریاست کے اس حصہ کے رعایا کو اسقدر خوشحال فرمایا اور اس خوشحالی کے ذرایع تم جیسے عہدہ داران راستباز کو گردانا مجھے تم سے قوی امید ہے

کہ تم اس ترقی کو اپنے آئندہ کوششون کی مقدمۃ الجیش سمجھوگے اور جہانتک ہوسکے رعایا کی صلاح و فلاح کے کامون مین اور زیادہ ترقی کرنے اور کرانے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کروگے

اے مہاجنان و باشندگان صوبہ گلبرگہ شریف

مین تمہارے اڈریس کو بہی بہت خوشی کے ساتھ لیتا ہون اور تمہارے حسن عقیدت کی بڑی قدر کرتا ہون مجھے اس کی سماعت سے بہت اطمینان ہوا کہ تم میری گورنمنٹ کے قوانین و انتظام کو نہایت سودمند سمجھتے ہو اور اس امن و آسایش سے اپنی اوقات بسر کرتے ہو۔

اے میرے ہونہار طلبائے گلبرگہ شریف

مجھے تمہارے اڈریس کے سننے سے بھی بڑی خوشی حاصل ہوئی جیساکہ تمنے بیان کیاہے مجھے تمسے ایک خاص دلچسپی ہے کیونکہ تمہاری اس عمر مین عمدہ تعلیم ہونے سے آئندہ کیلئے میری ریاست کی بہبودی کی مجھے بہت بڑی امید ہے۔

اے میرے عزیز رعایا اور وفادار عہدہ دار

اس سال بارش کی کمی کے آثار ادہر ادہر راستہ مین دیکھکر

سب مجھے بہت افسوس ہوا کہ غریب رعایا کو گرانی غلہ کی وجہ سے غالبًا
تکلیف ہوگی۔ مگر مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ مین اور میری گورنمنٹ
اسباب سے بے خبر نہین ہے اپنی روانگی کے قبل مین نے غریب
رعایا کو کام ملنے اور اونکے کام سے بالآخر ریاست کو عام نفع
حاصل ہونیکی غرض سے ذرایع آبپاشی کی تعمیر اور مرمت چوطرف
شروع ہونیکی اجازت دیدی ہے اور خاص خاص مقامون مین
متفرق سڑکین وغیرہ بنانے کی تجاویز بھی منظور کئے ہین قلیل تنخواہ والے
ملازمین کو بھی اضافہ حتی الامکان بطور امداد دیا جاتا ہے۔ محفوظ جنگلو نمین
اور میری خاص شکارگاہون مین بھی زراعت کرنے اور مویشی چرانے
کی اجازت بھی حتے الوسع دیگئی ہے اور تمام ایسے امدادی کامون
کے عام نگرانی کیلئے مسٹر ڈنلاپ جیسے تجربہ کار عہدہ دار متعین
کئے گئے ہین اور انشاء اللہ تعالے حیدرآباد دکن واپس گئے بعد
میری توجہ اس خاص کام کے طرف پوری طور سے مائل رہیگی
بہر حال مجھے قوی امید ہے کہ انسان سے
جسقدر بدہنگامی کی تکالیف رفع ہوسکتی ہین انکے رفع کرنے مین

اور جسقدر عام آسایش کے ذرایع مہیا کئے جا سکتے ہین انکے بہم پہنچانے مین بعونہ تعالےٰ شانہ مجھسے اور میرے عہدہ دارون سے کوی کوتاہی ہرگز نہوگی ہم اپنی کوششون مین سرگرم رہینگے اور ان کوششون مین کامیاب ہونے کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل وکرم کے امیدوار ہین اور اسکے بزرگان دین سے مدد چاہتے ہین ۔ مجھے یقین کامل ہے کہ ہمارے کوششین کبھی بیکار نہ ہونگی ۔ کیونکہ تمہارے اس متبرک شہر مین ایسے بڑے ولی اللہ کا مزار مقدس ہے جنکی زندہ دلی ایک عالم مین مشہور ہے اور جن سے تائید غیبی کا ہر اعلےٰ وادنے امیدوار ہے ۔

حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ کبھی اپنے معتقدین کی خواہشات کو برلانے اور انکی دعائے دلی کو بارگاہ ایزدی مین مقبول کرانے سے باز نہ رہینگے جیسا کہ میرا مطلع ہے ۔

فیض گستر ہی خواجہ بندہ نواز

بندہ پرور ہے خواجہ بندہ نواز

شب مین روشنی کا انتظام قابل تعریف تہا وہ سارا مقام جہان پر اعلیحضرت نے اسپیچ فرمایا تہا بہت ہی آراستہ کیا گیا

جوگلزار ارم پر مات کرتا تھا قریب ساڑے آٹھ بجے کے حضور پر نور معہ شاہزادہ والا تبار روضہ بزرگ کو تشریف لیجا کر زیارت فرما کر بعد فاتحہ خوانی رخصت ہوکر دس بجے رونق افروز کمپ ہوے اور ٹھیک ساڑے تین بجے رات کے اسپیشل ٹرین گلبرگہ اسٹیشن سے جانب حیدرآباد روانہ ہوی ساڑے پانچ بجے چیتا پور اسٹیشن پر پہونچا دس منٹ ٹھہر کر راہی ہوا اسی اسٹیشن پر ایک شاگرد پیشہ اعلیٰحضرت کا مسمی جہانگیر صاحب حاجت ضروری کے لئے اوتر پڑا تہا۔ اس عرصہ مین اسپیشل مارچ ہوگئی اور وہ شخص سوار ہونے نہ پایا۔ اتبک وہ گم ہے اوسکا پتہ نہین ملا اور قریب دو بجے کے لنگم پلی پر اسپیشل پہونچا اور یہانسے ساڑھی تین کو روانہ ہوا۔

۲۹ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۰۰ء روز چہارشنبہ

تشریف آوری اعلیٰحضرت حضور نظام الملک بہادر دربلدہ حیدرآباد

للّٰہ الحمد کہ رعایاے دار السلطنۃ کو جس روز دل افروز کا انتظار تہا وہ روز آج کا ہے یعنے چار بجے شام کے بذریعہ اسپیشل ٹرین

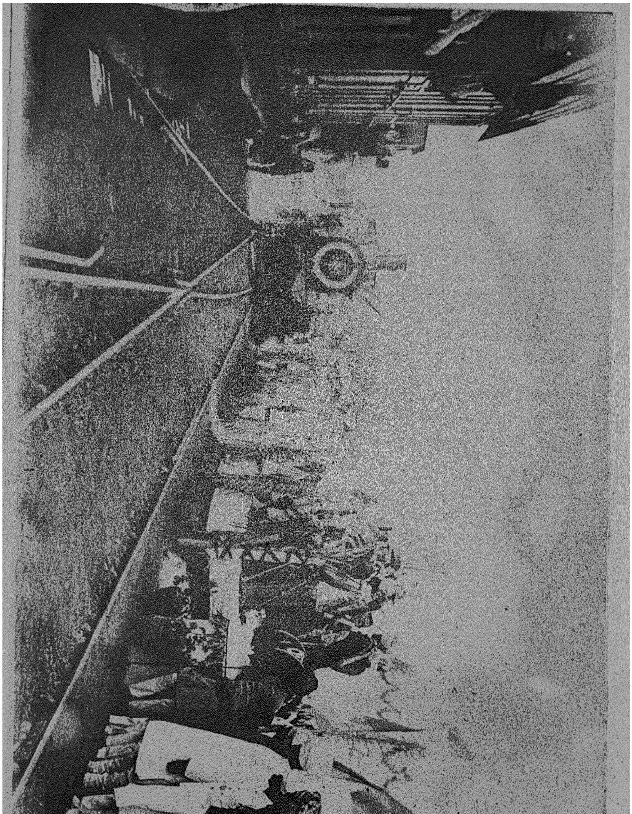

اعلیٰحضرت کی تشریف آوری کی خبر جریدہ غیر معمولی مین شایع ہو چکی تہی - نواب مدار المہام سرکار عالی کا حکم تہا کہ جملہ معتمدین و افسران محکمجات و دفاتر وغیرہ پلیٹ فارم پر حاضر رہین - چنانچہ پلیٹ فارم پر وقت معینہ پر مجمع کثیر جمع ہو گیا -

ٹہیک چار بجے اعلیٰحضرت کی ٹرین پہنچی - نواب مدار المہام سرکار عالی بہادر ورصاحب رزیدنٹ بہادر اور مہاراجہ پیشکار بہادر اور بہت سے امرا وعہدہ داران ریاست نہایت گرمجوشی سے آداب بجا لائے - سلامی کی توپین سر ہوئین سارے شہر مین ہل چل پڑ گئی ہر طرف سے جوق جوق لوگ جوش مسرت سے دوڑ رہے تہے - پلیٹ فارم پر نہایت تزک و احتشام سے اعلیٰحضرت کے لئے اجلاس مہیا تھا جسپر رونق افروز ہوتے ہی رعایا کا اڈریس پڑہا گیا - نہایت خوشی سے اعلیٰحضرت نے جواب ارشاد فرمایا جو ذیل مین درج ہے -

اسپیچ اعلیٰحضرت

میری عزیز رعایا اور وفادار دوستو

میرے سفر سے خیر خوبی کے ساتھہ واپس آنیکے نسبت

تمکو خوشیان مناتے ہوے دیکھکر ہیرے دل سے بے تحاشہ یہی دعا نکلتی ہے کہ خدا تعالے اپنے فضل و کرم سے تمکو اسیطرح ہمیشہ خوش دیکھنے کی خوشی مجھے عطا کرتا ہے اسموقع پر شاید تمکو اسبات کے سننے سے بہی خوشی ہوگی کہ نواب والیسرائے بہادر نے خاص طور سے اور باشندگان کلکتہ نے عام طور سے میری خاطر و مدارات اور میری آسایش و سیر کا کوی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا اور مین اس سیر و سیاحت سے بہت مسرور و محظوظ ہوا۔ میرے سفر کلکتہ کے متعلق تمہارے ابتدائی اضطراب و اندیشہ نے مجہپر بخوبی ظاہر کیا کہ تمکو میرے ساتھہ کیسی کمال درجہ کی محبت و عقیدت ہے کیونکہ یہ محبت کا خاصہ ہے کہ اپنے محبوب کی نسبت ذری ذری بات بہی بہت بڑی سمجھی جاتی ہے اگرچہ تمہارا اضطراب و اندیشہ تمہاری صداقت و وفاشعاری کو عملی طور سے مجھے بخوبی جتاتا تہا۔ بازہم یہ اندیشہ تہا کوی صحیح نتہا اسکو دفع کرنے کیلئے مین نے باغ عامہ مین اپنے سفر کا ذکر چھیڑ کر تمکو اطمینان دلایا تہا کہ یہ محض دعوت و مدارات و مروت و اخلاق کی بات تہی اب تمہارے اڈریس سے واضح ہے کہ تم نے ٹہیک طور سے معلوم کرلیا ہے

کہ میرے سفر کا آل کیا تھا - میری بڑی خواہش تہی کہ مین بطور خود
سلطنت برطانیہ کے ساتھہ اپنے تاریخی وفاداریکا اظہار نہ صرف عملاً
کرون بلکہ علانیہ تقریراً بہی ایسے مقام و موقع پر کرون کہ اسکی شہرت
دور دور تک ہونیکی وجہہ سے میری دوست گورنمنٹ کی تائید چوطرف
ہوتی رہی عالیجناب ملکہ معظمہ سلمہا اللہ تعالٰے کے ساتہہ میرا موروثی اتحاد
جو ہمیشہ رہا (اور انشاء اللہ آئندہ بھی روز افزون رہیگا) اس کا اقتضا یہی تہا
جبکہ برطانیہ کو افریقہ مین اپنی رعایا کی حفاظت کے لئے شر و فساد مٹانا
ضرور ہے ایسے موقع مین جبقدر ہو سکے مین اپنے اقوال و افعال سے
سلطنت برطانیہ کو پوری کمک دینے پر آمادہ گی و مستعدی علانیہ ظاہر
کرون - سچا دوست وہی ہے جو وقت پر کام آئے - مین بہت خوش ہوا
کہ تم بہی اسکو اچھی طور سے پا گئے ہو اور اپنے اڈریس مین میری اسپیچ
کلکتہ کا ذکر کرکے تم نہایت صداقت شعاری کے ساتہہ بیان کیا ہے
کہ جس امداد کا مین نے وعدہ کیا تہا اسمین تم اپنا حصہ لینے کے لئے
بالکل تیار و آمادہ ہو - مجھے تمسے یہی امید تھی (اور ہے) کہ تم میرے
ساتہہ ہر امر مین شریک رہو گے - میرے مقصد کو اپنا مقصد

سمجھوگے اور میری خوشی کو اپنی خوشی - مین تمہاری اسبات کی بڑی قدر کرتا ہون اور تمکو یقین دلاتا ہون کہ جیسے وفادارانہ خیالات تم میری نسبت رکھتے ہو ویسی ہی محبتانہ خیالات مجھے تمہارے نسبت مین اور ہمیشہ رہین گے - تمہاری آسایش و عام بہبودی اور ہر حالین تمہاری خوشی مجھے ہمیشہ بدل منظور رہیگی -

قطعہ صف

ای میرے خیرخواہ رعایاے جان نثار
مجھکو ہوا انہین بہی مبارک ہو یہ سفر

مین خوش ہوا اور ایک زمانیکو ہی خوشی
دعوت جو وایسراے لڑکی میری خوب تر

مین کیا کہون کہ کیسی مدارات میری کی
اعزاز و آبرو کا کیا پاس کس قدر

دعوتمین رات کے تہی ہزارون ہی خاص لوگ
ہر سال سی زیادہ یہہ جلسہ تہا رونقکر

جو لطف وایسراے سے ملکر مجھے ہوا
اُس کیفیت کے لکہنی کو زیبا ہے حرف زر

مجھکو رہینگی یاد یہہ مہمان نوازیان
کب ایسا میزبان ہو فراموش عمر بہر

جا جا کے سیر کا ہو گئی مین نے جو سیر کی
میرے گمان سے لطف ملا مجھکو بیشتر

بنگال و بمبئی کے گورنر بہی تہے وہان
اسکے علاوہ دونون مین خوش خلق نامور

جیسا ہون دوست دولت برطانیہ کا مین
میری زبان سی میری قلم سی ہی مشتہر

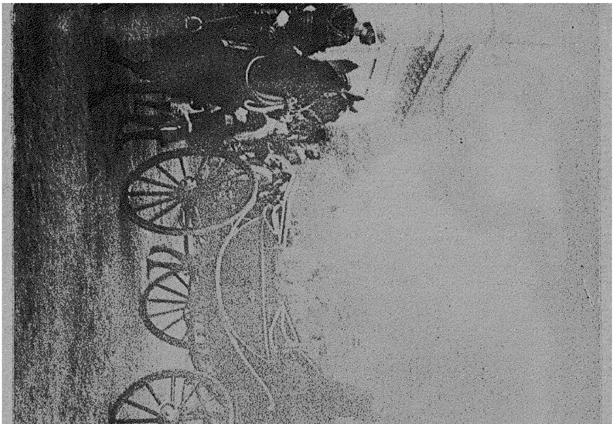

کلکتہ وایسرا کے دم سے ہی فیضیاب
رونق پذیر شہر ہے آباد گہر گہر

ہوتی ہے قدر کانجواہر سے کوہ کی
کچھ قدر بحر کی نہین جسمین نہون گہر

چہپتی نہین کسیکی محبت کسیکے ساتہہ
ہرایک کی ہے دیدہ و دل پر مجہے نظر

ہوتی ہے ایک کی بہی دعا دل سے مستجاب
لاکہون دعائین جب ہون تو کیونکر نہو اثر

بعد خزان بہار کا آنا ضرور ہے
میری مراجعت سے نہ کیون خوش ہو بشر

آصف کی یہ دعا ہے رعیت میری رہے
خوشحال و خوش قماش و خوش اطوار خوش سیر

الحاصل پانچ بجے کے بعد اعلحضرت قوی شوکت کی سواری مبارک چلی - راہ مین دور استہ اہپیریل سروس کے سوار استادہ تہے لوگونکا ہجوم تہا - پولس کا انتظام نہایت عمدہ رہا - ریلوی اسٹیشن سے چو محلہ تک کئی عظیم الشان کمانین طرح طرح کے آرایش رنگارنگ کے جہنڈیان پہریرونسے جلوہ گر تہے - اکثر کمانون وغیرہ کے پاس نوبت اور شادیانے بج رہے تہے (ہمنے ہر ایک کمان کا فوٹو اور صاحب کمان کے فوٹو کے ساتہہ لیاہے اور اس تاریخ مین اون فوٹو ن کو درج کیاہے جسکے ملاحظہ سے ہر ایک کا حال ظاہر ہو جاویگا اور اون عقیدتمندون کا جنہون نے اپنے اپنے مکان آراستہ کیا تہا)

غرض ہر طرف بیحد خوشی کے آثار و سامان نمایان تھے

سواری ہمایون کے ساتھہ نیٹو اور یوروپین افسران افواج باقاعدہ کا اسکاٹ تھا جس سے سواری کی شان و شوکت وعظمت دوبالا ہوی جاتی تھی اسی ٹھاٹ سے سواری مبارک خوشیون کے نعرے خیر مقدم اور مبارک سلامت کی صدائین سنتی ہوی ہر ایک کمان گزری جہان اکثر مختلف طورون سے پہول سواری مبارک پر نچھاور ہوتے تھے اس کے علاوہ سارے شہر مین ہر طرف کمانین آراستہ تہین۔ شب مین جگہہ جگہہ بکثرت روشنی تھی جس سے سارا شہر بقعہ نور معلوم ہوتا تھا۔ لوگونکا ہجوم سواریون اور بگھیون کی ایسی کثرت تھی رہرو بمشکل راہ طے کر سکتے تھے شانون سے شانے چھل جاتے تھے۔

عالیجناب نواب اکبر الملک بہادر کوتوال بلدہ محاذی چارمینار ایک بنگلہ پر تشریف فرماتھے جسکے سبب خاصکر پولس کا انتظام نہایت سرگرمی سے عمارہ ہو رہا تھا۔ غرض گھر گھر خوشیان منائی جاتی تہین ہر جگہہ ٹھاٹ ہی ٹھاٹ تھا۔ اکثر کہن سال لوگون کا مقولہ ہے کہ

اسطرح کی دہوم دہام اور چہل پہل اور عام خوشی کی مجموعی حالت کبھی دیکھی نہین گئی اور نہ ہم سنے ۔ فے الحقیقت یہ دلیل اعلیحضرت کی کمال ہردلعزیزی اور رعایا پروری کی ہے جو آپ کے تشریف آوری کی تقریب مین عموماً اسقدر خوشی منائی گئی غور و فکر کیا جائے تو بہت ہی کم پادشاہ دنیا مین ایسے ہونگے جنکو ہردلعزیزی کا شرف بہ شرف حاصل ہو ۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

راجہ بسیسر گیر بہادر

اس کمان کے بانی راجہ بہادر موصوف ہین ۔

مقام کمان کروڑگیری اور اسٹیشن حیدرآباد کے رستون کے
ملاپ پر جہان پولس کا ناکہ ہے ۔

ساخت کمان کی قابل تعریف جو ابرک پر بہت ہی نزاکت سے
میناکاری کی ہوی اور بازو پر نقار خانہ بنایا گیا تہا ۔ حضور پر نور کی سواری مبارک
رونق بخش ہوتی ہی ازو سے راجہ صاحب معہ ملازمین گلون کا مینہ برسانے لگے تہے کہ کمان
شق ہوکر بہی پہول برسنے لگے جسپر حضور پر نور بے حد مسرور ہوے

ساتھہ ہی اسکے بالای نقارخانے سے نقارچی مبارکبادی دینی لگے اور مراجعت فرمائی کی نغمہ سنجی شروع کردی اور شب مین روشنی بے حد نہایت ہی انتظام کیساتھہ کیگئی تھی اور رسن لیٹ لمپ کمانین آویزان روشن تھے روشنی بہت ہی خوشنما تھی جسپر ہر ایک تعریف کر رہا تھا - اس روشنی کے چمک مین وہ میناکاری عجب لطف دے رہی تھی - راجہ صاحب موصوف ایک نوجوان لایق و مہذب ساہوکار قوم گوسائین سے ہین حسن ظاہری کے سوا اخلاق حسنہ سے مجسم دریادل باذل اکثر اعلیحضرت ظل سبحانی کے جشن ہائے مسرت مین کمال عقیدت سے شریک رہتے اور اس قسم کے سوسائیٹون مین سکرٹری کے عہدہ سے معزز و ممتاز ہوتے رہے ہین - خدام اعلیحضرت کے ساتھہ دلی عقیدت سے اسی بنا پر خطاب سے راجہ بہادر کے سرفراز و ممتاز ہوے -

پ نسبت اور کمانون کے اس کمان کو اسبات کا فخر حاصل ہوا کہ سواری مبارک اعلیحضرت کی اسٹیشن سے روان ہونے ہی پہلے اس کمان کو شرف بخشتی ہوی آگے روان ہوی -

مجلس صفائی چادرگھاٹ

بانی اس کمان کے اہالیان مجلس صفائی چادر گہاٹ۔

باہتمام مولوی محمد ہاشم صاحب بلگرامی۔

مقام ۔ اسٹیشن سے جو راستہ ایبڈ انڈ کو طرف جاتا ہے

ساخت بہت ہی عمدہ تہی اس کمان کی آراستگی دو مرتبہ ہوی ۔

جب سواری مبارک کے آنے مین تعویق ہوی اور رنگ

جو کمان پر کیا گیا تھا متغیر ہوگیا تو دوسرے مرتبہ کمال حسن کے سانہہ

آراستہ کیگئی جس سے مہتمم صاحب کی روشن دماغی کا پورا ثبوت

ملتا تہا۔

شب مین روشنی کا اچھا اہتمام و انتظام تہا ہزارہا گلاس دو طرفہ

سڑک پر روشن تہے۔

سواری مبارک پہلی کمان سے گزر کر اس کمان کو رونق

بخشتی ہوی آگے روان ہوی۔

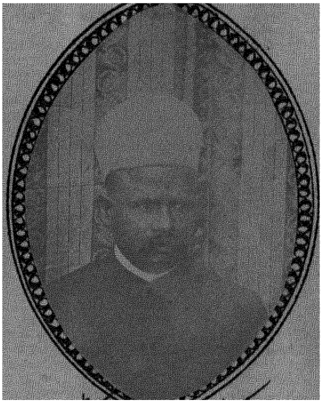

یم لسٹن راؤ کنٹراکٹر

بانی اس کمانکے راو صاحب معصوف ہین -

مقام اسٹیشن سے جو راستہ ایبڈ انڈ کو کی شاپ سے جاتا ہے جہان لزلی گی انڈکو کی شاپ ہے

ساخت نہایت خوب و دلپسند اپنی آپہی نظیر تہی رنگو نی ساگوانی چوبینہ

سے پختہ جسپر پارچہ منڈہا ہوا آصفی رنگ (زرد) پہیر اگیا اور مینا کاری نہایت عمدگی سے

کیگئی تہی دیکہنے والے کمخاب منڈہے جانیکا گمان کرتے تھے -

شب مین ہزارہا گلاس روشن تہے اور آتش بازی بہی چہوٹتی تہی

لطف یہہ تہا کہ کمان کا رنگ زرد اور روشنی بہی زرد اور آتش بازی بہی

زرد سب زرد ہی زرد کا سما بندہا تہا -

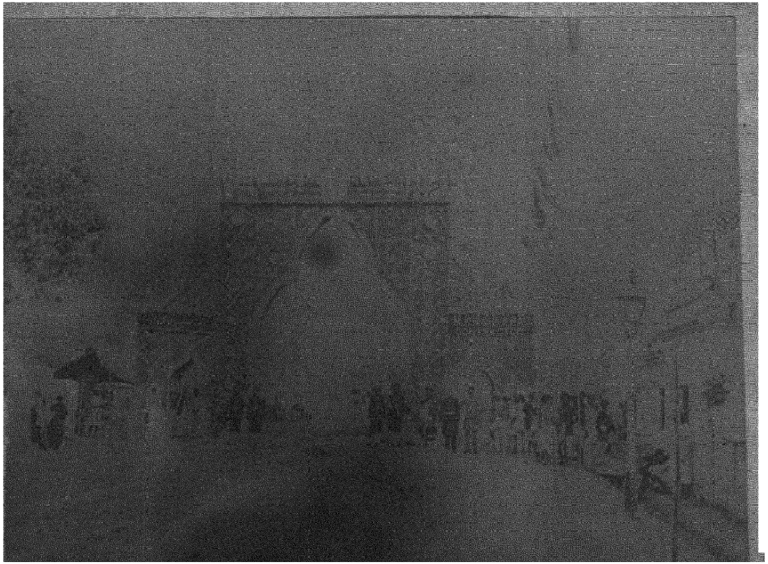

گتہ دار ندکور ایک مشہور خاندان سے ہین فن انجنیری آپکا موروثی پیشہ ہے آپ کے آبا واجداد بہت بڑے بڑے نمایان کام کئے ہین چنانچہ سرنگ پٹن کا قلعہ مستحکم وحصن حصین مضبوط آپ ہی کے دادا کے اہتمام سے تیار ہوا تہا اور بہت سے نامی گرامی عمارات راجہ صاحب سرنگ پٹن کے آپ اور آپ ہی کے باپ نے تیار کیا ہے اور یہہ گتہ دار صاحب اس ملک حیدرآباد مین بہی بہت ہی عمدہ عمدہ کام کئے ہین۔ اور اس کارروائی کے سرٹیفکٹ اعلے عہدہ دارون کے ان کے پاس موجود ہین جس کے ملاحظہ سے لیاقت وکارگزاری کا حال ظاہر ہوتا ہے۔

جب سواری مبارک دوسری کمان سے گزر کر اس کمان کو عزت بخشی اور زیر کمان آن پہونچی تو گتہ دار مذکور نے معہ اطفال خود سواری مبارک پر طرح طرح کے اور رنگ برنگ کے پہول نچہاور کرنے لگے اور چہوٹے چہوٹے اطفال گتہ دار کے نعرہ ہائے خوشی بلند کئے۔

اس جان نثاری وکمال عقیدت مندی پر اعلیٰحضرت محبت آمیز نظرون سے ان کو ملاحظہ فرمارہے تہے۔

سب کمانون مین اس کمان کو رنگ آصفی ہونیکا فخر حاصل ہوا

مرزا ثابت علیخان بہادر

اس کمان کے بانی بہادر موصوف ہین -

مقام ایبڑ انڈ کمپنی کے روبرو سڑک پر -

ساخت اس کمان کی معمولی طور پر تہی کوی بات اسمین قابل تعریف نہ تہی -

شب مین روشنی کا اہستنام بالکل بے ڈہنگا تہا - جو بر وقت ـ روشنی کے ایک بہت بڑا حصہ کمان کا بے احتیاطی ہونیکی سبب سے جل گیا -

بہادر ممدوح شہر کے قدیم تاجرون سے ہین جن کے نام نامی سے ہر ایک فرد واقف ہے بہادر ممدوح اپنی کمان کا فوٹو اس مبارک سفرنامہ مین رکہنے کے لئے اجازت نہین دیئے -

سواری مبارک تیسری کمان سے گزر کر اس کمان پر سے روانہ ہوی -

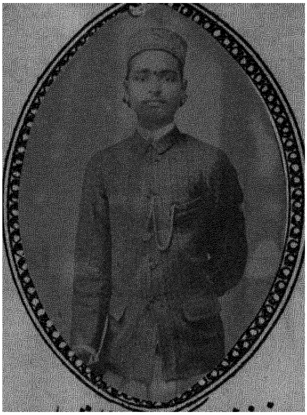

فرزند چی کوٹی ویرنا تعہدار

اس کمان کے بانی تعہد دار مذکور ہین -

مقام بنگال بنک کے سیدہے بازو دکن سپودہ پر لیس کے روبرو سڑک پر -

ساخت اس کمان کی نہایت ہی عمدہ اور قابل تعریف پختہ چوبینہ بنائی گئی تہی - جس پر کپڑا منڈھا ہوا تہا رنگ برنگ کے بیل بوٹون سے آراستہ طرح طرح کے نقاشی سے پیراستہ کمان کے بازو پر کچھ فاصلہ سے نقارخانہ بنایا گیا تہا -

اس کمان کے درمیان دو مورتین پری تمثالون کے

آویزان اور اون سکے ہاتو نمین بیضہ نما گیند تہا۔

جب سواری مبارک زیر کمان پہنچی فوراً اون مورتون نے گیند توڑکر بے حساب گل پاشی سواری مبارک پر کئے جسپر اعلیحضرت نے بے حد تبسم فرمایا۔

شب مین روشنی کا بہت اچہا اہتمام تہا کئی ہزار گلاس کی روشنی کیگئی تہی وسن لیٹ لمپ کمان مین آویزان ور وشن تہے

تعہد دار مذکور ایک سنجیدہ لایق آدمی ہین۔ فیاضی سے بہی مشہور حضور پر نور سکے جان نثار ونمین انکا نام بہی شریک خیر خواہی مین ثابت قدم۔

جملہ کمانون سے اس کمان کو اس نو ایجادی پریون سے فخر حاصل تہا۔

سواری مبارک جونہی کمان سے گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی۔

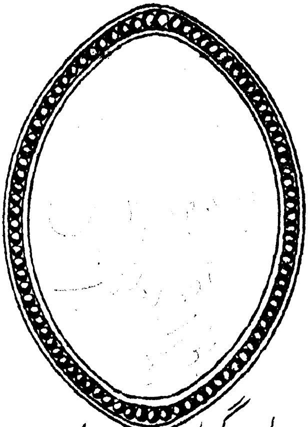

راجه بهگوانداس جی بهادر

اس کمان کے بانی راجه صاحب موصوف هین -

مقام بنک آف بنگال کے بائین بازو رزیڈنسی روڈ پر -

ساخت اس کمان کی بهت هی نفیس نیچرل وضع پر پارچه سے منڈهی هوی اقسام اقسام کی نقاشی سے منقش مصنوعی و لایتی پهولون سے آراسته -

شب مین روشنی کا بهت اچها انتظام تها صدها گلاس کی روشنی لگیگئی تهی - سن لیٹ لمپ آویزان و روشن -

راجه صاحب موصوف حیدرآباد کے قدیم ساهوکارون سے

ہین - دیوڑہی مبارک پر اکثر انکی باریابی ہوتی ہے - ہمیشہ زیورات طلائی وجواہرات وظروف نقروی وغیرہ کی فرمایش انہین پر صادر ہوتی ہے - بکمال دیانت و امانت اون احکام کی تعمیل بجالاتے ہین - انہین باعث سے حضوری عدالت سے مستثنے اور خطاب سے راجہ بہادر کے سرفراز ہوے - اندنون واسطے زیارات معابد خودشان روانہ ہوے ہین آٹھہ ماہ کے بعد واپس آئینگے

وقت فیوز سواری مبارک راجہ صاحب معہ اپنے فرزندون کے

کمان پاس حاضر کہڑے تہے بہ مجرد پہنچنے سواری مبارک کے فرزندان راجہ صاحب خوشی کے نعرے بلند کئے اور پہولون کو اسقدر کثرت سے نچہاور کئے کہ بگی اعلیحضرت کی بہر گئی اس بے تحاشا خوشی کے نعرون پر اعلیحضرت بہی مسکرا دیئے -

گلپاشی مین سب کمانون سے اس کمان کو فخر حاصل ہوا

پانچوین کمان سے سواری مبارک گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی -

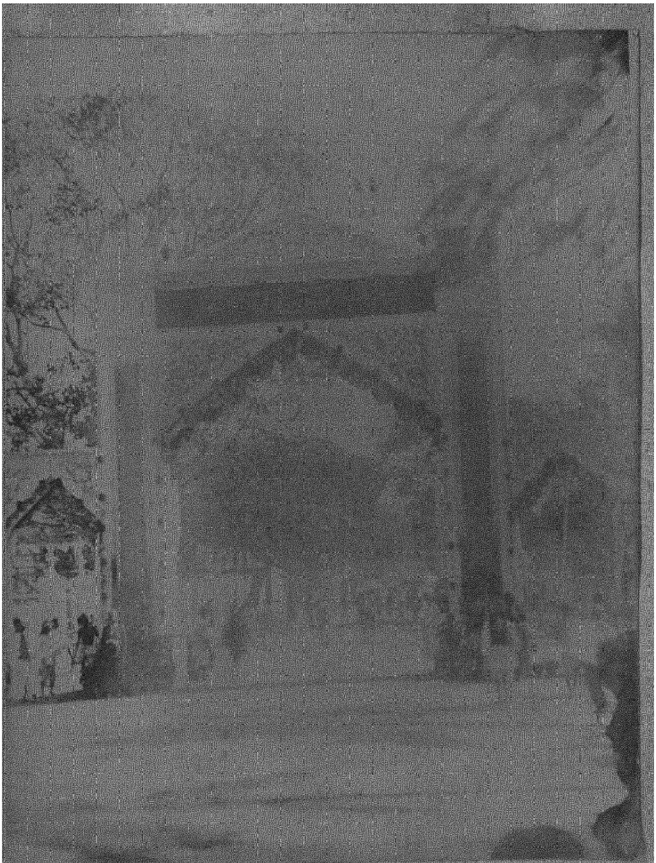

درمیان کمان ساتوین وچہٹی کے دوکارخانہ واقع ہین

ایک مطبع مشیر دکن کا دوسرا دفتر اخبار شوکت الاسلام

مطبع مشیر دکن

سامان مسرت ورود اعلیٰحضرت سے معرا۔ نہ دن کو کوی آراستگی تہی نہ شب کو کچھ بہی روشنی کا اہتمام۔

ہان ایک دعائیہ قطعہ بالاے دوکان آویزان تہا۔

دفتر اخبار شوکت الاسلام۔

لایق ایڈیٹر صاحب نے اپنی قدرت سے زیادہ دفتر کے مکان کو آراستہ کیا تہا۔

روبرو دکارخانہ کے تین کمان چوبی اوسپر رنگ کیا ہوا تیار کرا کے نصب کئے تہے اور شب کو روشنی کا بہی اچھا اہستمام تہا۔

جسکے دیکہنے سے کمال مسرت ظاہر ہوتی تہی۔

راجہ گیان گیر نر سنگ گیر بہادر

اس کمان کے بانی راجہ صاحب موصوف ہین -

مقام پتلیون کی باولی کے محاذی

ساخت معمولی طور پر تھی کوئی عمدہ کام لایق تعریف تہا - کمان پر سرخ کپڑا منڈہا ہوا جسپر ابرک کے پہول نصب تہے درازی مدت سے بالکل بے رونق ہوگئی تہی -

شب مین روشنی کا بہی بالکل اہتمام تہا معمولی آٹھہ دس چراغ روشن تہے -

راجہ صاحب موصوف نے اس سفرنامہ مبارک مین اپنی کمان کا فوٹو رکہنے کے لئے اجازت نہین دی -

سواری مبارک جہٹی کمان سے گزرتی ہوی اس کمان سے روانہ ہوی

محکمہ آبکاری

اس محکمہ کے دروازہ پر ایک کمان معمولی پارچہ سے منڈہی ہوی نصب تہی جسکو مولوی میر انصر علی صاحب تعلقدار نے تیار کروایا تہا -

یوسف سیٹھ فرزند حاجی صاحب موصوف

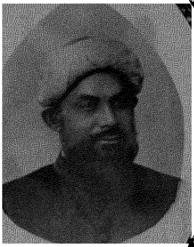

حاجی سجن لعل خان بہادر

اس کمان کے بانی حاجی صاحب موصوف ہین۔ یوسف سیٹھ صاحب فرزند حاجی صاحب موصوف نے اپنے اہتمام سے اس کمان کو نہایت عمدگی سے تیار کروایا تہا۔

مقام۔ افضل گنج کا راستہ طے کرنے پر دوراہا ملتا ہے۔ ایک راہ بطرف ترپ بازار دوسرا بجانب چہاونی رزیڈنسی۔ اسی راہ کے سرے پر یہہ کمان تیار کیگئی تہی۔

ساخت اس کمان کی نہایت عمدہ تہی ڈاک اور میناکاری کی گئی تہی۔ شب مین روشنی بے حد تہی کسی کمان پر اسقدر روشنی

نہین کیگئی ساری کمان سن لیٹ لمپون سے سجائی گئی تہی -

حاجی صاحب موصوف کا حال لکہنے کی ضرورت نہین - از ہند و دکن تا عرب اونکا نام مشہور - خیر خواہی ہمدردی وسخاوت و دریا دلی مثل ڈنکہ کی چوٹ کے ظاہر کون ایسا ہے جو حاجی صاحب کے نام گرامی سے واقف نہین اونہون نے قحط سالی مین ہمدردی کے لحاظ سے جو غربائے دکن کی جان بچائی ہے اوس سے ایک ہر شخص واقف و آگاہ - کوئی گہراور کوئی مسجد و معبد ایسا نہین کہ جسمین اونکے لئے دعائے خیر نکیجاتی ہو صدہا مردم اونکے چشمہ فیض سے کیا ہند و کیا مسلمان سیراب ہوتے ہین بنظر ان فیاضیون کے سرکار گورنمنٹ انگریزی نے خان بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا - غربائے دکن نے اونکو سخی لعل کے خطاب سے معزز کیا ہے - جان نثار اعلحضرت ہر جشن مسرت مین اول انہون نے حصہ لیا ہے اور بدل شریک ہوا کرتے ہین -

ساتوین کمان سے سواری مبارک گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی سڑک افضل گنج پر روانہ ہوی -

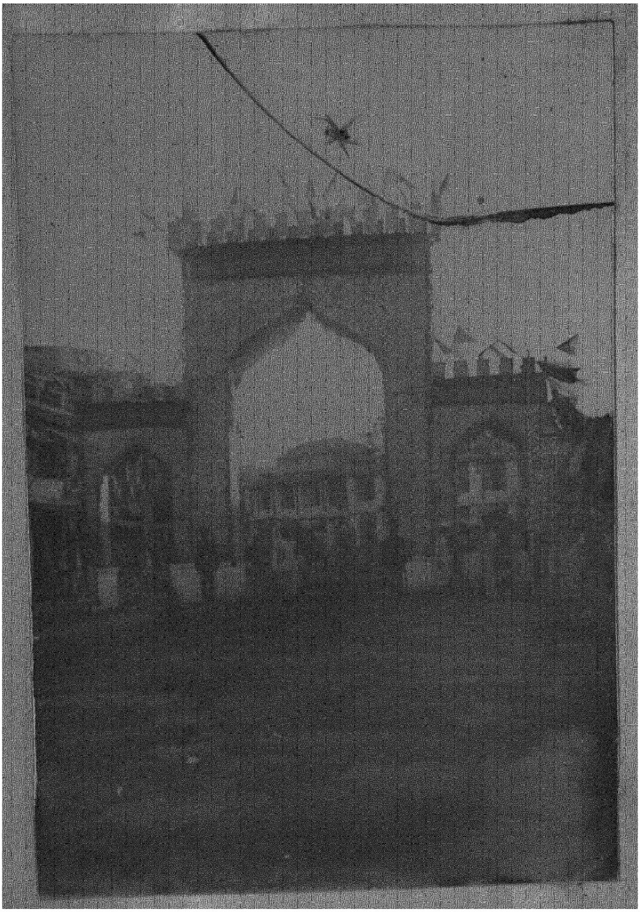

چنتل ناگیا ساکن میدک گلشن آباد

اس کمان سے بانی ساہو مذکور ہین۔

مقام انتہاے سڑک افضل گنج قریب آڑا بازار۔

ساخت اس کمان کی نہایت عمدہ تہی پارچہ منڈہا ہوا اوسپر طرح طرح کی رنگ آمیزی عجیب لطف دیرہی تہی بازوے کمان ایک نشست گاہ بنا ہوا تہا جسمین ساہو مذکور معہ اپنے متعلقات بیٹھے ہوے حضور پر نور کی تشریف آوری پر خوشیان مناہے تہے شب مین روشنی کا معمولی انتظام تہا ساہو مذکور قدیم سے میدک کے رہنے والے وہان کے ساہوونمین مشہور و معروف قریب ہی مین وارد بلدہ ہوکے سکونت اختیار کئے ہین۔

سواری مبارک آٹھوین کمان سے گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی اسی سڑک افضل گنج پر ایک قلعی گر اپنی دوکانکو قلعی کے ظروف سے آراستہ کیا تہا۔ روشنی مین خوب لطف دکہائی دیتا تہا۔

اور ایک میوہ فروش بہی اپنی دوکان کو آراستہ کرکے ایک قندیل میوہ کی تیار کرکے آویزان اور روشن کیا تہا جس سے اوسکی صنعت و ہنرمندی کا اظہار ہوتا تہا

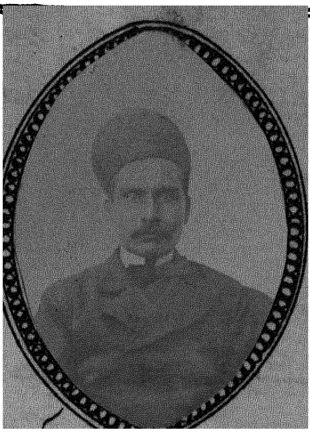

مولوی سید عبد الرب صاحب وکیل

یہہ صاحب کا مکان افضل گنج کی اُس بڑی سڑک سے سو گز کے فاصلہ پر واقع ہے جو مسجد کے بازو سے نکلتی ہے اور اس بڑے سڑک پر سے آپکا مکان اچھی طرح دکھائی دیتا ہے مکان پختہ دو منزلہ ہے ہر دو منزل کو انہون نے خوب ہی آراستہ کیا تہا۔ لنتر ہانڈی و درخت ہائے بلوری قرینہ سے آویزان تہے اور تصاویر اسقدر نصب تہے گویا مرقعہ بنگیا تہا۔ سطح مکان پر رنگ برنگ کے جہنڈیان بہت ہی قرینہ سے اُڑ رہے تہے اور پیشانی مکان پر تختیان آویزان جسمین اشعار تاریخی لکہے تہے۔

مکان سے تا سڑک کلان افضل گنج دو طرفہ چوبی کمانین باندہکر اوپر جہنڈیان لگائے گئے تہے اور چراغون کے گلاس آویزان ۔

شب مین روشنی کا بے حد انتظام تہا صدہا گلاس روشن تھے مکان تو بقعہ نور بنگیا تہا ۔

وکیل صاحب موصوف مدت دراز سے وکالت کرتے ہین نہایت درجہ کے خلیق با مروت راست گو اور کمال دیانت سے کارہائے مفوضہ کو انجام دیتے ہین اسی باعث سے امرائے عظام وساہوان نامدار آپ کو نگاہ عزت سے دیکہتے ہین ۔ اور نواب سر آسمانجاہ مغفور نے اپنے پاس نوکر بہی رکہا تہا ۔

بانی جشن سالگرہ اعلیحضرت ظل سبحانی کے آپ ہی ہین جب آپ جشن ترتیب دیتے تہے کوی اسوقت جشن مبارک کو نہین کرتا تہا بعد اسکے یہہ مبارک طریقہ عام ہوگیا ۔ چنانچہ اکثر اڈیٹران اخبار آپ کو مبارک باد دیچکے ہین کہ آپنے اس مبارک رسم کی بنا ڈالی ۔

ایچ اسمعیل جی صاحب تعہد دار

اس کمان کے بانی تعہد دار مذکور ہین -

مقام محاذی شفاخانہ افضل گنج - شاہراہ پر -

ساخت اس کمان کی نہایت ہی نفیس اور عمدہ جو ابرک کے تختونپر
مینا کاری کیگئی تہی جس سے کمان پر تاش کا گمان ہوتا تہا - مسجد
افضل گنج سے تاپل افضل گنج دو طرفہ راستون پر نلون کی کمانین بہت ہی
خوبصورتی و درستگی سے باندہے ستہے - اور اوپر کاغذی بیل رنگ
برنگ کی پیچیدہ اور اون کے درمیان ہزارہا گلاس آویزان - اور بڑی کمانوںپر
متعدد دسن لیٹ لمپ آویزان روشنی کا بہت اچہا انتظام تہا - کثرت سے روشنی
کیگئی تہی جب سواری مبارک اس کمان کو رونق بخشی اوسوقت تعہد دار صاحب مذکور رضا
معہ اپنی عملہ کے صف بستہ ہوکر آداب بجالانیکا شرف حاصل کئی تعہد دار صاحب
ایک شریف خاندان سے ہین بہت ہی نیک نفس اکثر کارہائے فولادی
ونل ہائے آب سانی کا تعہد لیا کرتے ہین مشن کا کام آپ پاس ہوا کرتا ہے
سواری مبارک لوین کمان سے گزرتی ہوی اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی

پل افضل گنج و دروازہ افضل گنج

پل کے ہر دو طرف دیواروں پر منجانب صفائی بلدہ قرینہ سے پھولوں کے کونڈے رکھے گئے تھے اور کاغذی پھولوں کی بیل پیچیدہ تھی شب کو روشنی کا اچھا اہتمام تھا اور منجانب صفائی بلدہ و بیرون بلدہ دروازہ افضل گنج پر رنگا رنگ کے جھنڈیاں نصب او پھریرے اڑ رہے تھے ۔

دروازہ کے بازو دو نقار خانہ بہت ہی خوبصورتی کیسیا تھے باندہکر نہایت ہی عمدگی کے ساتھ آراستہ کئے گئے تھے ۔ دیکھنے سے شادی کے گھر کا دروازہ معلوم دیتا تھا نیچے ہر دو بازو دروازہ کے دو کمان سرخ کپڑے سے منڈھے ہوے اوسکے اندر اشعار تاریخی نصب تھے اور شب مین دروازہ پر روشنی کا اچھا انتظام تھا جس سے اہالیان صفائی کا پورا اخلاص ظاہر ہوتا تھا ۔

سواری پل اور دروازہ سے گزر کر اندرون شہر داخل ہوی ۔

مولوی سید ولی الدین صاحب مددگار

اس کے بانی مولوی مرزا غلام مصطفی بیگ صاحب ناظم
نظم جمعیت ہین -

مقام روبرو مسجد ٹیپو خان اوس راہ کے سرے پر جو چھتہ سے
حویلی قدیم کو جاتی ہے -

اس کمان کی تیاری باہتمام و نگرانی مولوی سید ولی الدین صاحب
مددگار ناظم موصوف کے ہوی - مددگار صاحب موصوف ملکی آدمی
شریف الخاندان خلق و مروت سے مجسم ہردلعزیز عملہ ماتحت آپ کا
مداح و شکر گزار لیاقت و کارگزاری مین مشہور آفاق -

ساخت اس کمان کی نہایت عمدہ تھی چوبینہ رنگونی سے
پختہ بنی تہی جسپر پارچہ منڈہا ہوا آصفی رنگ او سپر پہیر اگیا تہا مصنوعی
طرح طرح کے پہلون سے آراستہ دیکہنے سے یہہ تمیز نہین ہوتاتہا
کہ کمان اصلی ہے یا مصنوعی ۔ دونو بازو پر دو توپ رکہے گئے تہے
اور لین و توپ خانہ کے جو انکا پہرا دیکہنے والون کو صاف معلوم دیتا تہا
کہ یہہ کمان جمعیت کے علاقہ کی ہے ۔ شب مین روشنی کا پورا اہتمام تہا
ہزارہا گلاس روشن تہے ۔ اور سن لیٹ لمپ وسط کمان مین آویزان
و روشن ۔

سواری مبارک پہنچتے ہی گارڈ متعینہ نے سلامی اوتارا
اور سواری مبارک اس کمان سے گزر کر سیدہی حویلی قدیم کو
روانہ ہوکر عرصہ پندرہ منٹ مین پہر واپس ہوکے دوبارہ
اس کمان کو عزت بخشتی ہوی جہ محلہ مبارک کو روانہ ہوی ۔

سڑک پرانی حویلی جسپر بازار چھتہ واقع ہی

اس سڑک پر کے اکثر مکانات سامان مسرت سے ماموریتھے ہانڈھی لانتر درخت بلور آویزان اور روشنی کا اچھا اہتمام تھا اور خیر مقدم کے اشعار و تاریخی قطعات لگائے گئے اور جھنڈیاں اڑ رہے تھے۔

نواب سالارجنگ بہادر کے مکانات و بازار و کمان چھتہ پر کنول کی روشنی کیگئی تھی۔ اور شاہراہ پر جو دروازہ ہے اوسکی آراستگی بھی قابل تعریف تھی۔

رضاعلی صاحب بخشی

بخشی صاحب موصوف نے بھی اپنے مکان کے روبرو یک چوبی کمان نصب کروایا تھا۔

محمد اکبر غلام حسین ساکن امرتسر تاجر سامان
پشمینہ کاشمیر و امرتسر

غلام نبی صاحب گماشتہ

اس کمان کے بانی صاحب موصوف ہیں ۔

باستصواب غلام نبی صاحب گماشتہ ساکن حیدرآباد

حسب الحکم غلام قادر صاحب مالک دوکان تیار کیگئی ۔

مقام پتھر گٹی محاذی صدر ٹپہ خانہ سرکار عالی ۔

ساخت نہایت خوبصورت مچھلی کمان کی طرز پر ملکی لکڑی سے

جسپر پارچہ منڈھا زرد رنگ پھیرا ہوا اوس پر رنگ برنگ کے کاغذی پھول
شالی عمدہ کام کا شامیانہ نہایت ہی سلیقے کے ساتھہ تانا گیا
اچھا لطف دیرہا تھا یہہ بات اور کسی کمان مین نتھی -
ہر دو طرف سو سو گزکے فاصلہ تک گلاسون کی روشنی
شب مین روشنی کا اچھا اہتمام تہا -
اس مقام پر بانی کمانکا کچھہ حال لکھا جاتا ہے -
غلام قادر صاحب امرتسر مین سکونت رکھتے ہین بڑے
معزز تاجر متمول مخلق بہ اخلاق حسنہ سرکار برٹش انگریزی نے
ان کی لیاقت پر نظر کرکے آنریری مجسٹریٹ کا عہدہ دی ہے
اور مجلس صفائی کے ممبر بہی مقرر ہین اور یہہ صاحب کو
حیدرآباد سے خاص دلچسپی ہے -
جب کوی بلدہ سے امرتسر کو جاتے ہین آپ اونکی آوبھگت
ومہمانداری کرتے ہین -
چنانچہ نواب امیر کبیر بہادر جب پاک پٹن شریف تشریف
فرماہوے تہے آپ کی دعوت کی تہی ۱۲۹۸ ہجری مین بلدہ حیدرآباد مین

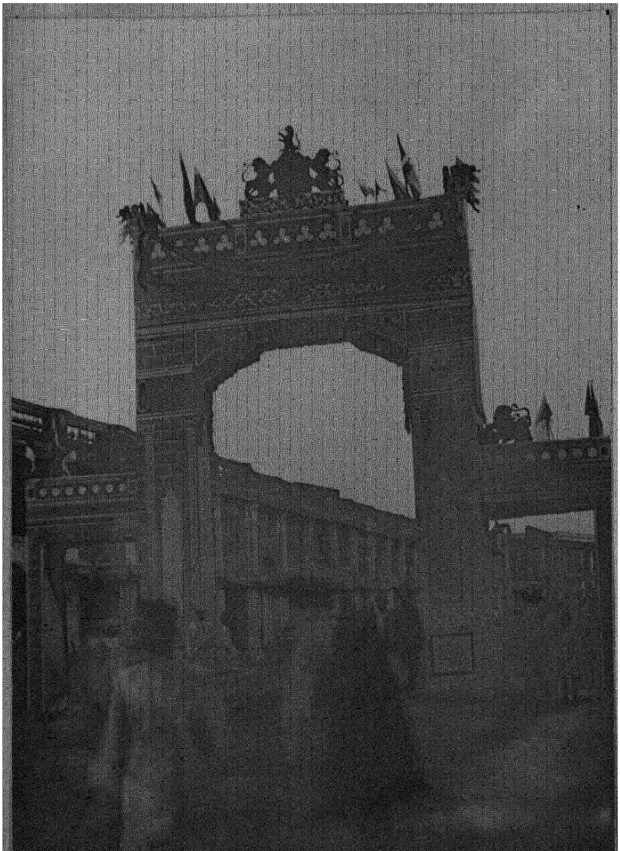

دوکان پشمینہ کی کہولی گماشتگان مقرر کئے اور ہر سال بروز سالگرہ اعلیحضرت ظل سبحانی امرتسر مین مجلس مسرت قرار دیتے اور مولود شریف پڑہوا کے اعلیحضرت کی درازی عمر و اقبال کی دعا کرواتے ہین جیسے لایق ساہوکار صاحب ہین ویسے ہی لایق و دیانتدار وراست معاملہ آپ کے گماشتگان ہین -

انہین اسباب سے اکثر امرا و اعزہ آپ ہی کی دوکان سے پشمینہ مال خرید فرماتے او توشکخانہ سرکاری مین بہی آپ ہی کی دوکان سے مال داخل ہوا کرتا ہے -

گماشتگان موصوفین غربا پرور مساکین دوست ہین - ہر روز ان کے چشمہ فیض سے صدہا غربا و مساکین سیراب ہوتے ہین -

اور اکثر کارہاے امدادی اسلامی مین بکشادہ دلی و فراخ حوصلگی چندہ سے امداد کرتے ہین خصوصاً غلام نبی صاحب بدل و جان ایسے امور مین ساعی رہتے ہین -

گیارہوین کمان سے سواری گزرتی ہوی اس کمانکو عزت بخشتی ہوی اگر روانہ ہوے

عالیجناب نواب محی الدولہ بہادر

نواب صاحب کا دولتخانہ مچھلی کمان سے شمال طرف شاہراہ پر واقع ہے۔

روز ورود سواری مبارک اعلیحضرت ظل سبحانی نواب صاحب نے کمال مسرت وعقیدت دلی سے اپنے دولتخانہ مین جشن مسرت بجایا تھا سارا مکان آراستہ اور بجید روشنی سے منور کر دیا مکان کے روبرو سڑک پر ہزارہا گلاس کی روشنی اور دروازہ پر ایک نقار خانہ جدید تیار کر واکے نوبت بجوا رہے تھے۔

نوابصاحب موصوف قدیم امراؤن سے ہین عہد صدارت آپکا مولی ہے

آپکے والد مغفور نے آپکی تعلیم بہت اچھی طور سے فرمایا اور ہر ایک بات کا تجربہ آپ کو حاصل کر دیا جس سے معمرین پر آپکو سبقت ہے علمی لیاقت بہت اچھی تفسیر و حدیث و فقہ مین آپ کو خوب ہی مہارت ہے اخلاق حسنہ سے مجسم دریادلی باذل مین مشہور آفاق خیرخواہ ریاست جان نثار اعلیحضرت اپنی آپ ہی نظیر ہین۔

آراستگی شاپ سید عبد الرزاق صاحب

روز ورود سواری مبارک اعلحضرت سید صاحب موصوف نے اپنی شاپ کو جو گلزار حوض کے قریب واقع ہے نہایت ہی آراستہ کیا تھا اور شب کو روشنی سے منور کر دیا۔

شاپ کے دروازہ کے روبرو دوکان چوبی نہایت ہی خوبصورت بنوا کر اوسپر تاش منڈھوایا جو شب کو بجلی کی روشنی مین عجیب لطف نظر آتا تھا۔

سید صاحب موصوف کی راست معاملگی تمام بلدہ مین مشہور آپ کی لیاقت و حسن اخلاق و درستگی معاملہ نے آپ کو اعلحضرت کے خدام کا شرف حاصل کرایا۔ جملہ ادویہ دواخانجات ممالک محروسہ سرکار عالی مین آپہی پاس سے روانہ ہوتے ہین۔ متعدد قسمون کا بیوپار آپکا جاری ہے۔ شکر کارخانہ آپ ہی نے کہولا ہے اور اکثر فیض عام کے امورات مین آپ کی شرکت رہتی ہے چندہ سے امداد کرتے ہین مجلس صفائی کے ممبر بہی ہین۔

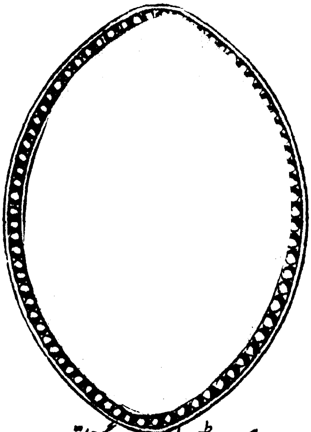

سیٹھ رام بخش جگنا تہہ

یہہ کمان منجانب ساہو صاحب کو تیار کیگئی تہی بمقام گلزار حوض کے شمال طرف راستہ پر اسکی
ساخت کمان کی نہایت عمدہ تھی ملکی چوبینہ سے تیار کروا کے اوسپر کپڑا منڈھوایا تہا جسپر قسم قسم کی
رنگ آمیزی تہی اور ساری کمان شیشہ آلات سے سجائی گئی تھی۔ شب مین روشنی کا پورا پورا
اہتمام تہا۔ اس بیحد روشنی سے کمان کا حسن دوبالا ہوگیا۔ سیٹھ صاحب ممدوح کو ایک نوجوان آدمی ہین نہایت
بہت معاملہ اخلاق مین مشہور اکثر اعلیحضرت کے جشن ہای مسرت مین بکمال عقیدت سے شریک رہتے ہین سواری مبارک
اس کمان کو رونق بخشنے سے پہلے سیٹھ صاحب بہت سے پہول لئے ہوئے منتظر کہڑے تہے سواری مبارک رونق بخش
ہوتے ہی اون پہلون کو سواری مبارک پر نچھاور کر گئے جسپر حضور پرنور بیحد تبسم فرمایا کیونکہ انکی
حسن عقیدت و جان نثاری اس حرکت سے سرکار پر ظاہر ہوگئی۔ اس بیحد تبسم کا اعلیحضرت کی انکو بہت بڑا فخر حاصل ہوا

سنٹرل بک ڈپو متعلقہ مطبع مفید دکن

اعلیحضرت ظل سبحانی کی سواری بادبہاری مذکورہ مکان کو رونق بخشتی ہوی اس بکڈپو کو عزت دیتی ہوی روانہ ہوی۔

یہہ ایک اسلامی بلدہ حیدرآباد کا سربرآوردہ تجارتی کتبخانہ ہے جو گلزار حوض کے قریب شرقی جانب واقع ہی اسمین کل علوم وفنون اور مختلف السنہ کی کتابین موجود رہتی ہین۔ جسمین رقم خطیر کے ذاتی صرفہ سے عمدہ سرمایا جمع کیا گیا ہی۔ حقیقتاً ایسے کتبخانہ کی دکن کو سخت ضرورت تھی۔ اور یہہ کتبخانہ جس سچی شہرت اور واقعی وقعت سے مشہور ہے فی الحقیقت اسکی وہ مستحق بھی ہے۔ اسی وقعت اور جامعیت کی وجہ سے سرکار عالی نے بھی اپنے کل سرکاری مدارس اور تمام سررشتہ تعلیمات کیلئے اس بکڈپو سے کتابونکی خریداریکو منظور فرمالیا ہے۔

اعلیحضرت کے کلکتہ سے رونق افروزی کی شادمانی اور شکریے مین اسکے مالک مع مولوی حاجی ابو رجا صاحب مرحوم کے بھائی ابو الکرم مولوی محمد عبد الکریم صاحب وکیل جو بہت ہی خوش خلق شریف الخاندان راست گو

راست معامله آدمی ہین اپنے کارخانہ کو نہایت پر تکلف آرایش سے سجایا تھا۔ قطع نظر اسکے مولویصاحب موصوف نے خریداران اضلاع کیسا تہہ ایک دوامی رعایت یہ بہی جاری کر دیا کہ دو مبارک مہینون محرم الحرام و رمضان شریف مین محصول ڈاک معاف کر دیا ہے جس سے مولویصاحب موصوف کی فیاضی کے سوا ہمدردی کا بہی پورا ثبوت ملتا ہے۔

اس بک ڈپو کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل مطابع بھی ہین جنکے باعث کام بہت ہی عجلت وصفائی سے پورا ہوتا ہے۔

مطبع مفید دکن　　مطبع عثمانیہ　　قانونی پریس　　مطبع مصطفائی

نواب بہبود علیخان بہادر

مذکورہ مطبع کے روبرو ہی آپکا مکان واقع ہی جو حضور پرنور کے آمدبر مرقع چین بنا ہوا تھا۔

نواب صاحب ایک لایق مشہور خاندانی آدمی ہین وقعت خاندانی کے لحاظ سے علمی لیاقت بہی پوری رکھتے ہین جو ڈیشل امتحان مین پاس ہین اور عدالت دیوانی بلدہ کے آنریری میجسٹریٹ۔

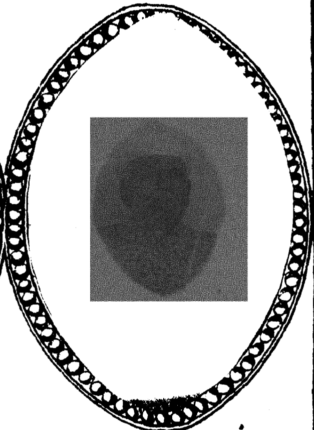

نیت رام ساہو

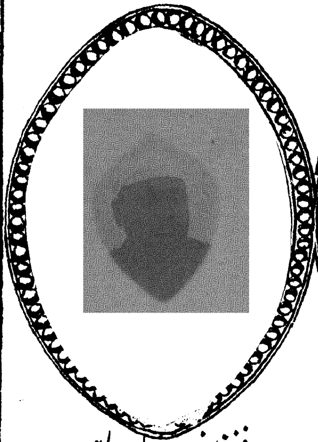

فرزند نیت رام ساہو

یہہ کمان منجانب ساہو صاحب مذکور تیار کیگئی تہی -

مقام گلزار حوض کے جنوب طرف شاہراہ پر -

ساخت نہایت عمدہ تھی ملکی لکڑی سے تیار کرواکر اوسپر
ابرک کے ٹٹیان چسپیدہ تہے اور ابرک پر نہایت ہی عمدہ
میناکاری کیگئی تھی - جسکی خوبصورتی دیکہنے پر منحصر تہی
روشنی کا پورا پورا اہتمام تہا بازو پر کمان کے صدہا
گلاس روشن تہے -

کمان مین شیشہ آلات آویزان اور روشن تہے

اس روشنی مین وہ ابرک کے ٹٹیان جنپر میناکاری تھی عجیب لطف دے رہی تھی -

سیٹھہ صاحب موصوف بلدہ کے قدیم و مشہور ساہوکارون سے ہین نہایت ہی درجہ کے نیک نفس و نیک خیال اور خلق سے مشہور -

جسکا زندہ ثبوت حضور پرنور کے جشن ہائے مسرت مین شریک ہونا اور اوسمین بکشادہ دلی خرچ کرنے سے ظاہر ہے

سواری مبارک تیرہوین کمان سے گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی -

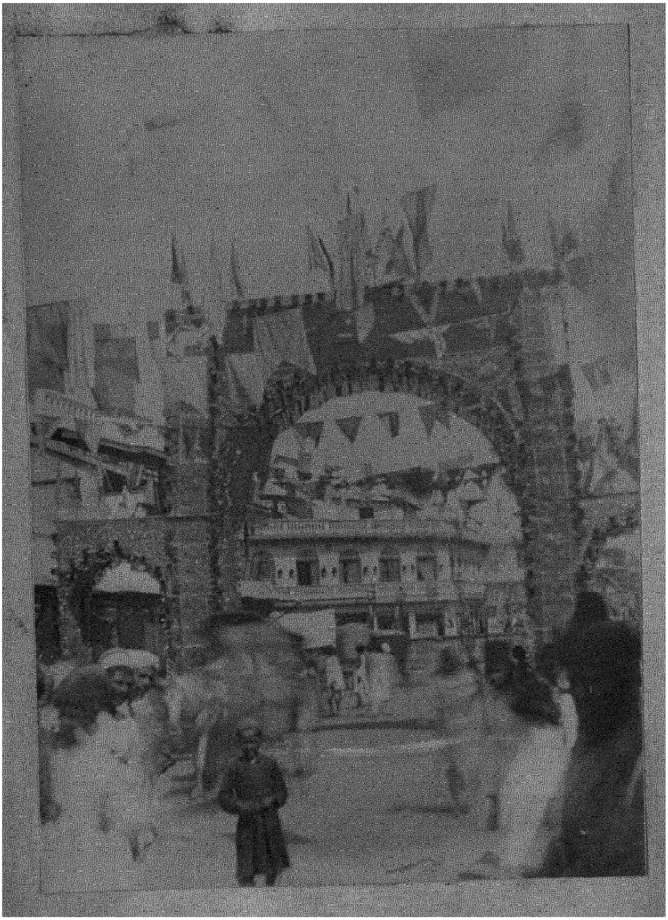

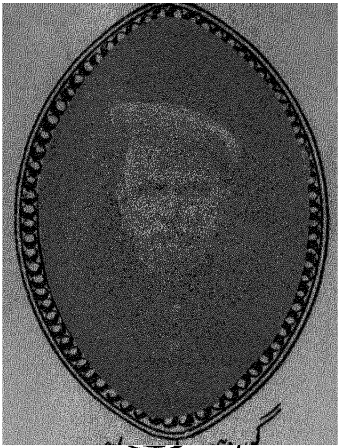

گوردہن داس ساہو

اس کمان کے بانی ساہو صاحب مذکور ہین -

مقام محاذی کبوتر خانہ شاہراہ عام پر

ساخت نہایت عمدہ تھی ملکی لکڑی سے بنای گئی تہی اوسپر کپڑا منڈہا ہوا تھا اور ابرک کے ٹٹیان نصب اوسپر میناکاری کے پہول نہایت سلیقہ سے لگائے گئے تہے - اس کمان کے ہر دو پہلو مین دو چہوٹے کمان آدمیون کے گزر کے لئے وہ بہی نہایت حسن کے ساتھہ -

روشنی کا بہت کچھ اہتمام تہا - ہزارہا گلاس کی روشنی ہر طرف تہی اس روشنی مین ابرک پر میناکاری بہت ہی بہلی معلوم دیتی تہی

سیٹھ صاحب حیدرآباد کے قدیم ساہوکارون مین سے
ہین۔ آپ کے راست معاملگی وسچائی سے اکثر لوگ آپ ہی سے
معاملہ رکہتے ہین۔ حضور پرنور کے جانثارون مین آپکا بہی نام شامل ہے۔
سواری مبارک چودہوین کمان سے گزر کر اس کمان کو
رونق بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی۔

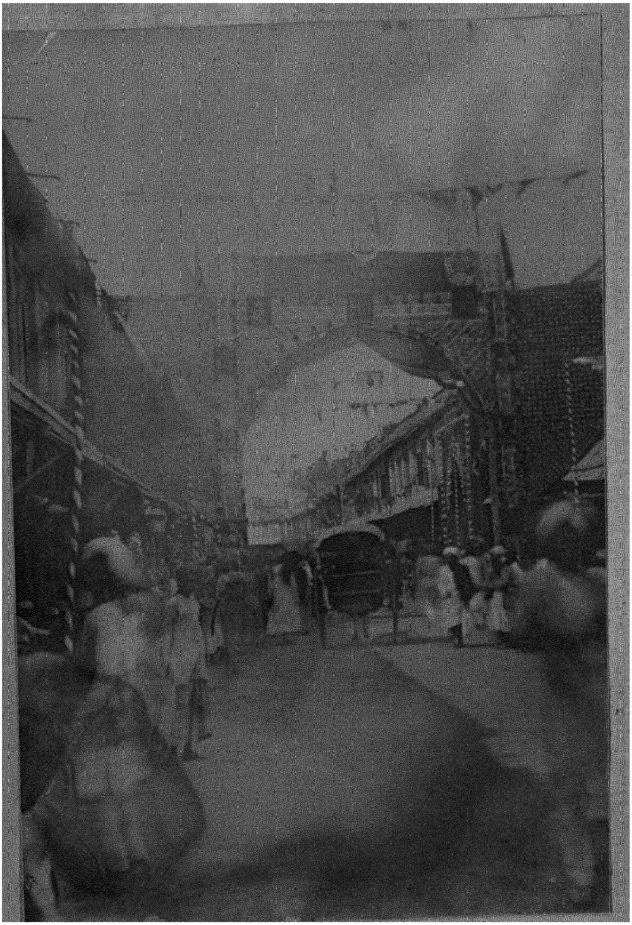

نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک بہادر

مقام - روبرو کبوترخانہ بر دروازہ مکان نو۔

یہہ کمان منجانب عمر میان صاحب المخاطب بہ نواب شمشیر نواز جنگ بہادر فرزند ارجمند نواب صاحب موصوف تیار کیگئی تھی -

ساخت - ایک درجہ والی کمان نہایت ہی خوبصورت ساگوانی چوبینہ سے تیار کیگئی تھی جسپر عمدہ قیمتی سرخ بانات منڈہی ہوئی اور بانات پر آصفی رنگ کا سچا تاش سیا گیا تھا اور تاش پر سچی

میناکاری کیگئی تھی -

شب مین روشنی کا اہتمام قابل تعریف تھا -

تمامی کمان سن لیٹ لیمپون سے سجائی گئی تھی جسکی

روشنی مین وہ سجا کام عجیب لطف دیرہا تھا -

نواب صاحب موصوف شہزادگان عرب سے ہین منجانب

سرکار انگریزی (۱۲) ضرب توپ کی سلامی مقرر ہے - حیدرآباد کے

تمامی عروب آپ ہی کے زیر نگرانی ہین -

نیک نفس رحمدل معدن الاخلاق منبہ فیض غریب پرور

جان نثار اعلیحضرت ظل سبحانی -

آپکے فرزند ارجمند نواب شمشیر نواز جنگ بہادر

ایک لایق نیک نفس کریم الطبع مجسم اخلاق حسنہ رحیم المزاج

خوش خلق بامروت بشر ہین -

جنکی تمام فیاضی سارے شہر مین مشہور ہے -

اور جان نثاری اعلیحضرت بلند شوکت -

سواری بادبہاری مذکورہ کمان کو عزت بخشتی ہوی

آگے روانہ ہوی ۔

اور بالاے کمان حسب ذیل اشعار درج تھے ۔

قطعہ

خدای راست ستایش کہ شہریار آمد ‎ چہ آمدے کہ ز دلہا الم برار آمد
زمین شگوفہ برآراست و چرخ کابرار ‎ شہ دکن بدکن آمد و بدآر آمد

دیگر

نوید مقدم آن شاہِ کامگار آمد ‎ کہ از وجود شریفش جہان بکار آمد
وگرنہ کیست درین دہر اندرین اقطار ‎ توان بگفت کہ دنیاش سازگار آمد

دیگر

نوید آمد سلطان ذی وقار آمد ‎ صبا رسید گلستان شگفت ہزار آمد
زحال خلق چہ پرسی تو حال من بشنو ‎ رسیدہ شاہ و مرادم ہزار ہزار آمد

دیگر

زمین حمید وصبا رفت بار بار آمد
فلک خمید وسجنده ستاره بار آمد

ملا ر اسفل وا علی چو در شگفت افتاد
سروش جهجهه زن در دکن بهار آمد

دیگر

سرآمدِ همه مردانِ نامدار آمد
برآمدِ همه حاجات روزگار آمد

خوش آمدیست خوش آمد توان بگفت عرشی
شد آمدیست و شد آمد میان کار آمد

دیگر

چه آمدیست که جانها بجسم زار آمد
فدای آمدِ جان بخش او هزار آمد

چه مژده بهتر ازین بشنوی دل عرشی
که شاه ما بفتوحات بیشمار آمد

پاپا مل چنی لعل جیوساہو

یہہ کمان منجانب ساہو صاحب مذکور تیار کی گئی تہی۔

مقام اندرون موتی گلی۔

ساخت نہایت عمدہ ملکی لکڑی کی تہی جو کپڑے سے منڈہی ہوی جسپر ابرک کے ٹٹیان نصب اوسپر میناکاری بہت خوشنما دکہائی دیتی تہی۔

روشنی کا بہت ہی اچھا اہتمام تہا۔ اس روشنی کی چمک مین یہہ میناکاری بہلی معلوم دیتی تہی۔

ساہو صاحب مذکور شہو گتہ دار ہین جنہون نے پولس اضلاع سرکار عالی کے لئے بندوقین کی تیاری کا گتہ لیکر بہت اچہی بندوق تیار کرکے داخل کئے جو آجتک استعمال مین اہل پولس کے ہین اور ایک مدت تک دارالضرب سرکار عالی کے ٹہیکہ دار بہی رہے تہے اور الحال افیون کا ٹہیکہ انہین کے ذمہ ہے معاملہ آپکا راستی کے ساتہ ہوتا ہے۔

نہایت خلیق اور ہر دلعزیز ہین۔

جناب مہاراجہ کشن پرشاد پیشکار بہادر

یہہ کمان بحکم مہاراجہ بہادر موصوف تیار کی گئی تھی۔

مقام بالائے شاہ علی بنڈہ روبروے دیوڑھی راجہ بہادر موصوف

ساخت ملکی لکڑی کی جسپر پارچہ منڈہا ہوا اقسام کی رنگ آمیزیسی نہایت خوشنما قابل تعریف
شب مین روشنی کا خوب اہتمام تھا صرف کمان ہی روشن و آراستہ نہین تہی بلکہ تمام
جلوخانہ منور و روشن تہا اور بالائے مکانات کنول کی روشنی بے حساب تھی
سارا زمانہ جانتا ہے کہ مہاراجہ بہادر کون ہین اور کس خاندان کے چراغ ہین جنکی
فیاضی کا چار دانگ عالم مین ڈنکہ بجگیا ہے۔ تلمیذ خاص اعلیحضرت و جان نثار
خیر خواہ رئیس و ریاست لائق جفاکش انہین اوصاف کے سبب اعلیحضرت نے
وقت سفر کار ریاست کو آپکے ذمہ مین رکھکے منصرم مدار المہام مقرر فرمایا
بحمد اللہ جس حسن و خوبی سے آپ اس نصرمی کی زمانہ کو گزرانا ہے ہر کہ و مہ پر ظاہر ہے
چونکہ یہہ کمان درمیان اوس راہ کے نہین واقع ہوی جس راہ سے
اعلیحضرت اسٹیشن سے سوار ہوکے چومحلہ مبارک کو تشریف فرما ہوے
بایں وجہ اعلیحضرت کی سواری بادبہاری کا شرف نہین حاصل ہوا۔

نوٹ ہم نہایت تاسف سے عرض کرتے ہین کہ کارخانہ سے فوٹوگرافر پہنچنے تک کمان کہولدیگئی اس سبب فوٹو نہین لیا گیا

راجہ رائ رایان بہادر

یہہ کمان بحکم راجہ صاحب موصوف تیار ہوی تہی۔

مقام بالاے شاد علی بنڈہ برشاہراہ عام متصل ڈیوڑہی راجہ صاحب موصوف ۔

ساخت نہایت ہی عمدہ ملکی لکڑی سے بنائ ہوی جسپر پارچہ منڈھا ہوا اقسام کے رنگون سے آراستہ بہت ہی بہلی دکہائی دیتی تھی ۔

روشنی کا بہت اچہا انتظام تہا ۔ کمان سے لیکر تا ڈیوڑہی مہاراجہ بہادر دو طرفہ گلاسین آویزان اور

روشن تھے۔

چونکہ یہہ کمان بھی اوس راہ پر نصب نہین کیگئی تھی جسراہ سے کہ اعلحضرت تشریف فرما ہوے۔ لہذا شرف سواری مبارک سے محروم رہی۔

راجہ صاحب کون ہین ہر فرد بشر جانتا ہے اور آپ کا خاندان مشہور و معروف۔

آپ اول درجہ کے تعلیم یافتہ نہایت لئیق اور بہت بڑے منتظم ہین خلق سے مجسم سخاوت سے مشہور۔

نوٹ

سواری مبارک رونق بخش چو محلہ ہوکے چار روز تک رونق بخش رہی اور بتاریخ ۳ شوال المکرم مندرجہ ذیل کمانون کو رونق بخشتی ہوی ملک پیٹہ کو روانہ ہوی۔

راجہ راو رنبھا بہادر

یہہ کمان بحکم راجہ صاحب تیار ہوی تھی -

مقام محلہ دارالشفا بر سڑک دروازہ چادرگھاٹ متصل ناکہ

قریب دولتخانہ راجہ صاحب ممدوح -

ساخت نہایت عمدہ بہت ہی خوشنما ملکی لکڑی سے بنی ہوی جسپہ کپڑا منڈھا ہوا اور اوسپر طرح طرح کی رنگ آمیزی و دوشالونکی جھالر لٹکی ہوی اور روشنی کا پورا اہتمام نہایت انتظام کے ساتھہ ہر ایک چیز باسلیقہ جس سے ملازمان راجہ صاحب کی بیدار مغزی ظاہر ہوتی تھی -

راجہ بہادر ممدوح کون ہین اور کس دودمان کے چراغ ہین

لکھنے کی ضرورت نہین مثل روز روشن کے آپکے خاندان کا حال ظاہر ہے راجہ بہادر کے کم سنی مین آپکے دامن پر گرد یتیمی بیٹھی اعلیحضرت بندگانعالی کے حکم سے آپ کی سرپرستی اور جاگیرات موروثی کے انتظام کے لئے کورٹ آف وارڈس مقرر ہوا راجہ صاحب بہت جلد تربیت پاکر اور لیاقت حاصل فرماکے اپنے کارخانہ و جاگیرات کے خود مختار ہوے۔

راجہ صاحب بڑے درجہ کے مہذب اور خلیق ہین اور علوم متفرقہ و السنہ مختلفہ مین لایق علم انگیریزی مین فایق -

آپکے بزرگ قدیم زمانہ سے سلطنت دہلی کے منصبدار اور امورات مملکتی کے شریک -جب نواب آصف الدولہ دہلی سے عازم دکن ہوے تو سلطانجی بناکرکو (جو اس خاندان کے مورث اعلی ہین دس ہزار جمعیت کی سپاہ سالاری اور تین لاک روپیہ کے جاگیر اور منصب ہفت ہزاری عطا فرماکر ہمراہ رکاب ظفر انتساب لائے اور ہمیشہ عزت و توقیر فرماتے رہے اور ان سپاہ سالار سے اکثر جنگی معرکون مین سرکار کو مدد کامل ملتی رہی۔ اور حضرت غفرانمآب کے

عہدمین راجہ راو رنبہا کو جونیرہ سپاہ سالار موصوف کے ہین خطاب
بھیونت بہادر کا عطا ہوا اور جاگیرات و مناصب جدی سے سرفراز
ہوے اور یہہ راجہ راو رنبہا بہادر ایسے فیاض و حاتم دل تہے کہ اکثر
جمعداران ماتحتی آپکے متمول و صاحب ثروت ہوگئے اور جب
عہدنواب ناصرالدولہ مین ملک برار سپرد برٹش گورنمنٹ ہوا تو راجہ صاحب کے
علاقہ کے محال کرملہ وغیرہ جاگیرات جو ملک برار سے تعلق رکہتے تہے
جاتے رہے معاوضہ مین اوسکے محال بہوم وغیرہ آپ کو ۔ بعدہ آپکے
خلف رشید راجہ کہانڈے راو ارجن بہادر اپنی آبائی خطاب و اعزاز و
جاگیرات سے سرفراز ہوے ۔ ان کے بعد راجہ صاحب حال اپنے
آبائی خطاب و اعزاز و جاگیرات سے سرفراز ہوکے ابتک اوسپر قابض
و قایم ہین تاریخ کے دیکہنے سے و ہمیشہ کے تجربہ سے یہہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ آپکے پشتہا پشت سے عشرہ محرم کا خرچ
اور تعزیہ داری اور اخراجات امور خیر بکثرت جاری تہے اور
اب بھی ہین اور آپ کا خاص اعزاز اس ریاست ابد پایدار مین یہہ ہے
کہ آپکے بزرگون کا مجرا والیان ریاست حیدرآباد کہڑے ہوکر لیتے تہے

یہہ بات اور کسی امیر کو میسر نہین تھی اور سر دربار بادشاہ وقت نے اپنے دست خاص سے انکو پاندان مرحمت فرماتے تھے۔ چنانچہ اس پاندان کا رواج آج تک جاری ہے۔

سواری مبارک اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی۔

دروازہ چادرگھاٹ

چادرگھاٹ کے دروازہ پر دونون جانب ابرک کے چاند تارے جنپر میناکاری اور ڈاک کا خوشنما کام تہا لگائے گئے تہے اور دروازہ کے بالائی حصہ پر رنگین پھریرے اوڑائے گئے اور رنگین کاغذ کے روشنی کے کنول رکھے ہوے تہے۔

شب کو روشنی کا خوب اہتمام تہا سارے کنول روشن تہے دروازہ نہایت خوبصورت دکہائی دیتا تھا۔

یہہ تیاری منجانب اہالیان صفائی ہوی تہی۔

سواری مبارک اونیسوین کمان سے گزر کر اس دروازہ سے آگے روانہ ہوی۔

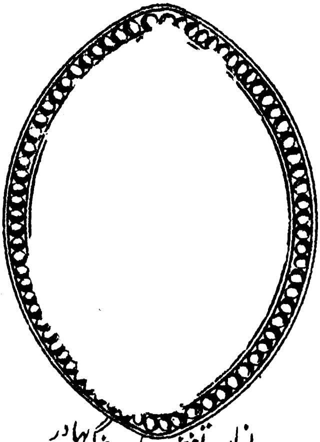

نواب تفضل یاب جنگ بہادر

اس کمان کو نواب صاحب ممدوح نے تیار کروایا تھا۔

مقام سڑک ملک پیٹھ روبروے مکان نواب صاحب موصوف۔

ساخت نہایت عمدہ بہت ہی نزاکت سے ملکی لکڑی کی بنائی گئی تھی جسپر
کپڑا منڈہا تھا اور طرح طرح رنگ آمیزی اور اوسپر ابرک کے پہول خوشنما
اور مکان کے سامنے سینکڑون پھریرے ملبند ملبند بانسو نپر اڑتے ہوے
اور دو طرفہ راستہ پر چھوٹے کمان اونپر گلاسین لٹکے ہوے اور مکان تو تیار
بہت ہی آراستہ سامان عیش و عشرت سے پیراستہ۔ روشنی کا اچھا انتظام مکان تو
روشنی سے ماموربقعہ نور بنگیا تہا۔ سڑک کمان پہ بے حد روشنی کیگئی تہی

اس وفور روشنی مین وہ کمان عجب جلوہ دکہارہی تہی - اسمنو تعمیر

ڈاکٹر صاحب ممدوح نے ایک ... دیاہے - یعنی جس کام کو ایک گروہ جماعت نے

انجام دیاہے اوسکو اپنی ذات ... نام دیاہے -

مثلاً کمان کی تیاری ا ... وغیرہ کا جسطرح جماعت مہدویہ نے

اہتمام کیا تھا اوس سے زیادہ ا ... خاص اپنے ذاتی اخراجات سے

ادا کیا ہے -

اس کارروائی سے ظاہر ہوتاہے کہ ڈاکٹر صاحب ممدوح کو

اعلیحضرت قدر قدرت سے ایک خاص قسم کی عقیدت مندی اور وفاداری

اور شکر گزاری ہے -

نواب صاحب ممدوح قدیم امرا وجاگیرداروں سے ہین یہہ خطاب آپکا

خاندانی ہے - حقیقت یہہ ہے کہ آپکے آبا واجداد کو والیان ریاست

حیدرآباد سے خاص خاص تعلقات رہے ہین - چنانچہ آپکے جد اعلے نواب

صادق میر خان بہادر جو مغفرت مآب کے مورد عنایت تہے اور صوبہ بیدر کے

اعلے درجہ کی حکومت پر سرفراز تہے اور ایک عمارت صوبہ بیدر مین اونکی تیار کی ہوی

موجود ہے اور یہہ خطاب ڈاکٹر صاحب کے دادا نواب صادق میر خان بہادر

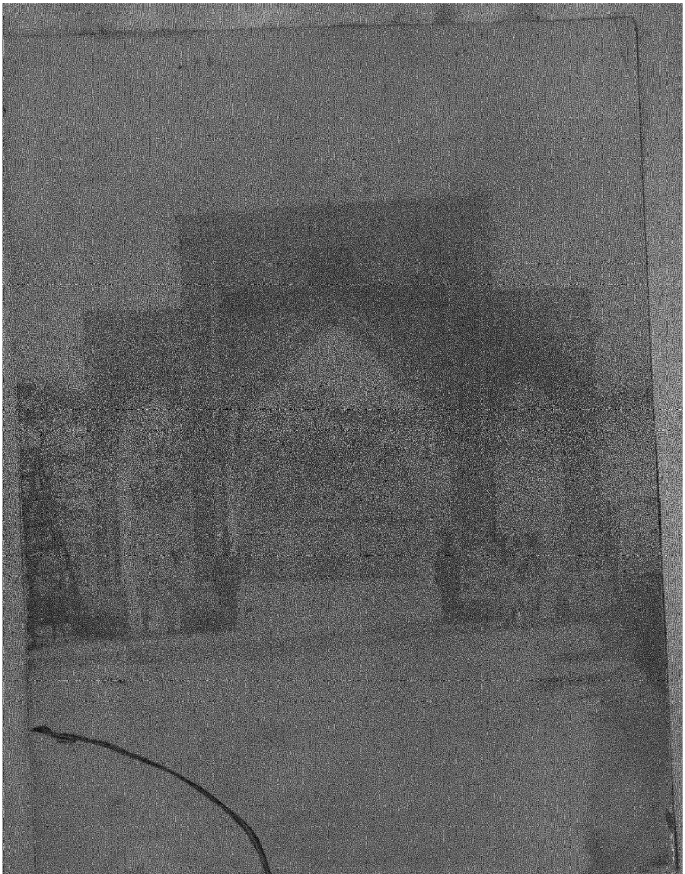

بھائی نواب میر فریدالدینخان بہادر تفضل یاب جنگ کا ہے اونکو نواب غفران منزل کی حقیقی بھتیجی نواب سیف الملک بہادر کی صاحبزادی منسوب تھی لاولد انتقال فرمائے۔ ڈاکٹر صاحب جو اولاد اکبر سے چچیرے دادا کے مورث ٹھیرے۔

آپ بہت ہی بڑے لایق ڈاکٹر ہین خدائے جلشانہ آپ کو دست شفا عطا فرمایا ہے۔

خلق مجسم ہر دلعزیز رحیم وکریم غربا پر بہت ہی شفقت فرماتے ہین اکثر امرا بھی آپ ہی سے رجوع ہوتے اور آپ ہی کی دوا سے شفا پاتے ہین۔

جیسا آپ کا حسن ظاہری ہے ویسا باطن بھی پیراستہ۔

سواری مبارک دروازہ چادر گھاٹ سے گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی۔

مہدوی پٹھان جمعدار صاحبان

اس کمان کو ان جمعدار صاحبون نے تیار کرایا تھا اوس چندہ کی رقم سے جو اعلیحضرت کے سالگرہ مبارک سے بچ رہی تھی اس کمان کے مہتمم چہابا میانصاحب بیٹ زادہ تھے جنکو ان کامون مین سلیقہ ہے -

مقام سڑک ملک پیٹہ روبروے ناکہ کوتوالی صرفخاص -

ساخت اس بڑی کمان کی افضل گنج کے دروازہ کی نمونہ پر اور اوسکی بازوٗن سے دو چہوٹے کمانین اوپر پہریرے اڑای گئے تھے اور روشنی کے رنگین کانچ ڈبے بھی لگاے گئے تھے اور انہین صاحبون کی ایک درجہ والی اور ایک کمان ابرک کی جسپر مینا کا بھی کام تہا پہلے کمان سے دو ڈہائی سو قدم آگے تیار کرائی گئی تہی ان دونون کمانون کے درمیان روشنی کے بانس کی کمانین اور چہوٹی چہوٹی جہنڈیان بھی گڑے تہے - شب کو روشنی کا اچھا انتظام تہا -

نوٹ ہمارے کارخانہ کا فوٹوگرافر اس کمان کا عکس بہی لیچکا بہت ہی نفیس و صفائی سے عکس آیا مگر بہرہ مہتمم صاحب مذکور اس مبارک سفرنامہ مین اوسکو درج کرنے کی اجازت نہین دی لہذا داخل کتاب نہین کیا گیا -

سواری مبارک بیسوین کمان سے گزر کر اس کمان کو رونق بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی

محکمہ صفائی

اس کمان کے بانی اہالیان صفائی چادر گہاٹ ہین -

مقام سڑک ملک پیٹھ -

ساخت خوش وضع تین درجہ کی کمان جو عمدہ عمدہ کاغذ سے منڈہے ہوے اور کاغذ کے باموقع لگانے سے سلیقہ شعاری ظاہر ہوتی تھی - روشنی کابہی بہت اچہا اہتمام تہا اور اس کے بغل مین ایک آبدار خانہ محمدؐ شریف صاحب نے قایم کیا تہا کمان سے ایوان شاہی تک دورویہ سڑک پر تکلف کی روشنی کی ٹٹیان کہڑی کیگئی تہین -

سواری مبارک اکیسوین کمان سے گزر اس کمان کو رونق بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی اسکے آگے نواب صارم جنگ بہادر بخشی افواج صرفخاص نے اپنے باغ کے گیٹ پر ایک کمان خوبصورت کپڑے سے منڈہی ہوی جسپر زرد رنگ امیزی ہوی تھی تیار کروائے تھے اور اپنے کل مکان پر کانچ کے مختلف رنگ کے ڈبے اور روشنی کے گلاس رکہے تہے اور روشنی کا بہت کچھ اہتمام کروا تہا -

راجہ سیو لعل موتی لعل بہادر ساہو

بانی اس کمان کے بہادر موصوف ہین ۔

مقام سڑک ملک پیٹھ ۔

یہہ کمان تین درجہ کی نہایت خوبصورت کپڑے سے منڈھی ہوی اور مختلف رنگون سے اوسپر نقش و نگار کیا گیا تہا اور سامان روشنی کا معقول طور سے سجایا گیا تہا اور پہریرے مختلف رنگ کے اُڑ رہے تہے ۔ اس باعث سے اوسکا حسن اور بڑہگیا ۔ شب مین روشنی بہت اچہی اور سلیقہ کے ساتھہ کی گئی تھی ۔

راجہ صاحب موصوف حیدرآباد کے نامور اور اعلےٰ ساہوکارون سے ہین جشن ہائے سالگرہ مین اپکی بہی شرکت رہا کرتی ہے ۔

بائیسوین کمان سے سواری گزر اس کمان کو رونق بخش ہوی آگے روانہ ہوی ۔

اس کمان سے آگے ایک اعلی درجہ کا آبدارخانہ جو اپنے حیثیت مین بہت ہی اچہا تہا سڑک کے بازو پر واقع تہا جسکو شاہی کتون کے ایک انگریزی مہتمم اور مسلمان عہدہ دار نے قائم کرایا تہا ۔

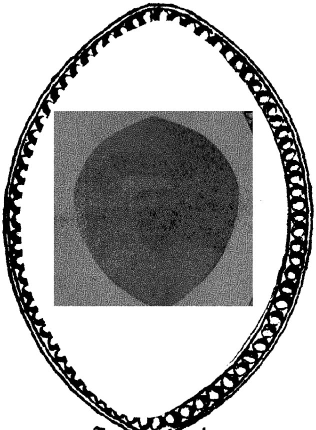

سیٹھ رام گوپال صاحب

اس کمان کے بانی سیٹھ صاحب موصوف ہیں۔

مقام سڑک ملک پیٹھ۔

ساخت کمان تین درجہ کی نہایت عمدہ اور خوش وضع ملکی لکڑی سی
بنی ہوی اوسپر کٹہرا منڈھا ہوا اقسام کی رنگ آمیزی مینا کاری کی ہوی
بہت بہلی دکہائی دیتی تھی۔

روشنی کا بہت اچھا اہتمام تہا ہزارہا گلاس کی روشنی کیگئی تہی
سیٹھ صاحب موصوف نے دس پندرہ قدم آگے اس کمان سے
ہشت پہلو لکڑی کا ایک برج حد درجہ کا خوبصورت جسپر رزو رنگ

کیا ہوا نہایت خوبی کے ساتھ تیار کروائے تھے - خوشنما رنگین
کپڑے کے پھریرے ایک دل آویزی کے ساتھ لہرا رہے تھے
اس برج مین سامان مسرت جمع تھا اور اعلیحضرت کی سواری کی آمد پر
طوائف مبارکباد دے رہے تھے اور خیر مقدم کی گیت گا رہے
سیٹھ صاحب کو اعلیحضرت کے خدام کے ساتھ نہایت
عقیدت سے نسبت ہے اور اعلیحضرت کے فدائیون سے ہین -
سیٹھ صاحب نہایت درجہ کے خلیق بامروت سخی بادل
عالی ہمت مسکین دوست غربا نواز ہرچند کہ انسے زیادہ اور ساہو متمول
باثروت ہین مگر اون کے دریا دلی اور عالی ہمتی کو نہین پہنچتے - ان کی
دریا دلی کا حال اوس اسپیچ اعلیحضرت سے ظاہر ہوتا ہے جو انہون نے گراند اسٹانڈ حال
فتح میدان مین تیار کروا کے نذر کیا اعلیحضرت نے اپنی اسپیچ مین کیسی کیسے
عمدہ الفاظ انکے نسبت بیان فرمایا ہے قابل دید ہین متمول اس سے سبق لینا چاہئے

اسپیچ حضور پر نور خلد اللہ ملکہ

رام گوپال سیٹھ -

جس صدق دلی کے ساتھ تم نے اس عمدہ مکان کو ایسے

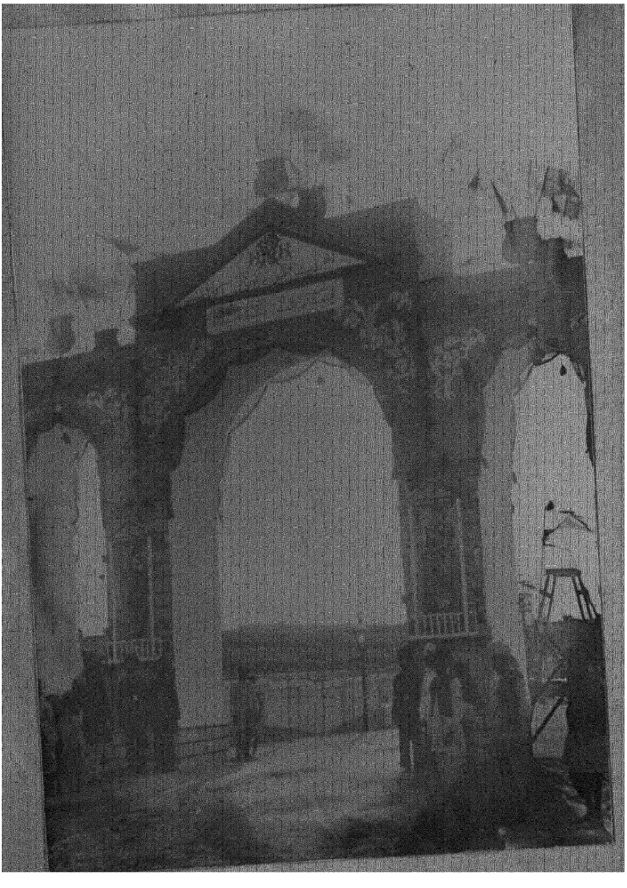

پرفضا مقام پر تیار کیا اور اوسکو میری سالگرہ کی یادگار مین میرے نام سے موسوم کرکے عامہ خلایق کی تفریح کیواسطے ہدیہ کیا ہے - اسکو مین نہایت پسند کرتا ہون اس کون و مکان مین آسایش مکانی سے فرحت روحانی اور قوت جسمانی حاصل ہوتی ہے خصوصاً وہ دلکشا مکان جو چار طرف کے آبادی سے گہرا ہوا نہو -

مین حق تعالے کا شکر کرتا ہون کہ میرے عہد مین رعایا باطمینان تمام کثرت سے تعمیر کی طرف متوجہ ہوے اور انشاء اللہ تعالے آیندہ بھی ہوگی - جب طمانیت ہو تو کیون نہ ایسا کام کرے جس سے اپنے آپ کو اور دوسرون کو بھی نفع پہنچے اور بنائے نیک نامی قائم رہے اور چونکہ تمنے آجکے دن اسکا افتتاح ہونا مبارک سمجھکر درخواست کی لہذا مین خوشی کیساتھ تمہاری اس خواہش کو بھی پورا کرتا ہون -

حاضرین محفل -

تم سبھونسے پوشیدہ نہین ہے کہ مین اسپورٹس کا کسقدر راغب ہون اور اپنی رعایا مین انکی ترقی ہونیکا کسقدر خواہان ہون میرا خیال ہمیشہ یہی رہا کہ مرد کے واسطے بدن کی ورزش سے بہتر کوئی چیز

نہین ہے کیونکہ ورزش نہ صرف تنومند کرتی ہے بلکہ جسم کو بخوبی
سجاتی ہے۔ پس عمدہ ورزش کے لئے اسپورٹس سے خوشتر
کوئی چیز نہین ہوسکتی کیونکہ انمین ورزش کی مشقت نہ صرف ایک
بے ضرر دل بہلانے کے واسطے ہوتی ہے بلکہ خود بخود زیادہ ورزش
کرنے اور جسمانی صحت حاصل کرنیکی ترغیب دلاتی ہے مین اس شخص کو
بھی اپنے عزیز رعایا کا سچا بہی خواہ سمجھتا ہون جو اس عمدہ طورسے انکی
جسمانی ورزش اور تفریح طبع کا سامان مہیا کرتا ہے اس خیال سے مین نے
رام گوپال سیٹھ کی درخواست کو چند ماہ قبل بہت طیب خاطر سے
قبول کیا اور اب گرانڈ اسٹانڈ کا افتتاح کرکے عملی طور سے اپنی خوشنودی
کا اظہار کرتا ہون اور مین یقین کرتا ہون کہ اس مقام مین ایسا گرانڈ اسٹانڈ
دیکھنے مین تم سب اور تمام باشندگان حیدرآباد وسکندرآباد میری مسرت
مین پورے طور سے شامل ہو۔

مین نے سنا ہے کہ رام گوپال سیٹھ نے علاوہ اس اسٹانڈ کے
اور بھی دوسرے عام تعمیرات پبلک ہال دہرم سالہ اور سرائے وغیرہ
میرے ملک مین خلایق کی آسائش اور تعلیم کے لئے تیار کرکے

وقف کئے ہین - مجھے انکی فیاضی کے کامونکی حالت سماعت کرنیسے بڑی خوشی حاصل ہوی کیونکہ اس سے مجھے قابل تحسین نظیر اسبات کی ملتی ہے کہ میرے ملک کے باشندون مین بھی ایک ایسا پبلک مذاق پیدا ہوتا چلاہے جس سے وہ اپنے مال ودہن کے اصلی اور عمدہ مصرف کو پاگئے ہین اور اوسکو عام قومی اور ملکی فائدہ کے کامون مین خرچ کرکے عند الناس بخیر مشہو وعند اللہ ماجور ہونیکی کوشش کر رہے ہین -

اگرچہ ہر گورنمنٹ کا کام بہبودی عام رعایا ہے بازہم گورنمنٹ کے مال کے مصرف اکثر اسقدر وسیع اور کبھی کبھی اسقدر مخصوص ہوا کرتے ہین کہ بہت سے مقامی تفریح عام کے کام کا بھی گورنمنٹ کی رقم سے ہونا غیر ممکن ہوتا ہے - مگر ایسے چھوٹے بڑے مقامی تفریح وتفرج کے کام بھی ہوتے ضرور ہین تاکہ رعایا کی ترقی ہر قسم کی ہوا کرے - لہذا اوس قسم کی مقامی ترقیون کے کامون کے واسطے ہر گورنمنٹ کا دار ومدار رام گوپال سیٹھ جیسے افراد کی شخصی اور جمہوری فیاضیون اور ملکی ہمدردیون پر بہت کچھ ہوتا ہے

اس لحاظ سے بہی مین بہت خوشی کے ساتھہ اس مکان کا افتتاح کرتا ہون تاکہ اس سے میرے دوسرے متمول رعایا کو ایسے عمدہ کام اور نیک نام کی ترغیب و تحریص ہو ۔

قطعہ آصف

تعمیر عمارت ہے سبب نام و نشان کا — پہر ایسی عمارت کہ جو ہو باعث فرحت

انسان کو دارین مین آرام ہو اس سے — جنت مین نہو قصر تو بیکار ہے جنت

حاضرین محفل مین کمال مسرت کیساتھ اس امر کا اعلان کرتا ہون کہ آج سے یہہ محبوب گرانڈ اسٹانڈ عامہ خلایق کے استعمال کیلئے کہول دیا گیا ۔

اس اسپیچ اعلیحضرت سے سیٹہ صاحب کو جو عزت و فرحت و خوشی نصیب ہوی ہے ظاہر ہے سبب اس مقبولیت کا یہی ہے کہ انہون نے بصدق دلی و بکمال عقیدت اس یادگار کو قائم کیا اور اوسکا ثمرہ پایا اس تقریر پر تنویر کی سماعت سے اور اس عزت افزائی کے ملاحظہ کے بعد یقین ہے کہ دوسرے دولتمندان دولت آصفیہ اپنے روپیہ کو ایسی ہی مفید و بیادگار و باعث فخر و مباہات کامون مین ضرور صرف فرماوینگے

جسمین اپنے مالک کی خوشنودی ملک کی بہبودی اور نواب اخرت بنقص ہوے
سواری مبارک چوبیسوین کمان سے اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوے

سیٹھ امرسی سجانمل صاحب

بانی اس کمان کے سیٹھ صاحب موصوف ہین -

مقام - سڑک دارالامارہ سردار ویلہ -

ساخت تین درجہ کی ملکی لکڑی سے بنی ہوی جو کپڑے سے منڈھی
خوشنما رنگون سے رنگی ہوی نہایت درجہ کی عمدہ خوبصورت بنی ہوی تھی
تمام کمان روشنی کے سامان سے سجی ہوی شمبلو روشنی کا پورا انتظام کیا گیا تھا
اس افراط روشنی مین کمان بہت ہی بھلی معلوم دیتی تھی -

یہہ بھی حیدرآباد کے مشہور ساہوکارون سے ہین ان کے
دوکانات متعدد مقامات مین موجود ہین کلکتہ اور بنارس مین بھی دو بڑے
دوکانین موجود ہین رونق افروزی پر بنارس مین منجانب سیٹھ صاحب
مذکور کے گیارہ کشتیان گزرانے گئے

بہرحال جان نثار حضور پرنور ہین -

چوبیسوین کمان سے سواری گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی

مولوی سید علیصاحب قادری
ڈسٹرک انجنیر

یہہ کمان کے بانی سید صاحب موصوف ہین ۔

مقام بر دروازہ ایوان شاہی ۔

یہہ کمان ایک ہی درجہ کی تھی نہایت خوبصورت کپڑے سے منڈھی ہوی اوسکے رنگ آمیزی مین بھی سید صاحب موصوف نے اپنا کمال دکھایا تھا جو تحریر سے باہر دیکھنے سی تعلق تہا اور عمدہ عمدہ روشنی کے سامان سے سجائی گئی تھی رنگ برنگ کے پھریرے بالائے سما لہرا رہی تہے ۔

شب مین روشنی کا بے حد اہتمام تہا اور نہایت سلیقہ شعاری سے روشنی کیگئی تھی ہر ایک کام مین سید صاحب اپنے کمال وہنر کو دخل دیتے تھے جس سے اونکی اعلے درجہ کی روشن دماغی کا ثبوت ملتا تہا صاحب کمال ایسے ہوتے ہین اور اس کارروائی سے یہہ امر ظاہر ہوتا تہا کہ سید صاحب موصوف کو اخیر درجہ کی عقیدتمندی اعلیحضرت سے ہی کیون نہو یہہ سید صاحب ایک اعلے درجہ کے خاندانی ہین جنکے بزرگان بہی کسی زمانہ مین

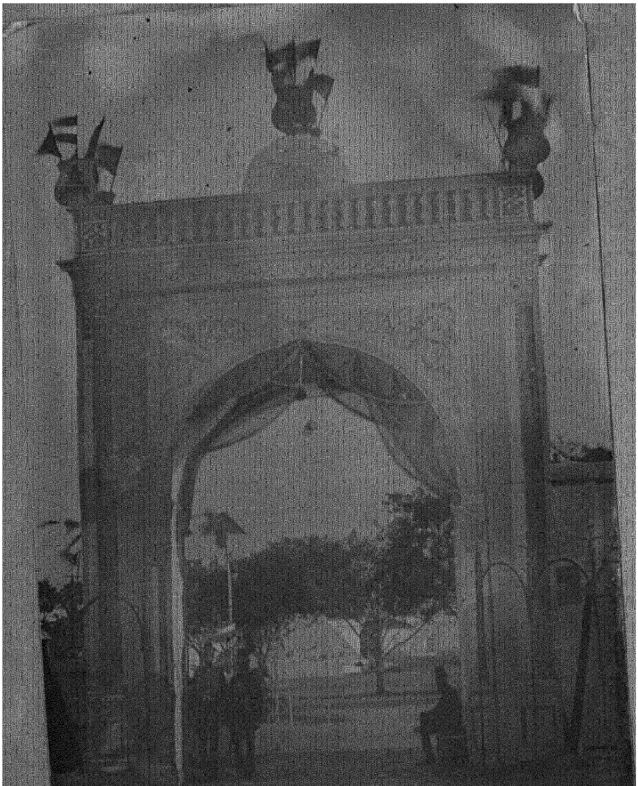

صاحب حکومت و صاحب جاگیر تھے نوابی کا لقب انکا خاندانی ہے ۔

شریف الخاندان سید حسینی صحیح النسب اولاد سے حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین نہایت لایق اور اپنے فن مین کامل مورد عنایت اعلحضرت ہمیشہ باریاب اعلحضرت ہوتے اور اکثر انعامات سے سرفراز ہوتے رہے ہین ۔

سردار ولیہ کی تیاری آپ ہی نے کیا ہے جسکی خوبصورتی پر ہر فرد بشر آفرین کرتا ہے ۔

پچیسوین کمان سے سواری مبارک گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی بخیر و عافیت داخل دارالامارہ شاہی ہوی ۔

اس کمان کو وہ شرف حاصل ہوا جو کسی کمان کو نہین یعنے خاتمیت کا

ذکر ایوان شاہی اور بنگلہ میدان گہوڑ دوڑ

یون تو ایوان شاہی اپنے مکین شاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے فیض قدوم سے انسانی آنکہون کو نور دل کو سرور ہمیشہ بخشتا ہی مگر آج کل اسکے شاداب چمن کی تروتازگی اور اسکی غیر معمولی زیبایش اور اوسکے اعجاز نما ترقی پذیر بہار انسانی دل کیلئے چین اور آنکہون کے واسطے سُکہہ بن رہی ہے - گہوڑ دوڑ کا شاندار وخوبصورت بنگلہ بہی سامان روشنی سے سجایا گیا تہا - گہوڑ دوڑ کے میدانمین جشن سالگرہ مبارک پر جو بڑے بڑے خیمہ اور شامیانے کہڑے کئے گئے اور جو زینت و آرایش کے خیال سے طرح طرح سے ٹہاٹ ہوے اور اندازاً ایک میل کے دورمین ہزارون رنگین بہریری اور آئے تہے وہ اتنک اسیحالت مین تہے اور آج کے روز وشب مین تازی آراستگی وروشنی کیگئی تہی - اگر کوئی شخص ملک پیٹہ کے بلندی پر جو سڑک واقع ہی اوسپے کہڑے ہوکر یہان کی سیر کرتا تو بے ساختہ اوسکے منہہ سے سبحان اللہ ماشاء اللہ کے الفاظ نکل پڑے تہے -

اے میرے خدا اس شاہ وشاہزادہ دکن کو الے یوم القیام ایساہی شاد وخوش رکہہ - بحق محمد وآلہ الامجاد آمین ثم آمین -

اعلیحضرت قوی شوکت بندگانعالی مدظلہ العالی کے
رونق افروزی ازسفر کلکتہ پر اکثر جان نثار
وخادموں نے قصاید وقطعات وتاریخات و
رباعیات سے اپنا اظہار مسرت ظاہر فرمایا تھا
جنکی تعداد کئی لاکھ کی ہین ۔ جسکا اندراج غیر ممکن
سمجھا گیا ۔ لہذا یہان چند عمدہ تاریخات وقصائد
منتخب کر کے بغرض دلچسپی درج کئے گئے ہین

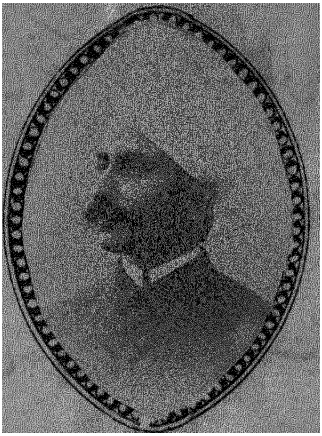

از نتایج افکار عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد شاد
پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

قدوم شاہ تجھے ای دکن مبارک ہو
یہ سرفرازی فخر زمن مبارک ہو

چہک کے کہتی ہے گلشن مین عندلیب چمن
دکن کو شاہ مجھے یہ چمن مبارک ہو

اُدھر بسنت کی آمد اِدھر ہی آمد شہ
بہار رباغ کو شہ کو دکن مبارک ہو

چمن کو نغمۂ بلبل ہو سرو کو قمری
بہارِ گلشن و سرو و سمن مبارک ہو

سرور و عیش ہمیشہ ہوں میمنت شہ کو
عدوئے شاہ کو رنج و محن مبارک ہو

حضور سے آئے رعیت دکن کی ہو شاداں
سفر سے آئے قیام دکن مبارک ہو

دکن میں سکۂ آصف ہے جبتلک جاری
الٰہی ملک کو اُسکا چلن مبارک ہو

مدد ہو پنجتن و چار یار کی دائم
حضور آپ کو یہ نورتن مبارک ہو

عنایتِ شہِ آصف ہو شاد کو حاصل
حضور کو کرمِ ذو المنن مبارک ہو

ازنتایج افکار راجہ اجایان عالیجناب راجہ مرلیمنوہر المخاطب بہ
آصف نواز ونت بہادر رفعت خانہ زاد موروثی سرکار آصفی

لائی ہے صبا مژدہ یہ ای یار مبارک
ہان اہل دکن شاہ کا دیدار مبارک

محبوب علی شاہ دکن آصف دوران
کلکتہ مین کر کے آئے ہین دربار مبارک

جس نیک گھڑی مین ہوئی کرزن کی ملاقات
سعدی کی کھا روح نے بسیار مبارک

بدخواہ ریاست کو ملے طوق ملامت
اور خوش رہین اس شہ کے وفادار مبارک

ملجائیگی اب خاک تجھے شہ کے قدم کی -
آیا ہے مسیحا دل بیمار مبارک

ہے خلق خدا سب رعایا تری شاہا
دیتی ہے دعا یہہ سر بازار مبارک

دشواریان اب کچھ نہین سب سہل ہوئے کام
ابکام نہین ہے کوئی دشوار مبارک

شہزادۂ پر نور بھی ہین شاہ کے ہمراہ
اس ماہ کے اس مہر کے انوار مبارک

برآئین امیدین ہو جو اس شاہ کی رفعت
سب کام کرین حیدر کرار مبارک

از نتیجه فکر عالیجناب مولانا مولوی ابو الخیر محمد عبد السلام صاحب عرشی

زمزمه سنجی عرشی ثناخوان دکن — بنوید طرب آمد سلطان دکن

خلد الله دیاره و جاهش افزون — ضاعف الله ازو قدر فراوان دکن

چه خوشا کشش وطن چه خوشا صلای دکن درآ — نه سزد ترا سفری شوی ز سفر گذر بوطن درآ

ز جلال ذات جلالیت ز جمال وصف جمالیت — ز کمال فعل کمالیت فیکون شیء و بکن اندر آ

شفق از افق خبری دهد که ریاض چرخ بری دهد — سفر شهان ظفری دهد بمیامن و به من درآ

بفلک نه مهر و مهی چنین بزمین نه بادشهی چنین — بجهان نه عدلگهی چنین تو پر از نعم همه تن درآ

چه مکان مکان که زمان رود چه زمان زمان که روان رود — ز همه مکان ز همه زمان تو پران پران بوطن درآ

چه صبا صبا که وزان رود چه چمن چمن که چمان رود — روش آنکه سرو روان رود تو روان روان بانجمن درآ

چه خبر قرین بقرین دهد چه صدا مکان بمکین دهد — چه ندا زمان بزمین دهد تو شه زمین و زمن درآ

تو سر سران و فا صفا تو خدیو مصر عطا سخا — سر دشمنانت بزیر پا سر خلف و عهد شکن درآ

تو گل ریاض بهار ما ز کجا بود که جدا بود — نه بجا بود نه روا بود نه سزا بود به چمن درآ

تو بکر و فر شهی بیا تو روان چو سرو سهی بیا — تو باوج فضل مهی بیا بوطن بوجه حسن درآ

بجلوی تست فور فر بجهان داد تو دادگر | بسریر ملک تو تاجور کله سفر شکن درآ

نشنیده که چه خیل تو بود فور رغبت و میل تو | بامید آمد ریل تو زره جدا نه شدن درآ

ز قدوم تست چه‌ها چه‌ها بقلوب خلق شگفته‌ها | بخوشی بیا بطرب فزا ز بطون سر بعلن درآ

ز بیا بیا ز درآ درآ همه غلغله همه شورها | بدکن بپا شده جابجا تو خموش کن بسخن درآ

چه خوشا شبی چه رسیدنی چه محبتی چه معیتی | بهزار ادب بتحیتی ز تو ملتجی که وطن درآ

دل نو شگفت سخنوران بهداین صدا که گهرفشان | تو زبان عرشی خوش بیان بدهن درآ بدهن درآ

دل بس گرفته و مبتلا نه شگفت گر ز شگفتها | که بذکر آمد شاه ما بسخن درآ ز محن درآ

بر ویم پیش و پیشوا بر سیم تا شه ما گدا | بکنیم جملگی التجا بدکن درآ بوطن درآ

به ما برس همه ما برس نره ما برس خبر ما برس | همه ما برس شه ما برس سر ما برس بس اندرآ

بر سید شاه نظام ما چه نظام ما که مرام ما | چه مرام ما که امام ما ز ره در دل من درآ

ز شهود تو چه سجودها ز ورود تو چه ورودها | بجهان گرفت وجودها تو وجود خیر زمن درآ

چکیدہ قلم سید جلال الدین صاحب توفیق
اہلکار دفتر صدر محاسبی

ہزار شکر کہ کلکتہ سے مرا آقا	خدا کے فضل سے منصور و کامیاب آیا
شہ دکن کی سواری دکن مین آپہونچی	پلٹ کے برج مین پھر اپنے آفتاب آیا

نتیجہ فکر جناب ٹھاکر پرشاد صاحب ناظم صیغہ دار علاوہ ناظم جمعیت سرکار عالی تلمیذ حضرت تاب لکھنوی

نہ کیونکر شہر مین ہو تہنیت کی دہوم ہر جانب	کہ سلطان دکن ملک دکن مین جا کے دور آئے
ہوئی جب اس خوشی کی سال فصلی کی مجہے خواہش	کہا ای نظم ہاتف نے مبارک ہو حضور آئے ١٣٠٩ ف

نتیجہ افکار رای نرہری پرشاد خیر منصبدار تلمیذ حضرت عصر حیدرآبادی

خوش خوش ہے گئے شاد کام آئے	شاہنشہ خاص و عام آئے
سال آمد یہ خیر کر عرض	امید کرم نظام آئے ١٣١٧ھ

از طبع زاد جناب میر تراب علی صاحب زور

بادشہ اور ولی عہد دکن سند سراج	شاد و خوش ظل الہ نور کے پرتو آئے
زور کے مصرعہ تاریخ سے روشن ہے	شاہ و شہزادہ مہ و مہر قلمرو آئے ١٣١٧ھ

از نتیجہ فکر جناب مولوی غلام مصطفے صاحب رسوا وکیل عدالت

زبانپر اہل دکن کی ہردم یہی صدا ہی خوشی سے پیہم ۔ حضور آئے حضور آئے نظام آئے نظام آئے
یہ ایک مصرع میں میرے رسوا کہی ہیں تاریخیں دو عجائب ۔ مبارک آنا نظام آئے ۔ حضور عالیمقام آئے
١٧ ١٣١٤ ١٧ ١٣١٤

دیگر

للہ الحمد کہ کلکتہ سے ۔ شاہ تشریف دکن کو لائے
سال تاریخ کہا رسوا نے ۔ شاہ و شہزادہ بتکریم آئے
١٧ ١٣١٤

دیگر

دی تہی دعوت لارڈ کرزن نے نظام الملک کو ۔ رونق افزا اسلئے آصف ہوے ہندستان
جب دکن واپس ہوے تاریخ رسوا نے کہی ۔ آئے کلکتہ کو جا کر شاہ دارا ے جہان
١٧ ١٣١٤

دیگر

مبارک ہو رعایا کو مبارک ۔ کہ کلکتہ سے تشریف لائے
کہی رسوا نے کیا تاریخ نادر ۔ بعون اللہ نظام الملک آئے
١٧ ١٣١٤

دیگر

خدایا ترا شکر کلکتہ جا کر	مع الخیر سرکار آئے وطن مین
پڑہین نکتہ دان مصرعہ سال رسوا	نظام و ولیعہد آئے دکن مین
	۱۷ ۱۳

دیگر

مبارک آئے کلکتہ کو جا کر	بہم شہزادہ و ظل الہی
ولیعہد و نظام الملک جبدم	دکن مین آگئے تاریخ نکلی
	۱۷ ۱۳

دیگر

ہوے کلکتہ سے واپس جع حضور پر نور	پڑگئی قالب بیجان رعیت مین جان
مین نے تاریخ نکالی ہی بدیہی رسوا	آئے المنة للہ شہنشان جہان
	۱۷ ۱۳

دیگر

خوشا حیدرآباد و آرایش اش	خوشا آمد شاہ والاتبار
خوشا مصرعہ سال رسوا خوشا	ز کلکتہ آمد دکن شہریار
	۱۷ ۱۳

طبعزاد مولوی میر حافظ علی صاحب یاد لکھنوی تلمیذ رسا

خدا کے فضل سے دل شاد و خرم	دکن مین جب دکن کے شاہ آئے
ہو دل سے یاد کے تاریخ نکلی	مبارک ہو کہ ظل اللہ آئے
	۱۷ ۱۳

منطبع زاد جناب مولوی غلام محیی الدین صاحب عرف محمد وجیہ الدین صاحب رسا

تاریخ محمدی

محبوب علیخان بہادر شہ آصف	در دعوت کرزن شدہ آمد بہ بشاشت
گفت احمدی این سال نکو فال رسایم	اے آمدنت موجب آئین مسرت ۲۸ ۱۳ محمدی

دیگر

آئی تن مین دکن کے جان دکن	اور انکھون مین نور دلین سرور
اے رسا لکھ محمدی تاریخ	ہو مبارک کہ آج آئے حضور ۲۸ ۱۳ محمدی

تاریخ ہجری

بیامد از سفر الحمد للہ	شہ ما میر محبوب علیخان
رسا گفت است این تاریخ نیکو	مبارک باد آمد ظل یزدان ۱۷ ۱۳ ھ

دیگر

بدعوت رفت نزد لارڈ کرزن	شہ آصف بفضل ایزد آمد
رسا سالش دم رونق فزائی	سلامت رفت و ہم باز آمد آمد ۱۷ ۱۳ ھ

دیگر

بکلکتہ برفتہ در دکن باز — نظام الملک آصفجاہ آمد
رسا سالش شنیدم از دل خود — مبارکباد ظل اللہ آمد

دیگر

اے رسا فضل خدا سے جسکے تھی — آئے کلکتہ کو جاکر شہریار
منہ سے قمری کے سنا بلبل نے سال — شہر گلشن بنگیا آئی بہار

دیگر

خدا کی فضل سے دعوتین جاکر لارڈ کرزن کی — دکن کے شاہ آئی آج ظل اللہ آئی آج
رسا تاریخ کا مجکو خیال آتے ہی تھا نے — دیا مژدہ۔ نظام الملک آصفجاہ آئی آج

دیگر

وائسرائے ہند کی دعوت مین جاکر آگئی — میر محبوب علیخان خسرو انجم سپاہ
اے رسا تاریخ فصلی خوب ہی تونے کہی — آئے کلکتہ کو جاکر شاہ والا بارگاہ

دیگر

ہوا دل باغ باغ ایا گل باغ جہانبانی — گل مقصود سے اب بھر گیا دامن بہار آئی
ہزارون مین تری تاریخ فصلی ای رسا ہے نیک — کہ یہ شہر دکن اب بنگیا گلشن بہار آئی

نتیجہ فکر راے استیل پرشاد صاحب خرم

شہ ہوے جب ہند مین رونق فزا	خوش ہوے ماہی سے لیکر تا بماہ
خوب خرم سے نے لکھا آمد کا سال	آے شادان آج ہندستان شہ شاہ ۱۳

دیگر

لیگئے تشریف آصفجاہ ہندوستان کو جب	دیکھکر شہ کے قدم خلقت وہان کی خوش ہوی
خوب خرم نے کہی تاریخ تشریف آوری	ہند سے سلطان دکن کے آج آے باخوشی ۱۳

از نتیجہ فکر جناب محمد کریم حسن خان صاحب قمر تلمیذ جناب داغ

بتقریب دعوت جو کلکتہ مین	ہوے والیسراے کے مہمان حضور
بیان کیا کرون بزم دعوت کا رنگ	برستا تھا دربار مین ایک نور
پیا والیسراے نے اور یہ کہا	یہ جام ہے ترقی عمر حضور
یہی شور محفل مین تھا ہر گھڑی	کہ آمین آمین رب غفور

قمر خیر مقدم کی تاریخ لکھ
مبارک ہو آؤ وہ آے حضور
۱۳

نتیجہ فکر جناب مولوی ابو الخیر محمد عبد السلام صاحب عرشی

نوگل باغ مراد و میمنت	آمد ای عرشی چو جان اندر تنت
بلبل طبعم بزد این چہچہہ	نوبہار آمد بہ بیت السلطنت ۱۳۰۹ ف

دیگر

ترا دیدہ بہتر ز مہر و مہی	بگفتم سنت خیر مقدم شہی ۱۳۰۹ ف

دیگر

شاہ شاہان بہ تخت گاہ رسید	راحت جان بہ تخت گاہ رسید
سنہ آمد بگفت عرشی ما	گنج احسان بہ تخت گاہ رسید ۱۹۰۰ ع

دیگر

شاہ والا بہ تخت گاہ رسید	والئی ما بہ تخت گاہ رسید
آمدش رحمت است و آبادی	من و سلوی بہ تخت گاہ رسید ۱۹۰۰ ع

من طبعزاد ابو السعد جناب مولوی سید عبد الرشید صاحب اختر

گر سال ورود کوئی پوچھے	کہدو کہ شہ نظام آئے ۱۳۱۷ھ

من طبعزاد جناب مولوی سید فتح الدین صاحب احقر تلمیذ حضرت ساحر

تاریخ محمدی

شہ ذیجاہ آصف ملک آئی لارڈ کرزن سے
بہم یہ رابطہ دوستی یا رب مبارک ہو

دل احقر نے سال احمدی اس خیر مقدم کا
کہا کلکتہ کو شہ جا کے آئے اب مبارک ہو

۲۸ ۱۳۰ احمدی

تاریخ ہجری

للہ الحمد آج سلطان دکن تشریف لائے
ہر جگہ ہر سمت ہر سو تہنیت کی ہی صدا

میں نے احقر اس خوشی کا سن لکھا ہے آج
آئے کلکتہ کو جا کر شہ مبارک ہو سنا

۱۷ ۱۳ھ

از طبعزاد جناب ابو المخزن عبد الکریم خان صاحب صبر دہلوی

دکن کے شاہ کی دعوت کی تھی شاہ کرزن نے
کہ یونکر شاہ آصف شاہ کرزن شیر و شکر ہوں

دعا جو صبر دیتا ہی رعیت سب کہے آمین
الٰہی آصف ذیجاہ (شاہ ہفت کشور) ہوں

۱۷ ۱۳ھ

شبیہ سید محمد خواجہ محی الدین مرتب کتاب ہذا

حضور پر نور کے آمد پر اظہار مسرت یہ کمترین
بذریعہ اس مبارک سفرنامہ کے کیا ہے جو ہمیشہ کے لئے
تازہ لطف بخشتا رہیگا -

پبلک کو کمترین اپنی حالت سے بہی وقفیت کرا دیتا ہے
یہہ کمترین خاندان سادات سے ہی میرے
والد بزرگوار جناب مولوی سید محمد عبد اللہ صاحب قبلہ کعبہ مد ظلہ العالی
حیدرآبادی دفاترمین عہدہ جلیلہ سے معزز ہوتے رہے

(جواب کبرسنی سے غیر ملازم ہین) -

اس کمترین کو ہمیشہ سے حضور پر نور کے جشن ہائے مسرت مین ایک خاص دلچسپی رہا کرتی ہے جسکا زندہ ثبوت رسالہ معلم العلوم ماہواری جو حضور پر نور کے سی و سوم سالگرہ کی یادگار مین شایع ہونے لگا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے -

مین اس موقع پر اُن حضرات کا شکریہ ادا کئے بغیر بھی نہین رہ سکتا جو قبل تیاری کتاب مذکورہ کے رقمی امداد فرما کر میری ہمت کو بڑہایا اور اظہار مسرت مین حصہ لیا ہے -

جنکے اسماے گرامی معہ تعداد رقم صفحہ اولے پر درج ہین

نشان	نام	تعداد رقم
۱	۲	۳
۱	مہاراجہ بسیسر گیر بہادر۔	مار صہ
۲	یم کشن راو کنٹر اکٹر۔	عہ صہ
۳	چی کوٹی ویرنا تعہدار۔	سہ
۴	راجہ بہگوانداس بہادر	عہ صہ
۵	عالیجناب حاجی سجن لعل خان بہادر	ما ؍
۶	چنتل ناگیا ساہو میدک گلشن آباد	سہ
۷	مولوی سید عبد الرب صاحب وکیل ہائیکورٹ	للعہ
۸	عالیجناب مولوی غلام مصطفےٰ بیگ صاحب ناظم نظم جمعیت	عہ صہ
۹	محمد اکبر غلام حسین صاحب کشمیری	عہ صہ
۱۰	عالیجناب نواب محی الدولہ بہادر	لہ ؍ہ
۱۱	سید عبد الرزاق صاحب انڈ کمپنی	عہ
۱۲	رام بخش جگنناتھ سیٹھ	عہ صہ
۱۳	ابو الکرم محمد عبد الکریم صاحب مالک سنٹرل بک ڈپو	للعہ

۱۴	نیت رام ساہو	عـــہ
۱۵	گوردہن داس سیٹھ	عـــہ
۱۶	عالیجناب نواب شمشیر نواز جنگ بہادر	ماا
۱۷	باما مل جنی لعل ساہو	عـــہ
۱۸	مہاراجہ راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت	للعـــہ
۱۹	مہاراجہ راو رنبہا بہادر	للعـــہ
۲۰	نواب تفضل یاب جنگ بہادر	للعـــہ
۲۱	جناب مولوی کاظم علیصاحب مہتمم صفائی	عـــہ
۲۲	راجہ سیو لعل موتی لعل بہادر	عـــہ
۲۳	رام گوپال سیٹھ	عـــہ
۲۴	امرسی سجا نمل سیٹھ	للعـــہ
۲۵	جناب سید علیصاحب ڈسٹرکٹ انجنیر	عـــہ

تاریخ طبع سفرنامہ ہذا از تراوش خامہ عز نامی ابو رضا جناب مولوی سید رضی الدین صاحب کیفی حیدرآبادی تلمیذ جناب مبکیش صاحب

سفرنامہ بادشاہ دکن ہے — مرتب نمودہ یکے نکتہ دان
ادیب و فریس و ذکی و ذہین — فصیح اللسان و صحیح البیان
زہر جا فراہم نمودہ خبر — بیاورد مجموعہ دستان
زحالات گلبرگہ دادہ سراغ — وز احوال کلکتہ دادہ نشان
زکیفیت حیدرآباد ہم — نمودہ خبر من وعن بیکسان
کہ از مقدم شاہ عالی مقام — بہ برد آب از باغہائے جنان
بہرحال این نسخہ لاجواب — سبق بردہ از نامہ خسروان
چہ دانی نہال تو تاریخ چیست — برش وافر است و گلش بیخزان
ہران کو نشاند این درخت لطیف — خدایا بدہ ثمرہ اش بیکران
چہ عاقل چہ جاہل چہ ہشیار و ست — چہ درویش و منعم چہ پیر و جوان
یکے راغب نقش تصویر او — دیگر مایل حسن و لطف زبان
چو در فکر تاریخ طبعش بدید — بکیفی چنین گفت پیر مغان
بگیر آستان حضور و بگو — سفرنامہ شاہ عرش آستان

۱۳۱۲ھ